جدیدیت کے سائے میں انگریزی زبان کی نئی اصطلاحات اور نئے محاورے

جدیدیت کے زبان پر مرتب ہونے والے ہولناک اثرات کا جائزہ

جناب غامدی صاحب افضال ریحان کو انٹرویو دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مغرب اسلام سے قریب آرہا ہے۔اس خطیبانہ دعوے کی تحقیق کے لیے ہم نے انگریزی زبان کی تاریخ اور لغات سے رجوع کیا تو ہولناک صورت حال سامنے آئی۔ مغرب میں جدیدیت [Modrensim] اور مابعد جدیدیت [Post modrenism] نے نئی مابعد الطبیعیات کو جنم دیا اور قدیم مابعدالطبیعیات کو مسترد کر دیا جس کے نتیجے میں جدیدیت نے ایک نئے انسان، ایک نئی عورت، ایک نئی کائنات، ایک نئے خدا اور ایک نئے زمین وآسمان پیدا کیے جو قدیم سے سراسر مختلف تھے۔

حقیقت، علم، خیر وشر، خدا، آخرت، انسان کا کائنات سے تعلق انسان کا خدا سے تعلق، انسان کا انسان سے تعلق، جوڑنے والی حفظ مراتب کی تہذیب جب ختم کر دی گئی تو مغرب نے عہد قدیم کو دور ظلمات [Darkage] قرار دے دیا اور سترہویں صدی سے پہلے کے انسانوں کو انسان ماننے سے انکار کر دیا اس انکار کا آخری درجہ وہ تھا جب ایک بہت بڑے مغربی فلسفی نے یہ لکھا کہ سترہویں صدی سے پہلے تو انسان کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ جنسی عمل کیسے کیا جاتا ہے یہ تو جدیدیت کا کمال ہے کہ اس نے انسان کو یہ طریقہ بھی سکھایا ہے مغرب کی پیروی میں عام طور پر بہت سے مسلمان دانشور اور مفکرین بھی سترہویں صدی سے پہلے کے زمانے کو قرن مظلمہ ہی کہتے ہیں وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اس اصطلاح کا ایک لادینی کافرانہ اور ملحدانہ پس منظر ہے۔ جب ہم سابقہ تاریخ کو قرن تاریک کہتے ہیں تو دراصل ہم تمام انبیاء کرام کا انکار کر دیتے ہیں کیونکہ ان سب کی بعثت اسی دور میں ہوئی تھی۔ یہ اصطلاح ایجاد کرنے والے مغرب کا خیال ہے کہ سترہویں صدی سے پہلے دنیا میں مذہب اور اہل مذہب کی حکمرانی تھی اور علم کا ذریعہ حقیقت کے حصول کا طریقہ اس عہد میں علم نقلی تھا یعنی وحی الٰہی یا سنت محبوب الٰہی لہٰذا وہ عہد تاریک عہد تھا سترہویں صدی میں ڈیکارٹ سے لے کر کانٹ تک روشن خیالی کا سورج طلوع ہوتے ہوتے سوا نیزے پر آ گیا اور علم کا واحد معتبر اور موثر ترین ذریعہ عقل کو قرار دیا گیا اور انسان نے دعویٰ کیا کہ وہ عقل کے ذریعے کائنات کی حقیقتوں تک رسائی حاصل کرے گا اور ان قوتوں تک بھی پہنچ جائے گا جن تک صرف مذہب کے ذریعے پہنچنے کا دعوی کیا جاتا ہے۔ عقل کی حکمرانی کے اس دعوے کا نام ہی جدیدیت ہے جس کے نتیجے میں تمام علوم نقلی جہالت قرار دیے گئے اور آخر

کار خدا کے وجود کا انکار کر دیا گیا اور خدا اور تصور خدا۔ وجود انسانی، خیر و شر جیسے سوالات کو بے کار سوالات قرار دے کر روزمرہ کی زندگی کو ہی [Every day life] اصل اور اہم قرار دیا گیا انسان کہاں سے آ رہا ہے اور کہاں جائے گا انسان کیوں مرتا ہے مرنے کے بعد کہاں جاتا ہے یہ سوالات لایعنی قرار دیے گئے اور کہا گیا کہ ہم بس دنیا میں پھینک دئے گئے ہیں کس نے پھینکا ہے بے کار سی بات ہے، پھینکنے والا ہمیں کب دنیا سے اٹھائے گا یہ بھی بے کار سوال ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آنے اور جانے کے درمیان جو وقفہ ہمارے وجود being کا ہے اس پر توجہ دی جائے اس زندگی کو کیسے بامعنی بنایا جائے اصل مسئلہ یہی ہے جب ہم مر جائیں گے تو کہاں جائیں گے یہ سوال جب پیدا ہوگا تو ہم اس سوال کے مکلّف نہیں ہوں گے کیونکہ اصل وجود وہ ہے جو موجود ہے ڈیکارٹ کے لفظوں میں I think there for I am جب میں موجود نہ رہوں گا تو سوچنے و سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاؤں گا جب یہ صلاحیت ہی باقی نہ رہی تو پھر موت کے بارے میں غور و خوض میرا مسئلہ نہیں ہے یہ ان کا مسئلہ ہے جو زندہ ہیں لیکن زندوں کا تعلق اپنے وجود سے ہے میرے عدم سے نہیں۔ کیوں کہ زندگی حیاتیاتی وجود I am کا نام ہے اس وجود کے مٹ جانے کا نام نہیں ہے لہذا مغرب میں موت کو موت کہنے کے بجائے اب limits of utalitarianism کہا جاتا ہے یعنی انسان افادہ حاصل کرنے کی صلاحیت، لذت کمانے کی استعداد سے محروم ہو گیا ہے مغرب کے انسان کے اس جاہلانہ ملحدانہ اور کافرانہ تصورات نے انگریزی زبان و ادب پر نہایت گہرا اثر ڈالا جب خیالات ہی بدل گئے مابعدالطبعیات ہی تبدیل ہو گئی تو الفاظ، جملے، محاورے، تراکیب، کہاوتیں، حکایتیں، اصطلاحات بھی تبدیل ہونے لگیں اور تخلیق بھی ہونے لگیں، نئے نئے محاورے ایجاد ہونے لگے جو جدیدیت پسند مغربی تہذیب کے شجر زقوم سے حاصل ہونے والے کڑوے ترین زہریلے اور کانٹے دار پھل ہیں۔

کسی بھی زبان کے محاورے، اصطلاحات، جملے، تراکیب زبان بولنے والوں کی مابعدالطبعیات، علمیات، کونیات، احساسات، جذبات اور محرکات کے عکاس ہوتے ہیں لہذا اس جام جم کے ذریعے اردو خواں طبقات پہلی مرتبہ دجالی اور ابلیسی مغربی تہذیب کی تباہ کاریوں سے لغات اور لسانیات کے ذریعے آگہی کا نیا دریچہ دیکھ سکیں گے۔

گزشتہ صدی میں مغرب میں آرٹ، ادب، شعر، فنون لطیفہ، فن تعمیر کے میدانوں میں بے شمار احتجاجی ہنگامی، عارضی دوامی تحریکیں اٹھیں، ڈاڈاازم، ماڈرن ازم، اسٹرکچرل ازم، پوسٹ اسٹرکچرل ازم، Surralism، شاعری کا Phy Lon School، وغیرہ وغیرہ ان تحریکوں نے شاید ہی کوئی مثبت اثر لسانیات پر ڈالا ہو لیکن ان کے منفی اثرات بے شمار ہیں جن کا احاطہ ممکن نہیں۔

گوری چمڑی والے انسانوں نے جب سے دنیا کی امامت کا ٹھیکہ خود لے لیا ہے White man's burden کی اصطلاح ایجاد ہوئی جس کا تعلق صرف گورے آدمی سے نہیں Necon سے بھی ہے۔ New world order سے بھی ہے اور Pax Americana اور Rough State سے بھی۔ حکمرانی، جبر، استعماریت کے اس تانے بانے نے زبان کو بھی شدید طور پر متاثر کیا اور تہذیب کو بھی حقیقت یہ ہے کہ مارماڈیوک پکتھال جب مغربی تہذیب کو تہذیب کے بجائے بہیمیت Savegry کہتے اور اسے کتوں بلیوں کی تہذیب قرار دیتے تھے تو بات کچھ زیادہ سمجھ میں نہیں آتی تھی ہم اسے ایک نومسلم کا جوش جنوں اور سوز دروں سمجھ کر نظر انداز کر دیتے تھے لیکن جب گزشتہ ایک سو برس میں انگریزی زبان کی

اصطلاحات، محاوروں تراکیب حکایتیں جملے پڑھنے کا اتفاق ہوا تو ان کا تجزیہ بالکل درست نظر آیا ہمارے خیال میں تو یہ تہذیب اب کتوں بلیوں سے بھی بدترین تہذیب ہے کیونکہ جانوروں کے جنگل میں بھی کچھ ادب آداب اخلاق اصول اور حفظ مراتب کی تہذیب ہوتی ہے مغرب نے تو ان سب امور کو پس پشت رکھ دیا ہے۔ گزشتہ سو برس میں انگریزی زبان میں جو بے ہودہ محاورے، تراکیب ایجاد اور رائج ہوئیں ان کی مختصر فہرست درج ہے اس فہرست کو پڑھتے ہوئے سلیم الطبع لوگوں کو قے آنے لگتی ہے۔ ایسی غلیظ اور ذلیل تہذیب تاریخ میں کبھی پیدا نہیں ہوئی۔

جاوید غامدی صاحب اس لغت کا مطالعہ کرنے کے بعد ارشاد فرمائیں کہ کیا مغربی تہذیب اسلام کے قریب آرہی ہے یا قیامت کے قریب جا رہی ہے۔

New man:[نئے مرد] جدید زمانے کی اصطلاح میں نیا مرد وہ ہے جس کی طبیعت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ دوسروں کا خیال رکھے اور موقع محل کے مطابق مدد کے لیے تیار ہو۔ نیا مرد گھر کی صفائی کرنے، کھانا پکانے، شاپنگ کرنے اور اسی طرح کے کام کاج میں بیوی کا برابر سے ہاتھ بٹاتا ہے اور بچوں کو اسی طرح پالتا ہے جیسے ماں پالتی ہے۔ [یہ نیا آدمی بھی عہد جدید کی پیداوار ہے اس کے کام عورت پر احسان نہیں ہیں کیونکہ اس آدمی کی عورت بھی صبح کام کے لیے نکلتی ہے کما کرلاتی ہے لہٰذا عورت کے باقی فرائض میں مرد کا ہاتھ بٹانا اس کی مجبوری ہے ورنہ عورت نوکری سے انکار کردے گی اور بے چارہ نیا آدمی بھوکا مرے گا عالم اسلام میں آج بھی مرد عورت کے کمانے کو خاندان کے لئے تباہ کن سمجھتا ہے کیونکہ اس کی عورت گھر سے کام کے لئے نکلے گی تو بچوں کو سنبھالنے کے لئے دوسری عورت کو دوسرے گھر سے بلانا ہوگا دوسری عورت ماں کا متبادل نہیں ہوسکتی اس کے نتیجے میں دوسری عورت کا گھر بھی تباہ ہوگا کیونکہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے لئے کسی دوسری عورت کے اخراجات اٹھانے کی سکت نہیں رکھتی ہارڈورڈ یونیورسٹی کی تحقیقات کے مطابق دنیا کی تاریخ میں کبھی عورتوں نے اتنے بڑے پیمانے پر ایک براعظم سے دورے براعظم تک نوکری چاکری غلامی بیگار کے لئے سفر نہیں کیا آٹھ گھنٹے کے لئے گھر سے نکلنے والی مغربی عورت کے گھر کو سنبھالنے کے لئے تین بر اعظموں سے لاکھوں عورتوں نے نقل مکانی کی جس کے نتیجے میں مغربی عورت اور ان تین براعظموں کے گھر بھی تباہ ہو گئے عورتیں بدکردار، آوارہ، عیاش، اچھال چھکا ہو گئیں جنھوں نے اپنی عصمت و عزت کی حفاظت کرکے نفس کے شریر تقاضوں سے اجتناب کیا وہ ذہنی مریض بن گئیں اور پاگل ہو گئیں ان ملازم عورتوں کے گھروں میں خوشحالی آئی لیکن یہ خوشحالی خاندان رشتوں شوہر بیوی کے معاملے کے لئے موت کا پیغام لائی.]

New morality:[نیا اخلاقی نظام] ۱۹۶۰ء کے زمانے میں یہ اصطلاح عام ہوئی جب کہا جا رہا تھا کہ تیزی سے رونما ہونے والی ٹیکنیکل اور سماجی تبدیلیوں کے پیش نظر معاشرتی زندگی پر جن اخلاقی قواعد اور ضوابط کا اطلاق ہوتا تھا وہ اب فاضل

اور بے کار ہو چکے ہیں۔ مانع حمل گولیوں کی ایجاد اور سماجی رشتوں میں ''روشن فکری'' ایسی سماجی تبدیلیاں تھیں جو بڑھتی ہوئی خوش حالی نے پیدا کی تھیں۔ اس کے ساتھ فلاحی مملکت نے افراد کے کاندھوں پر فرائض کا بوجھ کم کر دیا تھا۔ مذہب کا اثر ذہنوں سے زائل ہو رہا تھا۔ طبقہ اوسط کی اخلاقی اقدار مقبول ہو رہی تھیں اور بعض ادیب اور نظریہ ساز اپنی تحریروں میں لذت کوشی اور عیش و نشاط کی ترغیب دے رہے تھے۔[جاوید غامدی فرماتے ھیں کہ ان روایات کے باعث مغرب اسلام سے قریب آرھا ھے .اس سے ان کی جھالت کا اندازہ کیجیے عالم اسلام کے جدیدیت پسند علماء مثلاً سر سید مفتی عبدہ، پرویز جیراج پوری، احمد دین امرتسری، منظور احمد غامدی، جاوید اقبال کا المیہ یہ ھے کہ یہ اگر اسلام سے واقف ھیں تو مغرب سے ناواقف اسی ناواقفیت کے باعث یہ مغرب کو اسلامی تھذیب کی مطلوب اور ترقی یافتہ شکل قرار دیتے ھیں یہ جاھلیت جدیدہ ھے جس کی بنیاد صرف جھالت ھے مثلاً پرویز منظور احمد ، غامدی عربی نھیں جانتے عبدہ غامدی، پرویز، وحید الدین خان بے چارے مغربی فلسفے تھذیب کی ابجد سے بھی واقف نھیں لیکن دعوے اس طرح کرتے ھیں جیسے یہ ھائیڈیگر کی سطح کے فلسفی ھوں.] **New Romantic**:[نئے رومانٹک]۱۹۸۰ء کے عشرے کے آغاز میں فیشن اور موسیقی کا ایک نیا انداز جس میں عورتیں اور مرد دونوں خوب بھاری بھاری میک اپ کرتے اور بھڑ کیلے کپڑے پہنتے تھے۔ (Boy George (b1961 نام کے ایک صاحب اس فیشن کی منہ بولتی تصویر تھے۔[عالم اسلام ابھی تک ان چھچھوری حرکتوں سے محفوظ ھے.]

New woman:[نئی عورت] مختلف زمانوں میں نئی عورت مختلف روپ میں نظر آتی ہے۔ انیسویں صدی کے اواخر میں جب حقوق نسواں کی تحریک چلانے والی خواتین اپنا گہرا اثر چھوڑ رہی تھیں تو نئی عورت آزاد خیال اور اپنے مقاصد کا حصول چاہنے والی عورت تھی۔ بیسویں صدی میں اس کی جانشین وہ عورت تھی جو مردوں کی طرح کوئی پیشہ اختیار کر کے اپنی زندگی اور مستقبل کی مختار بننا چاہتی تھی۔ یہی عورتیں ۱۹۵۰ء کی دہائی میں career girl یا career women کہلائیں۔ پھر ۱۹۸۰ء کا زمانہ آتا ہے جب ایڈز کی بیماری نے زور دکھانا شروع کیا اور بلا امتیاز جنسی تعلقات کی روش کے خلاف معاشرے میں لہر اٹھی تو ۱۹۹۰ء تک نئی عورت وہ تھی جس نے جنسی تعلقات سے کنارہ کشی اختیار کرنی شروع کر دی اور ایک بالکل نئے نظام اخلاق کا ''کنوارا پن'' اپنا لیا۔ غرض کہ نئی عورت کی اصطلاح کو ذرائع ابلاغ نے جس طرح چاہا استعمال کیا۔[نئی عورت وحی، اور حکم خداوندی پر چل کر جنسی زندگی گزارنے کے بجائے آزادی کی راہ چلتی ھے اور اپنی عصمت و عزت بچانے کے بجائے اپنی صحت کو بچانے کے لئے پاک دامنی اختیار کر لیتی ھے نیا آدمی اور نئی عورت افادیت پسندی کے فلسفے کے قائل ھیں اگر گناہ اس کی صحت مندی کی علامت بن جائے تو بلا تکلف وہ گناھگار زندگی کو سینے سے لگالے گی اگر پرھیز گاری کی زندگی اس کی دولت میں اور فوائد میں اور عیش و عشرت میں لازماً اضافہ کرے تو وہ پرھیز گاری کو بھی فورا قبول کرے گی یہ نیا مرد اور عورت اسلامی تاریخ کے لیے

اجنبی مرد و عورت هیں افادیت پسندی اور pregmatism کے مغربی سانچے اسلامی تهذیب کے لئے ناقابل قبول هیں.] Nubile:[شہوت انگیز عورت] لفظ کے یہ معنی ۱۹۷۰ء کے زمانے میں نکالے گئے حالانکہ سترھویں صدی سے اب تک اس کے معنی نا کتخدا، کنواری، شادی کے لائق لڑکی کے لیے جاتے تھے۔ چونکہ یہ اطالوی زبان کا لفظ ہے اس لیے اٹلی میں کنواری لڑکی کے لیے پاسپورٹ پر nubile لکھ کر اس کی ازدواجی حیثیت ظاہر کی جاتی ہے۔ انگریزی میں اس کا مفہوم وہ ہے جو پہلے بیان کر دیا گیا ہے۔[مابعد الطبعیات بدل جانے سے الفاظ کے معانی و مفاهیم بهی بدل جاتے هیں حتی که سونے جاگنے کے اوقات بهی بدل جاتے هیں اخلاق کے پیمانے بهی الٹے هو جاتے هیں الحمدلله اسلامی تهذیب و تاریخ ابهی تک اسی لئے محفوظ هے که همارى مابعد الطبعیات ، ماخذات علم ، اور همارا علم قرآن و سنت اجماع اور قیاس کے ذریعے ابهی تک محفوظ هے جو علماء کا سب سے اهم کارنامه هے . یه اتنا بڑا کام هے که اس کارنامے کے باعث علماء کی بعض اغلاط اور کم زوریاں نظر انداز کی جاتی هیں.] Old bag:[بوڑھی کھوسٹ یا بدچلن عورت] زیادہ عمر کی عورت جس میں دلکشی نہ ہو یا ایسی عورت کو بھی کہتے ہیں جس کے ساتھ یارانہ گانٹھا جا سکے۔[مغرب میں تمام الفاظ، اصطلاحات علامات، لفظیات صرف عورت اور عورت سے وابستہ جنسی زندگی کے گرد گھومتے ہیں اس کے باوجود غامدی صاحب فرماتے ہیں کہ مغرب اسلام کے قریب آ رہا ہے۔]

Old Contemptibles:[مردودوں کی فوج] ایک لاکھ ساٹھ ہزار برطانوی فوجی جو ۱۹۱۴ء کی پہلی جنگ عظیم میں جرمنی کے خلاف جنگ کرنے کے لیے فرانسیسی اور بیلجیئن فوجوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ ان فوجیوں نے اپنا نام مردودوں کی فوج اس لیے رکھ لیا تھا کہ جرمنی کے شہنشاہ قیصر نے اسی سال اگست میں اپنے ایک خطاب میں جرمن فوجیوں کو حکم جاری کیا تھا کہ دغاباز انگریزوں کو نیست و نابود کر دو اور جنرل فرینچ کی ''مردودوں کی فوج'' کو روند ڈالو۔[مهذب جرمنی کی کیا خوبصورت زبان هے یه سولائزڈ لوگ هیں امریکی برطانوی اور جرمن تهذیب و تاریخ و تمدن کی غلاظت آپ مسلسل پڑه رهے هیں یه گندے لوگ سلامتی کونسل کے مستقل مجرمین دنیا کو تهذیب سکهارهے هیں یه هے white men burden].

Colombian necktie:[گردن کاٹنا] قتل کرنے کا ایک بھیانک طریقہ۔ مقتول کی گردن ٹھوڑی کے نیچے سے کاٹ کر زخم میں سے زبان کھینچ لی جاتی ہے۔ یہ وحشیانہ طریقہ ۱۹۸۰ء کے زمانے میں کولمبیا میں منشیات فروشوں کی آپس کی جنگ میں 'غداروں' پر آزمایا گیا تھا۔[یه طریقے ان گوروں نے ایجاد کئے هیں جو مهذب هیں اور دنیا کا ٹهیکه لیا هوا هے].

Columbine massacre:۲۰ / اپریل ۱۹۹۹ء کو امریکہ کی ریاست کولوراڈو میں شہر Littleton کے ایک سکول کولمبائن میں دو طالب علموں نے بارہ بچوں اور ایک استانی کو گولیوں سے ہلاک کر کے اپنی بندوقوں سے خودکشی کر لی تھی۔ ہلاک شدگان میں کئی ایک تو محض اتفاقی طور پر گولیاں لگنے سے ہلاک ہوئے تھے لیکن قاتل اصل میں ایتھلیٹ لڑکوں اور کالوں کو نشانہ بنا رہے تھے۔ یہ دونوں نازیوں سے متاثر تھے اور ہٹلر کی سالگرہ کو انھوں نے اس قاتلانہ کارروائی کے لیے چنا

تھا۔[دهشت گردی کا ایسا کوئی واقعه آج تک عالم اسلام کے کسی اسکول یا مدرسه میں نهیں هوا لیکن پهر بهی دهشت گرد اسلام هے]۔

Chinese slavery:[چینی غلامی] ایسی مزدوری جس میں معاوضہ تھوڑا ہو کام بہت۔ یہ اصطلاح ۱۹۰۳ء کے زمانے میں برطانیہ کی لبرل پارٹی نے Arthur Balfour [دیکھیے :Bob's your unclle کی کنسرویٹو حکومت کے خلاف بہت استعمال کی تھی جس نے جنوبی افریقہ کی جنگ کے زمانے میں مقامی سیاہ فام کافر [Kaffir] مزدوروں کی قلت کی وجہ سے Rand کی سونے کی کانوں میں چینی قلی بھرتی کر لیے تھے۔ان غریبوں کو مویشیوں کی طرح احاطے میں رکھا جاتا اور بلا پرمٹ باہر نکلنے کی اجازت نہیں تھی۔گویا کہنے کو ملازم لیکن عملاً غلام تھے۔[یه هے مغرب کا اصل چهره جس کے مداح غامدی صاحب هیں اور جنهیں اسلام میں غلامی کے احکامات پر شرم آتی هے اگر غامدی صاحب فلسفه مغرب اور مغرب کے صنعتی اداروں میں بدترین غلامی کی تاریخ پڑھ لیتے تو انهیں قرآن کے احکام غلامی میں کوئی نقص نظر نهیں آتا. غامدی صاحب کا مسئله یه هے که وه مغرب کو الحق سمجھ کر تحقیق کا آغاز کرتے هیں جس کا انجام یهی هے. مغرب نے غلامی کی جو ذلیل قسمیں ایجاد کی هیں بے چارے غامدی صاحب اس سے واقف نهیں.ملٹی نیشنل کمپنیو ں میں کام کرنے والے کمپنی کی غلامی پر مجبور هیں کام کرنے والوں کے اوقات کار مقررنهیں هیں رات گئے تک کام پھر موبائل کمپیوٹر فون کے ذریعے چوبیس گھنٹے کمپنی کی غلامی میں رهتے هیں اس غلامی کے خلاف مغرب میں Lawsuit دائر کی جارهی هیں افریقه، لاطینی امریکه میں ملٹی نیشنل کمپنیاں جنگلات باغات میں لوگوں سے جس طرح غلامی کراتی هیں اس کی تفصیل جنوری ۲۰۰۶ء کے ساحل میں دیکھیے]

Closet queen:[چپ ہم جنس باز] ایسے مرد کے لیے یہ اصطلاح استعمال ہوتی ہے جو ہم جنس باز ہو لیکن جس نے اس کا اعلان نہ کیا ہو۔[مغرب کس قدر بے حیاء اور بے شرم هے که گناهگار هونے کا اعلان بهی ضروری هے ورنه مزه نهیں آتا غامدی صاحب اسی ذلیل مغربی تهذیب کے گن گارهے هیں]۔

Concrete skirting board:[ترقی پر روک] برطانیہ کے دفتروں وغیرہ میں وہ حد جس سے آگے اقلیتی گروہوں اور خاص طور سے ایشیائی عورتوں کو ترقی نہیں دی جاتی۔کنکریٹ کے لفظ کے باوجود تصور یہ ہے کہ گویا ترقی کے زینے پر ایک نظر نہ آنے والی چھت لگی ہوئی ہے جو زینے کو بند کر دیتی ہے۔کوئی دفتر یا کارخانہ یہ بات نہیں مانتا کہ اس نے ترقی پر یہ حد بست لگا رکھی ہے لیکن ایشیائی سمجھتے ہیں کہ ترقی کے معاملے میں ان سے نسلی اور جنسی تفریق برتی جاتی ہے اور انھیں خاص حد سے آگے نہیں بڑھنے دیا جاتا۔[غامدی صاحب فرمائیے که مساوات، حب انسانیت، اخلاق کے مغربی دعوے کهاں هیں]۔

Crusties:[میلے کچیلے لوگ] برطانیہ کے شہروں قصبوں میں ۱۹۹۰ء کی دہائی میں ایسے بے گھر نوجوان کثرت سے نظر آنے لگے تھے جو رات اور دن سڑکوں گلیوں میں گزارتے۔ پلاسٹک کے تھیلوں میں بھرے ہوئے چیتھڑوں گودڑوں کا بستر، سر کے بال بڑھے ہوئے، بدن پر میلے چکٹ کپڑے، نہانے دھونے سے کوئی غرض نہیں۔اکثر کے ساتھ کتا بھی ہوتا۔کچھ کے پاس

گٹار یا اسی طرح کا کوئی ساز جس کی سنگت میں بھونڈی آواز میں بے سُرا سا کوئی گیت۔ایسے بدقسمتوں کے لیے یہ اصطلاح بنائی گئی تھی۔[یہ اس ملک کا حال ھے جو دنیا کو انسانیت، تھذیب، مساوات کا درس دے رھا ھے یہ ھے سوشل ویلفیئر].

Dirty realism:[مکروہ حقیقت پسندی] وہ ناول یا افسانے مکروہ حقیقت پسندی کی صنف ادب میں شامل ہیں جن میں مختصر ترین مکالموں والا بے تکان پلاٹ ہوتا ہے، تشدد اور کریہہ جنسی مناظر پر زور دیا جاتا ہے اور گھٹیا درجے کے ناکارہ کردار پیش کیے جاتے ہیں۔[یہ مغربی ادب وثقافت ہے جو غامدی صاحب کی مداحی کی قتیل ہے]۔

Dirty weekend:[نجس اختتام ہفتہ] ہفتہ اور اتوار کی چھٹی کسی ایسے شخص کے ساتھ گذارنا جو آپ کی بیوی یا شوہر نہیں ہے یا بیوی اور شوہر کا بچوں کے بغیر کہیں اور چھٹی کے دو دن بسر کرنا۔اس میں لفظ نجس جنسی تعلقات کے بارے میں وکٹوریائی عہد کی اخلاقی اقدار کی عکاسی کرتی ہے جن میں جنس صرف افزائش نسل کا ذریعہ سمجھی جاتی، اس سے حظ اٹھانا ناپسندیدہ فعل ہے۔[یہ ذلیل زندگی اور تھذیب کیااسلام کی توسیع شدہ شکل ھوسکتی ھے؟ غامدی صاحب کو اصرار ھے کہ مغرب اسلام ھے اور قریب آرھا ھے].

Don't ask, don't tell[نہ پوچھو، نہ بتاؤ] امریکی فوج میں عورتوں اور مردوں کی ہم جنس بازی کے بارے میں جو پالیسی رہی ہے اس کو اس ایک جملے میں سمو دیا گیا ہے یعنی نہ کسی سے پوچھا جائے کہ وہ ہم جنس باز ہے یا نہیں اور نہ کسی کو بتائے۔اگر کسی کے جنسی رجحان کے بارے میں برملا انکشاف نہیں ہوتا تو فوج کو کوئی اعتراض نہیں کہ وہ خدمات انجام دیتا رہے۔یہ جملہ محاورے کے طور پر اب باہر بھی استعمال ہونے لگا ہے۔[کتنے مھذب رواداور صلح جو لوگ ھیں جو کچھ نھیں پوچھتے جو چاھو کرو آزاد ھو].

Downshifter:[الٹی ترقی لینے والا، ترقی معکوس] ایسا شخص جو اونچی تنخواہ پاتا ہے یا اچھی آمدنی کا کاروبار کرتا ہے لیکن اس ملازمت یا کاروبار کی وجہ سے دماغی اور جسمانی دباؤ سے عاجز آ کر یہ کام چھوڑ دیتا ہے اور کم آمدنی والا نسبتاً آسان کام شروع کر دیتا ہے۔یہ رجحان امریکہ میں ۱۹۹۰ء کی دہائی میں شروع ہوا خاص طور سے کمپیوٹر کی صنعت میں دن رات کی محنت اور فکروں سے تنگ آنے والوں نے کم تر تنخواہوں کی نوکریاں تلاش کیں، چھوٹے گھر لیے اور اپنے اخراجات کم کر کے اس اصول پر کاربند ہو گئے کہ زیست کی اعلیٰ روش وہ ہے جس میں سادگی ہو۔[جدیدیت کی پرتعیش زندگی کا ردِ عمل مغرب میں سامنے آچکا ھے لیکن ھمارے یھاں بلا سود بینکاری کے حامی چند علماء لوگوں کو قرض کی مھلت سے پرتعیش زندگی گزارنے کی ترغیب دے رھے ھیں اسے اسلامی رویہ ثابت کرنے کے لیے سالانہ چار کروڑ روپے لے کر فتوے بھی دے رھے ھیں کاش کہ وہ مغرب سے واقف ھوتے. پرتعیش زندگی اختیار کرنے والا، مغرب توبہ کر رھا ھے، اس ذلیل زندگی کے ھنگاموں سے بچنے میں عافیت سمجھ رھا ھے، ھمارے بعض علماء جو مغرب سے ناواقف ھیں اپنے فتوؤں سے عیش و عشرت کی حرام زندگی کو عام کر رھے ھیں.]

Dresden: مشرقی جرمنی میں ایک شہر جو دوسری جنگ عظیم کے زمانے تک اپنی خوبصورتی کے لیے ایسا مشہور تھا کہ اسے دریائے Elbe کا فلورنس کہا جاتا تھا۔لیکن ۱۹۴۵ء میں فروری کی ۱۳/اور ۱۴/کی رات کو برطانوی فضائیہ کے ۸۰۰ بمبار

طیاروں نے اس شہر پر وہ بم برسائے کہ تیس سے ساٹھ ہزار تک عام شہری ہلاک ہوگئے بلکہ بعض اندازوں کے مطابق ایک لاکھ پینتیس ہزار۔اسی پر بس نہیں۔۱۴فروری کو دن میں چارسو امریکی طیاروں نے اس پر حملہ کیا،اگلے دن دوسو طیارے حملے کے لیے بھیجے گئے۔رہی سہی کسر پوری کرنے کے لیے دو ہفتے کے بعد چارسو مزید بمبار طیارے حملے کے لیے گئے اور آخر میں ڈیڑھ مہینے کے بعد۲۷۵ مزید طیاروں نے شہر کا بھس بھر دیا۔عام انسانی جانوں کی یہ بے دریغ تباہی سوویت یونین کی درخواست پر کی گئی تھی جس نے کہا تھا کہ جرمنی کے بڑے بڑے شہروں مثلاً برلن Chemnitz لائپ زگ اور ڈریسڈن پر بمباری کرکے جرمن فوجوں کی نقل حرکت میں رکاوٹ پیدا کی جائے۔لیکن اس حکمت عملی پر شدید نکتہ چینی کی گئی اور معترضین نے کہا کہ ڈریسڈن کی تباہی سے کوئی فوجی مقصد پورا نہیں ہوا۔لہٰذا اصل مقصد یہ معلوم ہوتا تھا کہ جرمن شہریوں کو دہشت گردی کے ذریعہ زیر کیا جائے تاکہ اتحادی فوجیں جب عنقریب فتح حاصل کرتی ہوئی جرمنی میں داخل ہوں تو یہ شہری کوئی مزاحمت نہ کریں۔اس کے علاوہ سوویت یونین کو بھی کان ہوجائیں کہ برطانیہ اور امریکہ کے پاس کیسی زبردست فضائی قوت ہے۔[**امریکی، برطانوی، روسی دہشت گردی کی تاریخ دیکھ لیجے یہ تینوں اب مہذب ملک ھیں اور سلامتی کونسل کے مستقبل رکن یہ دنیا کے ذمہ دار ترین ، شریف ترین، عمدہ و اعلیٰ ترین لوگ کھلاتے ھیں یہ ھے ان کی اخلاقیات**]. **Dresden china**:[ڈریسڈن چائنا،چینی کی گڑیا] ڈریسڈن سے چونکہ انتہائی نازک اور نفیس پروسلین کے ظروف آیا کرتے تھے اس لیے کسی بھی نازک اور حسین چیز اور خاص طور سے نازک لڑکیوں کے لیے یہ اصطلاح برتی جاتی ہے۔[**مغرب کی لفظیات حسن صرف نازک و کم سن لڑکیوں کے لئے کیوں وقف ھے**]. **Empty nester**:[تنہا والدین]وہ ماں باپ جن کے بچے بڑے ہوکر اپنے اپنے گھروں کے ہوگئے اور اب وہ اکیلے گھر میں رہتے ہیں۔[**یہ مغرب کا ثمر تہذیب ھے جو بوؤ گے وہ کاٹو گے**.].

Evil Empire[شیطانی مملکت]امریکی صدر رونلڈ ریگن نے ۱۹۸۳ء میں چرچ کے رہنماؤں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے سوویت یونین کو یہ خطاب دے کر امریکہ کے ان کٹر مذہبی گروہوں کے نظریے کی توثیق کی تھی جو کمیونزم کو اسی نگاہ سے دیکھتے تھے۔رونلڈ ریگن کو گفتار کا غازی[Great Communicator] بھی کہا جاتا تھا۔ان کا ایک اور واقعہ یہ ہے کہ ایک بار ریڈیو پر انھیں ایک تقریر نشر کرنی تھی۔مائیکروفون کو ٹیسٹ کرنے کے لیے انھوں نے ایک اعلان فرمادیا۔میرے ہم وطنوں۔میں نے ایک فرمان پر دستخط کردیے ہیں کہ روس کو ہمیشہ کے لئے غیر قانونی قرار دے دیا جائے اور ہم پانچ منٹ میں بمباری شروع کرنے والے ہیں،انھوں نے یہ اعلان مائیکروفون ٹیسٹ کرنے کے لیے کیا تھا لیکن شومئی قسمت کہ ان کا اعلان پوری دنیا میں سنا جارہا تھا۔پھر سرد جنگ کے خاتمے کے دنوں میں انہی رونلڈ ریگن نے سوویت یونین سے جسے وہ شیطانی مملکت کہہ چکے تھے مذاکرات کیے،معاہدے کیے۔[**یہ امریکہ کی اخلاقی حالت ھے امریکی ذھنیت کے تحت الشعور اور لاشعور میں جو کچھ دبکا ہوا تھا وہ بلا ارادہ بے ساختہ ریگن کی زبان پر آگیا روس کے بارے میں امریکہ یہ جذبات رکھتا ھے تو مسلمان کس شمار قطار میں ھیں غامدی صاحب**]

Feeding frenzy:[گاہکوں کی چھینا جھپٹی] ایک کاروبار میں مصروف کمپنیاں جب کسی موقعے پر گاہکوں کو اس طرح دبوچنے کی کوشش کریں جیسے شارک مچھلیاں ایک شکار پر حملہ آور ہوں تو یہ محاورہ استعمال میں آتا ہے۔ ٹیلی وژن کمپنیاں، اخبارات اور بعض اوقات فلم کمپنیاں بھی گاہکوں کی چھینا جھپٹی کے بڑے بڑے پلان بناتی ہیں۔[اس کے بغیر صنعتوں کا پہیہ نہیں چل سکتا جب تک سرپلس نہ ہو اور کنز یومر سوسائٹی نہ ہو صنعتوں کی بلا ضرورت پیداوار کی کھپت نا ممکن ہے لہٰذا جعلی طلب پیدا کرنے کے لئے سرمایہ داری ہر ہتھکنڈہ اختیار کرتی ہے اس سے مغربی معاشرے کی پسماندگی ذلت و رسوائی کا اندازہ کیجیے۔]

Four-letter word [چار حرفی لفظ] اردو میں جب کہتے ہیں کہ چار حرف بھیجو تو مراد لی جاتی ہے ل ع ن ت [لعنت]۔لیکن انگریزی میں اس اصطلاح کے زیادہ گہرے معنی ہیں اور مختلف قسم کی گالیوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اب سے چند برس پہلے تک آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں بھی یہ وضاحت نہیں کی جاتی تھی کہ یہ لفظ کیا ہیں لیکن اب مغربی معاشرے میں بلا تکلف ان کا استعمال ہوتا ہے خواہ عام گفتگو ہو یا ریڈیو اور ٹیلی وژن کے ڈرامے اور انٹرویو۔[مغرب اسلام کے قریب آرہا ہے اور کس طرح قریب آرہا ہے قربت کے اس سفر کی کہانی پڑھنے کے بعد بھی غامدی صاحب اپنے موقف پر قائم رہیں گے کیونکہ مغرب پر یقین ان کی ایمانیات کا مسئلہ ہے اور مذہب فلسفہ اور سائنس ایمانیات کے بغیر اپنے سفر کا آغاز ہی نہیں کرسکتے۔]

Granny dumping:[بڑی بی کو ٹھکانے سے لگانا] کسی بزرگ اور خاص طور سے نانی دادی کو جن کی عادتوں اور مزاج سے گھر کے لوگ تنگ آچکے ہوں کسی ہسپتال یا ضعیفوں کی رہائش گاہ کے سپرد کر دینا۔ یہ سلسلہ امریکہ میں ۱۹۹۰ء کی دہائی میں شروع ہوا ہے۔[غامدی صاحب مغربی کیا زبردست تہذیب ہے اسلام سے قریب آرہی ہے یا اسلام کی تعلیمات کو ہی ٹھکانے لگارہی ہے۔]

Guerrilla Girls[زنان گوریلا] نیویارک میں آرٹسٹ خواتین نے ۱۹۸۴ء میں اس نام سے ایک گروپ اس مقصد سے بنایا تھا کہ فنون لطیفہ کی دنیا میں جنسی اور نسلی تعصب کا مقابلہ کیا جائے۔اس گروپ میں شامل عورتیں ٹیلی وژن پر انٹرویو کے لیے آتیں تو چہرہ چھپانے کے لیے نقاب اوڑھ کر آتیں۔اپنے مقصد کی تشہیر کے لیے انھوں نے پوسٹروں اور چھوٹے اشتہاروں سے بھی خوب کام لیا۔ایک بہت برا سا پوسٹر قابل ذکر ہے جس میں ایک عورت کا ننگا بدن ہے لیکن سر ایک گوریلہ بندر کا ہے۔اس کے نیچے تحریر ہے ''کیا عورتوں کو برہنہ ہونا پڑے گا تبھی انھیں میٹروپولیٹن میوزیم میں جگہ ملے گی جس کے جدید آرٹ کے شعبے میں پانچ فی صد سے کم عورتوں کی بنائی ہوئی تصویریں ہیں جبکہ ۸۵ فی صد برہنہ تصویریں عورتوں کی ہیں''۔اس گروپ کے بارے میں ایک کتاب ۱۹۹۵ء میں شائع ہوئی تھی۔[غامدی صاحب اس عبارت سے بہت کچھ معلومات حاصل کرسکتے ہیں وہ پردہ کے مخالف ہیں بے چاری مغربی عورت اپنے آپ کو پردے میں چھپانے کے لئے بے تاب ہے یہاں مغرب اسلام سے قریب آرہا ہے اور غامدی صاحب کو اسلام و مغرب کی یہ قربت گوارا نہیں فرماتے ہیں کہ پردہ نہ کرو اسے ترک کردو

اب مغربی عورت کہاں جائے اسلام کے دامن میں بھی غامدی صاحب نے اس کے لئے جگہ نہ چھوڑی.].

Gymslip mum: [کچی عمر کی ماں] *ایسی نوعمر لڑکی جو سکول میں پڑھ رہی ہو اور ماں بن جائے۔ جم سلپ ایک لباس تھا جو ۱۸۹۳ء میں ایک طالب علم نے خصوصاً gymnasium میں ورزش کرتے وقت پہننے کے لیے وضع کیا تھا اور بہت جلد سکولوں میں رائج ہو گیا تھا۔* [حرام زادگی اور حرم زدگی کی مغربی روایات کا کیا کہنا].

Hands Across America: [*امریکی انسانی زنجیر*] بے گھروں کی حالت سے عام لوگوں کو روشناس کرانے کے لیے ۲۵/مئی ۱۹۸۶ ء کو کوئی ساٹھ لاکھ انسانوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر مشرق میں نیو یارک سے مغربی ساحل پر کیلیفورنیا میں لانگ بیچ تک ایک زنجیر سی بنائی تھی جو چند ایک مقامات پر، جہاں بالکل آبادی نہیں تھی، ٹوٹ گئی تھی ورنہ پورے ملک کے طول میں پھیلی ہوئی تھی.[کیا زنجیریں بنانے سے لوگوں کو گھر مل سکتے ہیں سرمایہ دارانہ نظام میں زمین اور گھر عام آدمی کی قوت خرید سے باہر کر دیے جاتے ہیں تاکہ سودی نظام معیشت کو رائج کیا جائے اگر مکان لوگوں کی دسترس میں ہوں تو کون قرض لے. چرندے درندے پرندے بھی اپنے لیے گھر بنا لیتے ہیں اپنی اولاد کے لئے گھر چھوڑ جاتے ہیں قدرت نے درختوں سے گھر تعمیر کرنے کا مسالہ مہیا کر رکھا ہے لیکن عصر حاضر کا انسان گھر نہیں بنا سکتا کہ سرمایہ داری نے اسے ممکن نہیں رکھا. ٹوکیو میں دو کمروں کا فلیٹ کئی کروڑ کا ہے کراچی میں اسی گز کا مکان تیس لاکھ کا ہے تو کیا زنجیر بنانے سے مکان مل جائے گا اس کے لئے سرمایہ داری کا خاتمہ کرنا ہوگا.غامدی صاحب کو مغرب پھر بھی پسند ہے. ان کی کتاب قانون معیشت پڑھ لیجے اور معیشت کے موضوع پر ان کی دس تقریریں اور ڈیڑھ سو سوالات کے جوابات پڑھ لیجیے تو معلوم ہو جائے گا کہ بے چارے جاوید غامدی کو نہ اسلامی معیشت کا پتہ ہے نہ جدید مغربی معیشت کا وہ کلاسیکل اور نیو کلاسیکل اکنامکس سے ناواقف ہیں وہ Theory of moral centiments سے واقف نہیں جس پر جدید معیشت کی روحانی بنیاد رکھی گئی ہے. یہ جاہل عالم Political Economy کے نشیب و فراز و مباحث سے ناواقف ہے. یہ رسد و طلب کو فطری قانون سمجھتے ہیں جب کہ آئی ایم ایف نے شکست روس کے بعد روس کی معیشت کا جائزہ لیا تو وہاں طلب و رسد کے قانون کو موجود ہی نہیں پایا. وہ حیرت زدہ ہو گئے کہ معیشت اس کے بغیر کیسے چل سکتی ہے. دنیا کی اکیس تہذیبیں طلب و رسد کے قانون کے بغیر چلتی تھی اسی لیے دنیا کی ساڑھے سات ہزار سالہ تاریخ میں اشیائے صرف کی قیمتوں میں برائے نام اضافہ سالہاسال میں ہوتا تھا، قیمتیں مستحکم رہتی تھیں، طلب و رسد کا قانون مغربی فلسفے کا قانون ہے جس نے معیشت کو برباد کر دیا. انسان کو گھر تک

میسر نهیں رها. غامدی صاحب معیشت کے فلسفے اور اس کی ما بعد الطبعیات سے نا بلد هیں وہ معیشت کو جو صرف سوشل سائنس کا ایک حصه بلکه مغربی فلسفه و تهذیب کو غالب کرنے کا سب سے موثر هتهیار هے غیر اقداری value nutral سمجهتے هیں وہ فلسفه سے ناواقف هیں لهٰذا سوشل سائنسز کی تباہ کاری سے قطعاً واقف نهیں وہ اپنی کتاب میں معیشت کا جو قانون بیان کررهے هیں وہ نه کبهی عالم اسلام میں تها نه اب رائج هوسکتا هے یه قانون ڈاکٹر فضل الرحمان کے احمقانه افکار کا حرف به حرف سرقه چربه هے].

Home alone[گھر میں تنہا] ایسے بچوں کے لیے اصطلاح جو گھر میں اکیلے ہوں۔ والدین باہر گئے ہوں یا شہر سے باہر چلے گئے ہوں۔ اس اصطلاح کا چلن ۱۹۹۰ء کی ایک امریکی فلم کی وجہ سے ہوا جس میں یہی دکھایا گیا تھا کہ والدین اپنے بچے کو بھولے سے گھر میں چھوڑ چھٹیوں پر چلے جاتے ہیں۔ گھر میں اکیلے رہ جانے والے والدین کے لیے Empty nester کی اصطلاح رائج ہے۔[اسلامی تهذیب میں ماں باپ سے ایسی غلطی کا صدور محال هے.]

Kerb crawling[طوائف کی تلاش] خاص جزائر برطانیہ کی علت جہاں طوائفوں کے بازار نہیں ہیں اس لیے گاہک فٹ پاتھ کی منڈیر[kerb] کے بالکل پاس آہستہ آہستہ گاڑی چلاتا ہے[یعنی crawl کرتا ہے] اور وہیں سے جسم فروش کو گاڑی میں بٹھا لیتا ہے۔ پہلے جب لوگوں کے پاس گاڑیاں کم تھیں تو فٹ پاتھ پر اسی طرح پیدل رینگنے کو kerb crawling کہتے تھے۔[کیا خوبصورت تهذیب هے جهاں هر مرد طوائف کی تلاش میں Bedroom eyes لئے گهوم رها هے. غامدی صاحب کهتے هیں که مغرب اسلام کے قریب آرهاهے حالانکه اصلاً صرف عورت کے قریب جارها هے].

Kinder, Kirche, Kuce:[جرمن محاورہ: بچے، چرچ اور چولہا] بیسویں صدی کے شروع ہی سے جرمنی میں رائج ایک محاورہ کہ عورتوں کا مقام گھر ہے، عبادت ہے اور بچے پیدا کرنا اور ان کی پرورش کرنا ہے۔ لیکن اس محاورے کو نظریے کی شکل نازیوں نے دی اور اصول مقرر کیا کہ عورت کا فرض مزید آریاؤں کو جنم دینا ہے۔ ۱۹۳۳ء کے بعد یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم اور ملازمت کرنے میں عورتوں کی خاصی حوصلہ شکنی کی جاتی[جرمنی آج کل پهر آبادی بڑهانے کے لئے بچے پیدا کرنے پر عورت کو راغب کررها هے اور پر کشش معاوضے پیش کررهاهے عورت کا اصل کام نسل نو کی تیاری هے جو هر لحاظ سے تن درست محبت سے سرشار مضبوط اور اخلاقی طور پر طاقت ور هو اوسطاً ایک ماں کو کم از کم پانچ بچے پیدا کرنے چاهئیں تاکه آبادی کا توازن برقرار رہ سکے پانچ بچے پیدا کرنے کا مطلب یه هے که عورت کم از کم پچیس سال تک کسی بیرونی کام کی ذمه داری اٹهانے کے قابل نهیں رهتی اسی لئے دنیا کی اکیس تهذیبوں میں عورت کبهی شمع محفل، بازار کی رونق اور دفاتر کی زینت نهیں بن سکی وہ عورتیں جو اپنے زمانے کی اخلاقی قدروں کی منکر رهیں زیادہ سے زیادہ وہ رنڈی اور فنکار بن گئیں تهذیبوں نے انهیں دوسری ذمه داری اٹهانے کی اجازت نهیں دی لیکن دنیا کی اکیس تهذیبوں میں اس کا بنیادی

وظیفہ خاندان کی دیکھ بھال اور تازہ دم محبت سے بھر پور جوان نسل کی افزائش رہا جس بچے کو گھر میں ماں کی محبت نہ ملے وہ بش اور ٹونی بلیئر کی طرح خونی اور ظالم ہوگا مغربی اقوام کے گھر ماں کی محبت سے خالی ہیں ان وحشیوں نے خاندانی نظام تباہ کرکے ماں کی محبت سے محرومی گوارا کرلی اس محرومی کا انتقام اب پوری دنیا سے لے رہے ہیں. جدیدیت پسند مسلم مفکرین جو مغرب سے متاثر ہیں عورت کو گھر سے نکلوانا عین اسلام سمجھتے ہیں اب تو بعض راسخ العقیدہ مذہبی گروہ بھی عورت کی زندگی میں مردوں کے شانہ بشانہ شرکت کو قرآن و سنت کی غلط سلط تاویلوں سے ثابت کررہے ہیں جبکہ تمام مذہبی تہذیب و تمدن اور اسلامی تاریخ و تہذیب میں عورت کا اصل مقام گھر ہے مغرب میں عورت کی اور خاندان کی تباہی کے بعد مغرب سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے ہمارے راسخ العقیدہ لوگ بھی معذرت خواہی اور مغرب سے شرمندگی کے باعث عورت کو زیادہ سے زیادہ کار زندگی میں شریک کرکے خاندانی نظام تباہ کررہے ہیں مولانا سمیع الحق فرماتے ہیں کہ مسلمان عورت آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھا سکتی ہے اسلامی جماعتیں عورتوں کو یونین کونسل کے الیکشن میں شریک کرکے اسلامی تاریخ و تہذیب کی نفی کررہی ہیں. پاکستان میں صرف شہداد کوٹ، شہداد پور اور فاٹا کے چند مقامات وہ جگھیں ہیں جہاں کے مضبوط خاندانی نظام کے باعث عورتوں کی نشستیں خالی رہیں.].

Kissogram:[بوسہ+ ٹیلی گرام] ایسا کم ہوتا ہے، لیکن ہوتا ہے کہ کسی بڑے آدمی کی سالگرہ یا کسی اور موقع پر پیار کا تحفہ بھیجنے کے لیے کسی حسین سی لڑکی کو کرائے پر لے کر کم سے کم کپڑوں میں اس کے جسم کو ڈھانپ کے اس شخص کے پاس بھیج دیا جاتا ہے اور یہ لڑکی بہ نفس نفیس ممدوح کو تحفہ پیش کر دیتی ہے۔ بالکل یہی عمل strippergram کے ذریعہ بھی دہرایا جاتا ہے۔ بس اتنا ہے کہ وہاں لڑکی کے جسم پر کپڑے نہیں ہوتے [یہ وہ ذلیل وحشی، غلیظ، ناپاک مغربی تہذیب ہے جس کے قصیدے سرسید، عبدہ، غامدی پڑھتے ہیں اور اسلام اور مغرب میں سمٹتے ہوئے فاصلے ان جاھلوں کو نظر آتے ہیں اسلامی تاریخ و تہذیب ایسی اصطلاحات سے آج تک خالی ہے]۔

Kitten heel: چھوٹی ایڑی یا عورتوں کے چھوٹی ایڑی کے جوتے جو ۱۹۶۰ء کی دہائی میں فیشن میں آئے تھے اور پھر ۱۹۹۰ء کی دہائی میں بھی۔ ایسے جوتے پہننے والی لڑکیوں کو sex kitten خیال کیا جاتا تھا یعنی کم عمر لڑکی جس کو دیکھ کے نفسانی بھوک بھڑک اٹھے۔ [پورا مغرب اسی بھوک میں مبتلا ہے]

Kneecappinp:[گھٹنے توڑنے کی سزا] شمالی آئرلینڈ میں بیسویں صدی کے دوسرے نصف کے دوران خانہ جنگی میں جو مسلح گروپ بنے ہوئے تھے وہ سراغ رسانوں، گروپ کو چھوڑنے والوں یا چھوٹے موٹے جرم کرنے والوں کو اس طرح کی سزا دیتے کہ ان کے گھٹنے کی چپنی پر گولی مار دیتے یا بجلی کے برمے سے سوراخ کر دیتے تھے۔ اٹلی میں بھی ۱۹۷۰ء کی دہائی میں بائیں بازو کے دہشت گرد گروپ تاجروں اور ججوں سے انتقام لینے کے لیے ان کے گھٹنے توڑ دیا کرتے۔ [یہ مہذب

مغرب اٹلی امریکه آئر لینڈ کا حال ھے دھشت گرد مغرب ھے یا عالم اسلام جاوید غامدی صاحب خود فیصله کرلیں دنیا میں دھشت گردی کی تمام اقسام مغرب کی ایجاد ھیں مجاھدین اسلام کی نھیں مجاھدین تو امت کا سرمایه ھیں.]

Occidentalism:[مغرب دشمنی کا نظریہ] عام طور سے اس اصطلاح کے معنی مغربیت پرستی لیے جاتے ہیں لیکن ۲۰۰۴ء میں ایک امریکی اور ایک اسرائیلی پروفیسر نے اسے یہ نئے معنی پہنادے۔ ایڈورڈ سعید کی شہرہ آفاق تصنیف Orientalism کی نقل کرکے پروفیسر Ian Buruma اور Avishai Margait نے امریکہ اور مغرب سے 'اسلامی دہشت گرد' گروپوں کی شدید نفرت کو Occidentalism کا نام دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ 'جہادی' مغرب کو انسان نہیں سمجھتے۔ مشینی مخلوق سمجھتے ہیں جسے تباہ کرنا ضروری ہے اسی طرح جیسے کینسر کو ختم کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ان دونوں نے اپنی تازہ کتاب Occidentalism The West in the Eyes of its Enemies میں لکھا ہے کہ اس نفرت کا تعلق صرف مغرب کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی استحصال سے نہیں ہے۔ امریکہ کے صدر جارج بش اور برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' کے جواز میں جو بیانات دیے ہیں ان میں اسی نظریہ Occidentation کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔[مغرب کے فلسفی اور مفکرین بخوبی سمجھتے ھیں که اسلام اور مغرب میں مفاھمت ممکن نھیں کیونکه دونوں کی مابعدالطبعیات علمیات، کونیات، تصور انسان، تصور خدا تصور آخرت بالکل مختلف ھے ایک تھذیب الوھیت رب کی قائل ھے دوسری الوھیت انسانی کی ایک کے یھاں انسان محو ر و مرکز کائنات ھے دوسری کے یھاں خدا محور و مرکز اول و آخر کائنات ھے لھٰذا دونوں تھذیبوں میں مصالحت مفاھمت مکالمه گفت و شنید ممکن ھی نھیں مغرب جس طرح اسلام کو تھس نھس کرنا چاھتا ھے اسلام بھی بالکل اسی طرح ”مغرب کی جاھلیت جدیده کا دشمن ھے اور اس کے انھدام سے کم کسی عمل پر راضی نھیں لیکن ھمارے نادان جدیدیت پسند مذھبی مفکرین مغرب کو اسلام کی توسیع و ترقی یافته شکل سمجھتے ھیں اس سے غامدی صاحب کی جاھلیت به سلسله مغرب کا اندازه کیجیے.

غامدی صاحب کو Humanism اور Freedom کی فلسفیانه اصلاحات کے معنی بھی معلوم نھیں. وه سمجھتے ھیں که یونانیوں اور رومیوں کے یھاں جس طرح آزادی کا تصور تھا. مغربی فکر و فلسفه میں بھی آزادی کا وھی تصور ھے جب که رومی اور یونانی تھذیب میں آزادی سراسر قربانی و ایثار کا نام ھے جب که مغرب میں آزادی خواھش نفس کو الٰه بنا لینے کا اور اس کی مسلسل پرستش افزائش کا نام ھے. رومیوں کے یھاں آزادی کا تصور اپنی خواھشات کو اپنی قوم کی خاطر قربان کرنے سے مربوط ھے. یونانیوں کے یھاں میدانِ جنگ میں شرکت شھریت کی ضمانت ھے. جو خون کی قربانی نه دے وه یونان کا شھری نھیں ھوسکتا. [Participation in citizenship] جدیدیت پسند مفکر قیصر عالم نے مشرق و مغرب کو ملانے کے جاھلانه تصور

کے تحت ایک رسالہ Discourse نکالا راسخ العقیدہ عالم جناب احمد جاوید اس کے Chief Consultantہیں معلوم ہوا ہے کہ ان کا نام زبردستی ان کی اجازت کے بغیر شائع کیا گیا فراست رضوی ڈاکٹر طاہر مسعود جیسے مومن راسخ العقیدہ اور جدیدیت کے دشمنوں کے نام بھی جبراً جدیدیت پسند قیصر عالم نے اپنے رسالے میں شامل کئے یہ جدیدیوں کی اخلاقیات ہے. بے چارے قیصر عالم کو یہ معلوم نہیں کہ مغرب اور اسلام کی Metaphysics، Epistemology، Axiology بالکل مختلف ہیں لہٰذا ان میں مصالحت کا کیا سوال دو دشمنوں کے درمیان کاغذی پل کیسے بن سکتا ہے. مشرق و مغرب کو ملانے والے اس جعلی تحقیقی رسالے میں عسکری ، سلیم احمد، جمال پانی پتی ڈاکٹر منظور احمد وغیرہ کے پچیس تیس سال پرانے مضامین ترجمہ کرکے شامل کئے گئے یہ اس رسالے کی علمی وقعت ہے. قیصر عالم نے پوری دنیا میں یہ رسالہ بھیجا لیکن مغرب کے کسی ایک دانشور فلسفی مفکر یا یونیورسٹی نے اس پر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا کیونکہ مغرب کے مفکرین اس قسم کی حرکتوں کو نہایت احمقانہ و جاہلانہ حرکات تصور کرتے ہیں. ان کی نظر میں عسکری ڈاکٹر منظور احمد کی فلسفیانہ حیثیت ہی نہیں ہے. ڈاکٹر منظور احمد جو پاکستان کے سب سے بڑے فلسفی کہلاتے ہیں. پچھتر سال میں انھوں نے مغربی فلسفے پر کوئی کتاب نہیں لکھی، پچاس سال پہلے فلسفے میں پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی تھی لیکن اس مقالے کو اشاعت کے قابل نہیں سمجھتے. مشرق و مغرب کو ملانے کا دعویٰ ایک احمقانہ دعویٰ ہے جس پر مغرب کے لوگ ہنستے ہیں اور ہندو پاک کے ان علمی چھٹ بھئیوں کو گھاس بھی نہیں ڈالتے. ہیگل اور فوکو یاما کے الفاظ میں تاریخ کا سفر ختم ہوگیا ہے مغرب کے خیال میں دنیا کی عظیم تہذیب، عظیم فلسفہ عظیم سائنس مغربی تہذیب ہے. لہٰذا اب کسی سے مکالمے کا کیا سوال End of History کے بعد مکالمے کی بات یا تو قیصر عالم کی سادگی ہے یا نادانی یا جہالت یا مغرب سے ناواقفیت اگر وہ سہیل عمر سے رینے کی چند کتابیں سبقاً سبقاً پڑھ لیتے تو اس جاہلیت سے تائب ہوجائے. اب قیصر عالم حسبِ معمول حالت دیوانگی میں چلا رہے ہیں کہ مغرب والے intolerent ہیں میں رسالہ بند کردوں گا مجھے مایوسی ہوئی ہے میں ایک اداریہ لکھ کر مغرب کی بے حسی بتاؤں گا بے چارے قیصر عالم کو یہ معلوم ہی نہیں کہ مغرب ان جیسے جدیدیت بازوں کو گھاس ڈالنے کے قابل بھی نہیں سمجھتا اگر وہ کولمبیا یونیورسٹی سے شائع ہونے والے رچرڈ رارٹی کے مکالمے Is religion possible کو پڑھ لیتے ہیں تو مشرق و مغرب کو ملانے کے جاہلانہ فلسفے سے دستبردار ہوجاتے.

Pyramid selling: مال فروخت کرنے کا ایک عجیب وغریب طریقہ۔ ایک آڑھتی دوسرے کسی آڑھتی کو پھانس کے

مال اس کے ہاتھ کچھ منافع پر بیچ دیتا ہے۔ دوسرا آڑھتی بھی اسی طرح تیسرے کے سر منڈھ دیتا ہے۔ اور یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے حتیٰ کہ بالکل اوپر پہنچ کے جس کے ہاتھ یہ مال لگتا ہے اس کو اتنے اونچے دام پر ملتا ہے کہ وہ آگے نہیں بیچ سکتا۔ یہ طریقہ کئی ایک ملکوں میں غیر قانونی ہے۔ [**مال کمانے اور بیوقوف بنانے کے سوا سرمایہ داری کی کوئی اخلاقیات نہیں ہے یہ تمام دھندے مغرب کی ایجاد ہیں جو رفتہ رفتہ مشرق میں بھی عام ہورہے ہیں.**]

Rough trade: [امرد پرستی، پیشہ کرانے والے مرد کو ایذا دے کر جنسی تسکین حاصل کرنا] کسی ایسے لڑکے یا مرد سے جنسی تعلق قائم کرنا جس کا یہی پیشہ ہو خاص طور سے اگر فعل کے دوران جبر یا ایذا رسانی سے جنسی تسکین حاصل کی جائے۔ ۱۹۳۰ء کے زمانے سے a bit or rough کا محاورہ عورت کے ساتھ فعل میں زیادتی کرنے کے لیے استعمال ہوتا تھا لیکن اب اوباش، بدچلن لڑکوں یا مردوں کے لیے برتا جانے لگا ہے۔ [**مغرب کی دلچسپی کے مباحث پڑھتے جائیے حیرتوں کے در کھلتے جائیں گے ان بد بختوں کے پاس کوئی اور موضوع ہی نہیں کرنے کا کوئی کام ہی نہیں ہے . جو راہ ادھر کو جاتی یہ وہ راہ ادھر سے جاتی ہے**]۔

Rumpy-pumpy: [چوما چاٹی] چھپ چھپ کے جنسی فعل کرنا۔ [**کیا عظیم الشان تهذیب مغرب ہے جس پر غامدی صاحب کو فخر ہے**].

Samaritans: یاس اور نا امیدی میں مبتلا ایسے افراد کی مدد کے لئے جو خودکشی کرنا چاہتے ہوں یہ تنظیم لندن کے ایک پادری [Rev.Chad Varah [b 1911 نے ۱۹۵۳ء میں قائم کی تھی۔ ۱۹۹۰ء کی دہائی تک برطانیہ میں ۱۸۰ مراکز بن چکے تھے اور چند ایک باہر کے ملکوں میں بھی۔ ان مراکز میں تربیت یافتہ رضا کار چوبیس گھنٹے ضرورتمندوں کو پوری ہمدردی کے ساتھ مشورے دینے کے لیے موجود رہتے ہیں۔ عام طور سے لوگ ٹیلی فون کر کے مشورے طلب کرتے ہیں۔ تنظیم کا نام بائبل کے ایک قصے پر رکھا گیا ہے جس میں کسی شخص کو کچھ لوگوں نے مارا پیٹا اور اس کے پیسے چھین لیے۔ یہ راستے میں نیم مردہ پڑا تھا۔ دوسرے راہ گیر اس کا راستہ چھوڑ کے سڑک کے دوسری طرف ہو جاتے تھے۔ اتنے میں Good Samaritan کا گزر ہوا۔ اس نے اس شخص کی مرہم پٹی کی اسے اپنے گدھے پر سوار کر کے ایک سرائے میں لے گیا اور تیمارداری کی [Luke 10:30-37]۔ [**غامدی صاحب کی نظر میں مغربی فلسفه تهذیب سائنس دنیا کے عظیم ترین عجائب ہیں تو مغرب میں زندگی کیوں اپنے معنی کھو چکی ہے وہاں لوگوں کو ہر طرح کی آسائش سکون اطمینان میسر ہے تو وہ خود کشی کیوں کررہے ہیں اگر دنیا کی ہر نعمت مغرب کے لوگوں کو میسر ہے تو خود کشی کی سب سے زیادہ شرح مغرب میں کیوں ہے؟ ظاہر ہے روحانیت کے بغیر مادی زندگی اس قابل ہے کہ خود کشی کے ذریعے ختم کردی جائے مغرب کے بڑے بڑے لوگ خود کشی کیوں کررہے ہیں وہ کیا بے یقینی ہے جس نے مغرب کو اس حال تک پہنچادیا ہے کہ خود کشی میں مدد دینے کے لئے مراکز بن رہے ہیں ٹائن بی نے معلومہ تاریخ میں اکیس تہذیبوں کی نشان دہی کی ہے لیکن کسی تہذیب میں خود کشی عام نہ تھی اور کسی تہذیب نے خود کشی کو آسان و عام کرنے کے لئے ، مدد دینے کے لئے مراکز نہیں**

کھولے یہ دنیا کی بد ترین تہذیب غلیظ ترین تمدن ھے جسے مارماڈیوک پکتھال "بھمیت اور کتوں بلیوں کی تہذیب کھتے ھیں جھاں خود کشی کو روکنے کے بجائے اس عمل میں سھولت مھیا کی جارھی ھے یھی انسانیت ھے جاوید غامدی جس تہذیب کو عظیم برتر سمجھتے ھیں اس میں خود کشی کے مسئلے پر خاموش کیوں ھیں جب بھی عالم اسلام مغربیت اور جدیدیت کو اختیار کرے گا خود کشی کی شرح اور اس کا عالم یھی ھوگا.]

Saturday night special:[سستا ریوالور] عام طور سے امریکہ میں بدمعاش لفنگے سستا سا ریوالور یا پستول خرید کے شراب خانوں سے پیسے لوٹنے یا گلی محلے کی لڑائیوں میں استعمال کرتے ہیں جو ہفتے کی راتوں کو زیادہ ہوتی ہے۔[یہ مھذب امریکہ کا حال ھے جو دنیا کو تہذیب کے اسباق دینے کے لئے سفید آدمی کا بوجھ اٹھائے پھر رھا ھے جس قوم کے بد معاش ھر ھفتے گلی محلوں میں یہ کام کرتے ھیں وھی کام اب عراق و افغانستان میں ان کی حکومت نے سنبھال لیا ھے.]

Seven year itch:[ساتویں برس کی چُل یا مستی] کہتے ہیں شادی کے سات سال گزرنے کے بعد یکا یک بے وفائی کرنے اور کسی دوسرے سے محبت کی پینگیں بڑھانے کا جی چاہنے لگتا ہے۔اس نام سے ۱۹۵۲ء میں ایک مزاحیہ فلم بھی بنی تھی جس کے بعد یہ محاورہ بہت مشہور ہوگیا تھا۔[ماڈرن مین اور نیا آدمی جو مغرب میں پیدا ھوا ھے چل بازی، بے وفائی، بے غیرتی، ذلیل ترین حرکتیں اس کا پیشہ ھیں اسلامی تہذیب و تاریخ میں قدیم انسان رھتا ھے اسے اس طرح کی کوئی چُل اور مستی نھیں ھوتی . غامدی صاحب توجہ فرمائیں کم از کم اس مسئلے پر ان کو تو چُل ھونی چاھیے.]

Skid row:[آوارگی یا نشے بازوں کا اڈہ] امریکہ میں شہر کے ایک ایسے علاقے کو skid row کہتے ہیں جہاں لچے لفنگے یا ایسے لوگ رہتے ہوں جن کو کمانے کھانے سے کوئی مطلب نہ ہو۔یہ اصطلاح جنگلوں میں درخت کاٹنے اور لکڑی دریا میں بہانے سے نکلی ہے۔دریا کے کنارے گیلی ڈھلان پر لکڑی کو پھسلا کے دریا میں ڈالنے کی جگہ کو skid کہا کرتے تھے۔جب یہ پیشہ اپنے عروج پہ تھا تو یہاں شراب بیچنے والے اور طوائفیں جمع ہونے لگیں۔اس کے بعد شہر یا قصبے کے اس محلے کو skid road کہا جانے لگا جہاں درختوں کی کٹائی کرنے والے رہتے تھے یا فرصت کا وقت گزارتے۔اس طرح بدلتے بدلتے موجودہ معنوں میں یہ اصطلاح رائج ہوگئی۔[عالم اسلام یا مذھبی تہذیبوں میں آپ کو اس قسم کے لوگ، ایسی آبادیاں، ایسے محلے نھیں ملیں گے جھاں اوباش اکٹھے ھوسکیں یھی امریکہ اور اسلام میں فرق ھے غامدی صاحب دونوں ایک نھیں ھوسکتے.]

Sleaze factor:[اخلاق سوزی کا عنصر] گھٹیا اور شرافت سے گری ہوئی صورت حال، خاص طور سے سیاسی حلقوں میں۔ یہ اصطلاح امریکہ میں شروع ہوئی تھی پھر ۱۹۸۰ء اور ۱۹۹۰ء کی دہائیوں میں برطانیہ میں اس اصطلاح سے لوگ بہت اچھی طرح مانوس ہوگئے جب کنزرویٹو حکومت کے وزیروں میں اوپر تلے ایسے واقعات کا انکشاف ہوا جن کو برطانوی سیاست میں شرمناک سمجھا جاتا ہے مثلاً پارلیمنٹ میں سوال پوچھنے کا معاوضہ وصول کرنا۔لفظ sleaze خود بھی نیا ہے جو sleaziness

سے بنایا گیا ہے اور پہلی بار ۱۹۶۰ء کی دہائی میں سننے میں آیا تھا۔[یہ مہذب مغرب برطانوی اور امریکی معاشرے کی اصل صورت ھے جسے غامدی صاحب منظور احمد وحید الدین خان ہم سے چھپاتے ھیں]۔

Streaking:[ننگے دوڑ لگانا] سارے کپڑے اتار کے عام لوگوں کے سامنے دوڑ لگانا۔ ننگے دوڑنے والوں میں مرد بھی ہوتے ہیں عورتیں بھی کھیل کے میدانوں میں یہ منظر نظر آتا ہے لیکن دفتروں یا ریسٹورنٹ میں بھی لوگ یہ حرکت کرتے پائے گئے ہیں۔اس کا رواج ۱۹۷۰ء کی دہائی میں امریکی کالجوں سے ہوا تھا اور شروع میں زیادہ تعداد مردوں کی تھی۔کہا جاتا ہے کہ پہلی ننگی دوڑنے والی لڑکی Variana Scotney تھی جس نے ۱۹۸۱ء میں انگلستان میں Highbury کے فٹ بال گراؤنڈ میں دوڑ لگائی تھی۔[مغربی تہذیب ان حرکات کے ذریعے کیا مسلسل اسلام سے قریب آرھی ھے دیکھیے غامدی صاحب برھان میں کیا فرماتے ھیں صاف معلوم ھوتا ھے کہ مغربی تہذیب صرف اور صرف خوبصورت حسین آوارہ اچھال چھکا عورتوں کے قریب جارھی ھے۔ ساحل]

Striptease:[سٹرپ ٹیز] سٹیج پر موسیقی کے ساتھ جسم کے ایک ایک کپڑے کو اتار کر مکمل طور پر عریانی کا مظاہرہ۔کہتے ہیں کہ ۹رفروری ۱۸۹۳ء کو پیرس کے Mouling Rouge میوزک ہال میں پہلی بار ایسا مظاہرہ ہوا تھا جسے طلبا نے اپنے سالانہ رقص کی تقریب کے لیے کرائے پر لے رکھا تھا۔ یہ سالانہ رقص رنگ رلیوں،شراب نوشی اور اوباشی کے لیے بدنام تھا۔ اس رات دو لڑکیوں میں سے ایک کو حسین تر ثابت کرنے پر بحث چھڑ گئی تو دونوں کے ٹخنوں کا، پھر پنڈلیوں کا اس کے بعد کولہوں کا پھر سینے کا معائنہ کیا گیا حتی کہ ان میں سے ایک بالکل برہنہ ہو چکی تھی۔اگلے دن یہ خبر شہر کے ناچ گھروں کے ڈائرکٹروں تک پہنچی تو ان کے کان کھڑے ہوئے۔لیکن ایک سال سے اوپر گزر گیا اور کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ اس عمل کو اپنے تماشائیوں کے سامنے کر سکیں۔مارچ ۱۸۹۴ء میں ایک کلب نے ہمت کر کے ایک چھوٹے سے اسٹیج میں برہنگی کا مظاہرہ کرایا تو اس کی دھوم مچ گئی اور پھر ہر کلب اور ہر ہال نے اپنے اپنے انداز میں سٹرپ ٹیز پیش کرنا شروع کر دیا۔[کیا مقدس تہذیب مغرب ھے جس کے پجاری غامدی اور وحید الدین خان ھیں]۔

Superhooligans:[سُپر فسادی] برطانیہ سمیت پورے یورپ کے فٹ بال کے میدانوں میں جو تماشائی مخالف کلب کے حامیوں سے لڑتے جھگڑتے اور مار پیٹ کرتے ہیں ان کو hooligan کہا جاتا ہے۔ان میں سپر ہولی گن کا لقب ان گروپوں کو دیا گیا جنھوں نے مار پیٹ کرنے کے لیے اپنے مخصوص طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔یہ اپنے کلب کے نشانات [کلب کے رنگ کا مفلر،ٹوپی یا کپڑے کا پھول] نہیں لگاتے۔کلب کے حامیوں کے لیے مخصوص بسوں میں سفر نہیں کرتے بلکہ عام مسافروں کی طرح ریل یا بس وغیرہ میں کھیل کے میدان میں جاتے ہیں اور مخالف کلب کے حامیوں کو مارتے پیٹتے ہیں تو اپنے گروپ کا نام چھوڑ جاتے ہیں۔[عالم اسلام کے ھر عالم، مدرسے، ملاء، مولوی ، مجاھد کو دھشت گرد قرار دینے والے مغرب کے اسکول، کالج، پیشاب خانے قحبہ، سے لے کر اسٹیڈیم ، ھسپتال ، کھیلوں کے میدان میں تک غنڈے بد معاش دندناتے پھرتے ھیں۔]

Symbionese Liberation Army [SLA]:امریکی انقلابیوں کا ایک گروہ جس کا نام پہلی بار ۱۹۷۳ء میں سننے میں آیا تھا جب اس کے آدمیوں نے ایک سکول کے عہدیدار کو زہر میں بجھی بندوق کی گولی سے ہلاک کیا۔اگلے سال

SLA نے اخبارات کے لکھ پتی مالک کی بیٹی، انیس سالہ Patricia [Patty] Hearst کو اغوا کرلیا اور مطالبہ کیا اس کے والدین کیلیفورنیا کے غریبوں میں کھانا تقسیم کریں۔ مطالبہ پورا کردیا گیا تو 'پیٹریشیا' اپنے اغوا کرنے والوں کے ساتھ مل گئی، اپنا نام Tania رکھ لیا اور ایک بینک کو لوٹنے میں اس انقلابی گروہ کا ساتھ دیا۔ آخر میں Tania نے SLA کے باڈی گارڈ سے شادی کرلی۔ گروہ کا نام یونانی لفظ سے مستعار ہے جس کے معنی ہیں 'ساتھ مل کر رہنا'۔[**یہ غنڈے بد معاش، دهشت گرد گروہ امریکہ اور مغرب میں گلی گلی محلہ محلہ عام هیں مگر انهیں کوئی نهیں جانتا او ران کا ذکر کوئی نهیں کرتا.**]

Oomph:[جنسی کشش، پُرکشش، جی دار] ایسا جس کے بارے میں کہا جاسکے کہ ''بھئی بڑی جان ہے اس میں''، مثلاً امریکی فلم ایکٹریس Ann Sheridan (1915-1967) جن میں بڑی جنسی کشش بتائی جاتی تھی ان کی پبلسٹی Oomph girl کے طور پر کرائی گئی تھی۔[**ملاحظه کیجیے که کتنی خوبصورت تهذیب هے جس کا وظیفه صرف جنسی کشش تلاش کرناهے عربی اردو فارسی میں ایسی بے هوده اصطلاحات ڈھونڈے سے نهیں ملیں گی یه ذلیل اصطلاحات اس ذلیل طرز حیات، ذلیل مابعد الطبعیات کا ثمر هے جسے ماڈرن ازم کها جاتا هے.**]

Permissive society:[جنسی چھوٹ والا سماج] برطانیہ میں ۱۹۶۰ء کی دہائی میں یہ اصطلاح تیزی سے بدلنے والے سماجی رجحانات کے لیے بہت عام تھی جب جنسی معاملات میں رواداری اور فراخ دلی اتنی بڑھ گئی تھی کہ غلط اور صحیح، اچھے اور برے کی تمیز جاتی رہی تھی۔ جوئے کے کلب، برہنہ ناچ کے کلب، ہم جنس بازی کی قانونی اجازت اور طباعت اور اشاعت ہو یا فلم اور تھیئٹر ہر جگہ گندے الفاظ اور گالیوں کا بڑھتا ہوا استعمال، اس طرح کی باتیں اس جنسی چھوٹ والے سماج کا اظہار کررہی تھیں۔[**عالم اسلام کی تهذیب تاریخ اور معاشرت آج بهی ان ذلیل تصورات آزادی سے آزاد هے جس کا مغرب کو بهت دکھ هے اور جاوید غامدی ڈاکٹر منظور جیسے جدیدیت پسندوں کے ذریعے مغرب عالم اسلام کو انهی جنسی راهوں پر لانا چاهتا هے اسلامی تهذیب و معاشرت میں گندے الفاظ اور گالیوں کی قطعاً اجازت نهیں قرآن حکیم نے مسلمانوں کو یه حکم بهی دیا که وه کفار و مشرکین کے جعلی خداؤں اور معبودوں کو گالیاں نه دیں لیکن مغربی تهذیب جو جاوید غامدی جیسے نادان جاهل مفکرین کی نظر میں عظیم برتر تهذیب هے اس تهذیب کی حالت دیکھ لیجیے.**]

Pile it high, sell it Cheap:[ڈھیر لگاؤ اور سستا بیچو] برطانیہ کے ایک سُپر سٹور Tesco کے بانی Sir John Cohen (1898-1979) کا مقولہ۔[**اسلامی تاریخ Consumption more consumption کے تصور سے خالی هے بهترین مسلم وه هے جو bad consumer هوتاهے خراچ، معیشت نے دنیا کو اور خاندانوں کو تباه و برباد کرڈالا هے.**]

[The] Pill:[مانع حمل گولی] پانی کے ساتھ نگلنے والی مانع حمل دوا گولی کی شکل میں ۱۹۶۰ء کی دہائی کے شروع میں بازار

میں آئی تھی جب سے اسے 'دی پل' کہا جانے لگا اور باقی ہر مرض کی ہر گولی اس نام سے خارج کردی گئی۔[اسلامی تاریخ و تهذیب ایسی دوا کے تصور سے خالی هے ذلیل اور نجس زندگی کے نتائج سے بچنے کے لیے ان دواؤں کے استعمال کے باعث مغربی عورتوں کو جن خطر ناک بیماریوں کا سامنا کرنا پڑا وہ بھیانک تاریخ هے. اس کے باعث مغرب میں عورتوں کو جگر، پستان، اندام نهانی کا کینسر هوا اور ایسی غلیظ بیماریاں لاحق هوئیں جس کے نتیجے میں مغرب کی صنعت ادویہ سازی کے وارے نیارے هو گئے.]

Ponzi scheme.:[سرمایہ کاری کی جعلی اسکیم] سرمایہ لگانے کی ایسی اسکیم جس میں سرمایہ کسی نفع بخش کاروبار میں نہیں لگایا جاتا بلکہ شروع میں جن لوگوں نے پیسہ لگایا ہے ان کو اس پیسے سے ادائیگی کردی جاتی ہے جو بعد کے لوگ لگا رہے ہیں۔ چونکہ سرمائے پر بہت بڑا منافع دینے کا وعدہ کیا جاتا ہے اور ایسے لوگوں کی مثالیں سامنے ہوتی ہیں جن کو یہ منافع مل رہا ہے اس لیے لوگ بڑی بڑی رقومات جمع کراتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک دن یہ کمپنی بیٹھ جاتی ہے اور سب کا پیسہ ڈوب جاتا ہے۔ ۱۹۷۰ء کے زمانے میں امریکہ میں یہ اصطلاح رائج ہوئی تھی۔ اور پاکستان میں لوگوں کو یاد ہوگا کہ اسی زمانے میں کئی کمپنیاں اسی طرح فراڈ کر کے لوگوں کو لوٹ چکی تھیں۔ امریکہ میں ۱۹۱۹ء میں ایک شخص Charles Ponzi نے ایسی ہی جعلی سکیم کے ذریعہ چھ مہینے کے اندر لوگوں سے دس ملین ڈالر ہتھیا لیے تھے۔[اس معاشی دهشت گردی کا آغاز بهی امریکه سے هوا اور امریکه کی پیروی میں یهی اسکیم مصر اور پاکستان میں شروع هوئی یعنی هر اخلاقی اور معاشی غنڈه گردی کا اصل مرکز امریکه اور مغرب هے. پاکستان میں الائنس موٹر ز، صمد دادا بهائی سب نے امریکه کی پیروی میں یه کاروبار شروع کیا اور بعض علماء نے مغربی فلسفے، اس کی مابعدالطبیعات اور اس سے نکلنے والی معیشت سے ناواقفیت کے باعث نادانی میں اس کاروبار کی شرعی حیثیت کی تصدیق فرمائی جس سے لوگوں کو بهاری نقصان هوا جن علماء نے اس سودی کاروبار کی حمایت کی وہ معیشت کے اسرار و رموز سے قطعاً ناواقف تهے اور اس موضوع پر ان کا خاموش رهنا افضل تها لیکن حسن ظن کی بنیاد پر انهوں نے الائنس کی حمایت کی سود خوری کے اس کام کے سب سے بڑے حامی جناب صلاح الدین مدیر تکبیر تهے جو الائنس موٹرز کی حمایت میں آخر تک نادانی کے باعث کمر بسته رهے اس لئے آدمی کو کسی ایسے معاملے میں دخل نهیں دینا چاهیے جو اس کا میدان نه هو]۔

Cash for questions[سوال پوچھنے کا معاوضہ] برطانیہ میں ۱۹۹۰ء کی دہائی میں کئی ایسے واقعات کا انکشاف ہوا کہ ارکان پارلیمنٹ نے افراد یا اداروں سے رقم لے کر پارلیمنٹ میں ایسے سوال پوچھے، پرسش کی جن سے ان افراد یا اداروں کے مفادات پورے ہوتے تھے۔ سب سے مشہور واقعہ ۱۹۹۷ء کا ہے جب پارلیمانی کمیٹی نے ایک رکن پارلیمنٹ Neil Hamilton کے بارے میں تفتیش کی کہ انھوں نے مشہور سٹور Harrods کے مالک محمد الفائد سے نقد رقم لے کر الفائد کو برطانوی شہریت نہ ملنے پر ایوان میں حکومت سے پرسش کی تھی۔ بعد میں الفائد نے جب اس کا انکشاف کیا تو نیل ہیملٹن

نے ان پر ازالہ حیثیت عرفی [libel] کا مقدمہ دائر کیا جس میں ان کی ہار کو ۱۹۹۹ء کے سنسنی خیز واقعات میں شمار کیا جاتا ہے۔
[یہ جمہوریت کا اصل چہرہ]

Cardviard City: [ڈبہ بستی] لندن میں دریائے ٹیمز کے جنوبی کنارے پر ریل کے پلوں کے نیچے، عمارتوں کے پھاٹکوں اور بڑے بڑے راؤنڈ اباؤٹ [چورنگیوں] پر بے گھر لوگوں کے ٹھکانے جو گتے کے ڈبوں کے اندر گودڑ بچھا کر بستر کر لیتے ہیں۔ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں یہ منظر بہت عام ہو گیا تھا اور اسی وقت یہ اصطلاح وجود میں آئی تھی۔ اب دنیا میں کہیں بھی ایسے ٹھکانوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ [یہ اس جدید مغرب کے طاقت ور ملک برطانیہ کا حال ہے جس کی سوشل سکیورٹی پوری دنیا میں مشہو رہے جہاں لوگ گتے پر راتیں بسر کرتے ہیں].

Carjacking: [کار اغوا] کار اور ہائی جیکنگ کو ملا کر یہ لفظ اس جرم کے لیے بنایا گیا ہے جو امریکہ کے شہر Detroit میں شروع ہوا تھا۔ ڈاکو چھرا یا بندوق دکھا کر گاری ڈرائیور سے چھین لیتے ہیں۔ [کار چھیننے کی دہشت گردی بھی مغرب اور امریکہ کی ایجاد خاص ہے اسلامی تاریخ و تہذیب میں لوگوں کی سواریاں لوٹنے کی کوئی روایت نہیں ملتی یہ فرق ہے مغرب اور اسلا م میں غامدی صاحب].

Champagne socialist: [شیمپین سوشلسٹ] ایسا شخص جو منہ سے سوشلزم کے عقائد کا پرچار کرتا ہو لیکن دنیا کی ہر نعمت کا طلبگار بھی رہتا ہو۔ برطانوی اخبارات جن لوگوں کو شیمپین سوشلسٹ کہتے ہیں ان میں ادیب John Mortimer لیبر رکن پارلیمنٹ Barbara Follet اور اخبارات کے کروڑ پتی مالک Robert Maxwell کے نام شامل ہیں۔ یہ اصطلاح اب برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کی نئی لیبر پارٹی پر چسپاں کر دی گئی ہے۔ [عام اسلام میں پرویز صاحب، جاوید غامدی، ڈاکٹر منظور احمد، رشید احمد جالندھری اسی قسم کے مسلم مفکرین ہیں. غامدی صاحب نے اپنی کتاب اسلامی انقلاب کی جدوجہد میں ایک ایسی خانقاہ اور درویش کا ذکر کیا تھا جو لوگوں کو دیتا ہے ان سے کچھ نہیں لیتا لیکن غامدی صاحب اس تصور کے مطابق نہ خانقاہ بنا سکے نہ خود وہ درویش بن سکے کیونکہ دنیا کمانا ہی ان کا اور ان کے پورے خاندان کا مشغلہ ہے اس لیے ان کا بیٹا جو ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے اور بیٹی جو میٹرک کی طالبہ ہے اشراق کی مجلس مشاورت میں شامل ہے جب کہ بے چارے نہ عربی جانتے ہیں نہ اسلام. کیسا خدا کیسا نبی، پیسہ خدا پیسہ نبی.]

Changi دوسری جنگ عظیم کے زمانے میں جاپانیوں کے زیر قبضہ سنگاپور کے اسی نام کے گاوں کے پاس قیدیوں کا بدنام کیمپ ۱۹۴۵ء میں برطانوی فوجوں نے قیدیوں کو رہائی دلائی تو ان قیدیوں نے کیمپ کے محافظوں کی وردیاں اتروا کر انھیں ننگا کر دیا اور حکم دیا کہ زمین پر ماتھا ٹیک کر معافیاں مانگو۔ [کتنی خوبصورت تہذیب ہے]

Chappaquiddick امریکہ میں Massachusetts کے نزدیک ایک چھوٹا سا جزیرہ جس نے ۱۸ر جولائی ۱۹۶۹ء کی اس واردات کی وجہ سے نام پایا جس میں صدر کینیڈی کے بھائی رابرٹ کینیڈی ملوث تھے۔ وہ کار چلا رہے تھے جو ایک چھوٹے سے پل سے گر گئی اور اس میں سوار ایک نوجوان لڑکی Mary jo Kopechne ڈوب کر مر گئی تھی۔ پہلے تو اس واردات کو

چھپانے کی کوشش کی گئی لیکن جب طشت از بام ہوئی تو رابرٹ کینیڈی کو ہر ذمہ داری سے بری کر دیا گیا حالانکہ یہ ثبوت موجود تھا کہ بحیثیت ڈرائیور ان کی لاپروائی سے یہ موت واقع ہوئی تھی۔ عام تاثر یہ تھا کہ رابرٹ کینیڈی اپنی خاندانی دولت اور سیاسی اثر رسوخ کی وجہ سے سزا سے بچ گئے تھے۔[یہ ھے مغرب کی عظیم الشان تھذیب و تاریخ جس کے عدل و انصاف و مساوات پر غامدی صاحب کو فخر ھے].

Junk bond:[جنک بانڈ، ردی باڈ] بہت تیزی کے ساتھ بڑی مقدار میں سرمایہ اکھٹا کرنے کے لیے ایسے بانڈ فروخت کرنا جن کے ساتھ وعدہ شامل ہو کہ عام شرح سے کہیں زیادہ سود یا منافع کے ساتھ اصل رقم واپس کی جائے گی۔ امریکی سرمایہ کار Michael Milken کو 'جنک بانڈ کنگ' کہا جاتا تھا کیونکہ وہ ردی بانڈ فروخت کر کے منٹوں میں لاکھوں کروڑوں ڈالر جمع کر لیا کرتے تھے۔ ہر بانڈ کے ساتھ اتنے بڑے منافع کی ذاتی ضمانت ہوتی جسے روایت پسند لوگ بیاج خوری سمجھتے۔ آخر ۱۹۹۰ء میں میئیکل ملکن کا دیوالہ نکل گیا اور ردی بانڈ خریدنے والے ہاتھ ملتے رہ گئے[دنیا میں جوار اور سود خوری میں بھی امریکه کا کوئی مقابله نھیں]۔ **Junk food**:[جنک فوڈ، الا بلا] کھانے پینے کی ایسی چیزیں جن میں غذائیت[تغذیہ] برائے نام ہو۔ وہ اشتہار جو دن بھر گھر کے لیٹر باکس سے اندر برستے رہتے ہیں junk mail[کوڑا ڈاک] کہلاتے ہیں۔

Rat race:[اندھی دوڑ] صنعتی معاشروں میں عہدے، ملازمت یا کاروبار میں دوسروں سے آگے نکلنے یا دوسروں سے بہتر بننے کی متواتر جدوجہد۔[اسلامی تاریخ و تھذیب اس ضلالت و گمراھی اور مسابقت سے بالکل خالی رھی اسلامی میں کاروبار اور بازار میں بھی بنیاد مسابقت نھیں محبت رھتی ھے مسابقت کا مغربی تصور ذاتی مفاد صرف اپنا مفاد کے حریصانه و مریضانه ذھنیت کے گرد گھومتا ھے جس کی اسلامی تھذیب و تاریخ میں کوئی گنجائش نھی اس کی مثال دیکھئیے که مارکیٹ میں ایک دکان پر آنے والے گاھک کو دوسرا دکاندار اچکنے کی کوشش کرتا ھے ڈیفنس سوسائٹی کی کسی مارکیٹ میں جائیے ھر دکاندار آپ کو اچکنے کی کوشش کرے گا. لیکن اسلامی بازار میں اگر ایک خریدار کسی ٹھیلے پر خریدنے جائے ٹھیلے والا نه ھو تو برابر والا اسی ٹھیلے سے سامان دے کر پیسے لے لیتا ھے یه محبت اور دیانتداری ھے چاکیواڑہ میں گدھا گاڑی اسٹینڈ پر روزانه یه واقعه پیش آتا ھے که ایک گدھا گاڑی والا دو پھیرے کرچکا ھو اور اس کے پڑوسی کی گدھا گاڑی کو پھیرا نه ملے تو وہ تیسرا پھیرا لینے سے انکار کردیتا ھے اور گاھک کو اس کے پاس بھیجتا ھے که میرا خرچه نکل گیا ھے اب تم اپنا خرچه نکالو]۔

Nervous wreck:[اعصاب زدہ] کسی ایسے شخص کے لیے جو اعصابی تناؤ کا بری طرح شکار ہو اور یوں لگتا ہو جیسے وہ اندر سے ٹوٹ پھوٹ چکا ہے یہ اصطلاح بیسویں صدی کے شروع سے رائج ہے۔[اسلامی تاریخ و تھذیب میں ایسی کوئی اصطلاح نھیں ملتی جس تھذیب میں خاندان بکھر جائے وھاں انسان بھی ٹوٹ پھوٹ جاتا ھے خاندانی نظام کے انھدام بلکه خاتمے کے نتیجے میں شوگر، ڈپریشن،

انگزائٹی، بلڈ پریشر، تھکن، اعصابی بیماریاں، نفسیاتی امراض کا سیلاب مغرب میں پھوٹ پڑا ھے اور موٹاپا اور حملہ قلب اس کے ذیلی امراض ھیں.]. **Never a dull moment**:[مزے ہی مزے ہیں، ذرا دیر کو بھی بوریت نہیں] عام طور سے انگریزی کا یہ محاورہ مثبت معنوں میں بھری پری زندگی یا خوشگوار ماحول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے لیکن کبھی کبھی منفی معنوں میں یا طنز کے طور پر بھی بولا اور لکھا جاتا ہے خاص طور سے کسی مشکل کام یا وقت کے سلسلے میں۔[مغربی تہذیب مزے اور Pregmatism اور utalitarianism پر کھڑی ھے کہ فائدہ کس میں ھے کہ انسان تو لذت Pleasurism حاصل کرنے والا جانور ھے لذت اصل زندگی ھدف اور حاصل حیات ھے ایسی بد ترین اور بد قماش تہذیب دنیا کی تاریخ میں کبھی نہیں پیدا ھوئی.] **New lad**:[نئے من چلے] نئے نئے جوان جو عورت کو کمتر ذات سمجھتے ہیں، معاشرے کی قدروں سے پرہیز اور اجتناب برتتے ہیں اور گھر کے کام کاج کو لعنت سمجھتے ہیں۔ نئے من چلوں کا تصور ۱۹۹۰ء کی دہائی کے اواخر میں ابھرا تھا اور rock موسیقی کے گروپوں سے ان کا تعلق سمجھا جاتا ہے۔[اسلامی تاریخ تہذیب ایسے احمق نوجوانوں کے تصور سے کامل خالی رھی ھے.]

Pindown:[کیلنا، قابو میں آنا، بس میں لانا] برطانیہ میں یتیم خانے کی طرح کے اداروں یا ان مراکز میں جہاں مجرم بچوں کو نگرانی میں رکھا جاتا ہے ۱۹۸۰ء کی دہائی تک یہ طریقہ تھا جو بچے قابو میں نہیں آتے ان کو کمروں میں بند کر دیا جاتا اور صرف ایسے کپڑے پہننے کو دیے جاتے کہ وہ باہر نہ نکل سکیں۔ اس قید تنہائی کو اطوار کی درستگی کا علاج کہا جاتا تھا۔ ۱۹۸۹ء میں ہائی کورٹ کے حکم پر یہ طریقہ ختم کیا گیا۔[برطانیہ میں اساتذہ کو اسکول کے بچوں کو تھپٹر جانے کی اجازت اب دے دی گئی ھے کیونکہ بچوں نے اساتذہ کی بے عزتی کو شیوہ بنالیا تھا مجرم بچے صرف مجرم معاشرے میں پیدا ھوتے ھیں لھٰذا انھیں مجرموں کی طرح رکھا جاتا ھے. مغرب میں ابھی تک Normal man کی تعریف متعین نھیں کی جاسکی. امریکہ کا انسٹی ٹیوٹ آف سائیکالوجی ھر سال نارمل اور ابنارمل آدمیوں کی نئی تعریف متعین کرتا ھے. آج کل مغرب میں اگر لڑکی کا بوائے فرینڈ نہ ھو اور لڑکے کی گرل فرینڈ نہ ھو تو اسے ابنارمل کھا جاتا ھے اور ماھر نفسیات سے اس کا علاج کرایا جاتا ھے. معاشرے کو درست کرنے کے بجائے مغربی فلسفی صرف سزاؤں، پاگل خانوں، اور سخت سے سخت قوانین کو استعمال کرتے ھیں لیکن فرد کی مذھبی و اخلاقی اصلاح کے قائل نھیں لھٰذا ھر روز مغرب میں نئے نئے جرائم ایجاد ھورھے ھیں اور نئے نئے قانون بنائے جارھے ھیں دنیا کی تاریخ میں سب سے کم قوانین مذھبی تھذیبوں اور اسلامی تھذیب میں ھیں جھاں اخلاقی قانون سب سے اھم ھوتا ھے].

Pink:[زنخے، ہم جنس باز] دوسری جنگ عظیم کے زمانے میں نازیوں نے جب قیدیوں کو بڑے بڑے کیمپوں میں رکھا تھا تو جن لوگوں کو ہم جنس باز خیال کیا گیا تھا ان کو بدن پر گلابی رنگ کی ایک تکون نما پٹی لگانی پڑتی تھی۔ اس وقت سے یہ رنگ ہم جنس بازوں کا رنگ ہو گیا اور مغربی ملکوں میں ایسے مردوں اور عورتوں نے اسے بہ سرو چشم قبول کر لیا۔ ہم

جنس بازوں کا ایک اخبار بھی برطانیہ میں ۱۹۷۸ء سے شایع ہورہا ہے جس کا رنگ گلابی ہوتا ہے۔ عام طور سے گلابی رنگ نوزائیدہ بچیوں کے لیے اور نیلا رنگ بچوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔[الحمدللہ اسلامی تاریخ ایسے طبقات اور ایسے ابلاغ، اور ذرائع ابلاغ سے خالی ہے غامدی صاحب سوچئے کہ کیا مغرب اسلام کے قریب آرہا ہے]. **Pink-collar worker**:[محنت کش عورتیں]امریکی اصطلاح ان پیشوں کے لیے جن میں عورتوں کی اکثریت ہوتی ہے مثال کے طور پر ٹیچنگ، دفتروں میں کلرکی، دکانوں میں سیلز کا کام۔[اس کے باوجود مغرب کا دعویٰ ہے کہ مرد عورت میں مساوات ہے کوئی فرق نہیں ہے تو پھر صرف ان چند پیشوں میں عورتوں کی کثرت کیوں؟ ظاہر ہے یہ آسان کام ہیں جو عورت کی فطری طبعی ساخت سے کچھ نہ کچھ مطابقت رکھتے ہیں مرد سخت جان کام کرتا ہے کہ اللہ نے اسے اسی کے لیے پیدا کیا ہے. لیکن مغرب اس حقیقت کو جاننے کے باوجود عورتوں کو باہر نکال کر خاندانی اور اخلاقی نظام کو تباہ کرچکا ہے.]

Playboy:[پلے بوائے] چکنے کاغذ پر جوان لڑکیوں کی رنگین عریاں تصویریں اور اعلیٰ ادبی نوعیت کے مضامین کے ساتھ ساتھ شہوت انگیز مواد شائع کرنے والا رسالہ۔ یہ رسالہ 'بیچ کے صفحے' کی روایت شروع کرنے میں پیش پیش تھا جس پر مہینے کی عریاں تصویر فخر کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔ بیچ کے دونوں صفحے نکال کے انھیں دیوار پر پوسٹر کی طرح لگایا جاسکتا ہے۔ رسالے نے Hugh Hefner کو لکھ پتی بنا دیا۔ انھوں نے پلے بوائے کلب کھولے، جن میں خرگوش کی سی سفید دم اور سفید کان لگائے ہوئے نیم برہنہ 'بنی گرل' (bunny girls) میز بانی کے فرائض انجام دیتیں۔[کیا خوبصورت اور عظیم مغربی تہذیب ہے جس پر جاوید غامدی صاحب کو فخر ہے.]. **[To] Play the field**:[اوپری رسم وراہ رکھنا] جنسی مراسم بہت سوں سے قائم رکھنا لیکن کسی سے مستقل رشتے کے لیے تعلق استوار نہ کرنا۔ ۱۹۳۰ء کے زمانے میں یہ محاورہ گھڑ دوڑ میں شرط بدنے پر استعمال ہوتا تھا جب favourite کو چھوڑ کے باقی سب گھوڑوں پر بازی لگائی جاتی۔[اسلامی تاریخ و تہذیب ایسی گندی اصطلاح سے خالی ہے.]

Plunging neckline:[گریبان کا گہرا چاک] عورتوں کے لباس میں گریبان اتنا گہرا کٹا ہوا ہو کہ سینے کا ابھار نظر آنے لگے۔ یہ اصطلاح یوں تو ۱۹۴۰ء میں شروع ہوئی تھی لیکن ۱۹۱۰ء میں بھی اس طرح کے لباس پر تشویش ظاہر کی جارہی تھی کہ کہیں پوری عورت ذات نمونیے کا شکار ہوکر ختم نہ ہوجائے۔[ہر ذلیل تصور، خیال، نظریے اور غلاظت کا مرکز مغرب ہے عالم اسلام نہیں لیکن غامدی صاحب کو مغرب سب سے اچھا نظر آتا ہے].

Power suit[پاور سوٹ] عورتوں کا بزنس سوٹ جس میں کندھوں پر پیڈ لگے ہوتے اور گھٹنوں تک کا سکرٹ ہوتا تھا۔ یہ سوٹ عام طور سے عورتوں میں مردانگی کے اظہار کے لیے پہنے جاتے اور ۱۹۸۰ء کی دہائی میں بہت مقبول تھے۔[یہ اظہار مردانگی ہے یا اظہار حیوانگی اسلامی تاریخ و تہذیب میں ایسے لباس کا کوئی تصور نہیں ملتا اسی لئے مغرب عالم اسلام کو جاہل گنوار اور اجڈ کہتا ہے.] **Private eye**[پرائیویٹ سراغ رساں] جاسوسی اور سراغ رسانی کے لیے لفظ eye انیسویں صدی سے مستعمل رہا ہے۔ برطانیہ میں ۱۹۶۱ء سے پرائیوٹ آئی

کے نام سے ایک ہفتہ وار رسالہ بھی شائع ہو رہا ہے جو بااختیار اداروں کے راز افشا کرنے کے لیے مشہور ہے۔[اسلامی تاریخ و تھذیب میں ایسے کسی رسالے کی گنجائش نھیں ایسی صحافت کرنے والوں کو سخت ترین سزائیں دی جاسکتی ھیں حتی کہ فساد فی الارض کے جرم میں انھیں قتلوا تقتیلا کیا جاسکتا ھے.] **Pub crawl**:[میخانہ گردی] ایک شراب خانے میں پی، اٹھے دوسرے میں چلے گئے، پھر تیسرے میں۔ ساری شام پیمانے کی طرح گردش کرتے رہے۔ انتہا اس وقت ہوتی ہے جب یا تو میخانے بند ہو جائیں یا پھر خود ہی ہمت جواب دے جائے۔[ایسے ذلیل شرابی مشرق میں نھیں ملیں گے خاندانی نظام ٹوٹنے کے بعد مغرب میں ھر فرد کا اصل گھر شراب خانہ ھے جھاں کوئی غم نھیں ھے تمام امریکی اور مغربی دفاتر سے نکلتے ھی سیدھے شراب خانے جاتے ھیں پھر کھانا کھاتے ھیں پھر جوا کھیلتے ھیں پھر قحبہ خانے واپس آتے ھیں اس کا نام ھے ماڈرن زندگی.]. **Riot girls**[رائیٹ گرلس] punk لڑکیوں کا ایک ڈھیلا ڈھالا سا گروپ جو ۱۹۹۰ء کی دہائی میں واشنگٹن [ڈی سی] میں بنا تھا۔ اس کا نعرہ تھا Revolution Girls Style Now! انقلاب، لڑکیوں کے سٹائل پر ابھی، فوراً]۔ گروپ کے سامنے سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ punk گروپ کے رہن سہن پر مردوں کا غلبہ ختم کرایا جائے۔ Girl power تحریک کو اس نے اپنا پلیٹ فارم بنایا۔ بعد میں 'رائیٹ گرلس' کی اصطلاح عورتوں کے جنسی طور پر بے حجاب یا بیباک اور نڈر گروپوں کے لیے استعمال ہونے لگی۔[عورت کی آزادی کا آخری روپ اور منطقی انجام جنسی بے باکی پر ھی ھوتا ھے لیکن اس منزل تک پھنچانے کے لیے اسے خوبصورت نعروں کے ذریعے آزادی پر مائل کیا جاتا ھے اسلامی تاریخ و تھذیب ایسے تصورات سے خالی ھے.] **Roaring Twenties**[بیس کی ولولہ انگیز دہائی] ۱۹۲۰ء کا وہ زمانہ جب پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد آزادی اور نئے ولولوں کی فضا طاری تھی۔ امریکہ میں یہ زمانہ نوجوانوں کے فیشن کا زمانہ تھا، شراب پر پابندیوں کا زمانہ تھا، چوری چھپے شراب پینے کا زمانہ تھا، پیشہ ور بدمعاشوں کے گروہوں کا زمانہ تھا۔ سب سے بڑھ کے پیسے کی ریل پیل کا زمانہ تھا۔ یہ سب کچھ اس وقت غبارے کی ہوا کی طرح نکل گیا جب ۱۹۳۰ء کی دہائی میں عظیم سرد بازاری نے دنیا کی معیشت کا گلا دبوچ لیا۔[ایسے زمانے اسلامی تاریخ و تھذیب میں کبھی نھیں آئے کیوں اس کی تفصیلات جاوید غامدی سے پوچھئے اگر وہ نہ بتاسکیں تو پھر ساحل حاضر ھے.]

Category A[درجہ اول] برطانوی نظام جرم و عدل میں سب سے خطرناک قیدی جس کی سخت ترین حفاظت ہونی چاہیے۔ درجہ ب کے قیدی وہ ہوتے ہیں جن کو ہرگز فرار ہونے کا موقع نہیں ملنا چاہیے۔ درجہ ج میں ان قیدیوں کو رکھا جاتا ہے جو فرار ہونے کی کوشش نہیں کریں گے اور درجہ د کے قیدیوں کو کھلی جیل میں رکھا جاسکتا ہے۔[اسلامی تاریخ ایسے مجرموں اور جیل خانوں کے تصور سے عاری ھے].

Cenotaph:[یونانی زبان: 'خالی مقبرہ'، یادگار] ایسے شخص کی یاد میں بنائی جانے والی عمارت جو کہیں اور دفن ہو۔ لندن میں وائٹ ہال میں جو Cenotaph ہے وہ پہلی جنگ عظیم میں کام آنے والے فوجیوں کی یاد میں ۱۹۲۰ء میں تعمیر کیا گیا

تھا۔ بعد میں اسے دوسری جنگ عظیم کے سپاہیوں کی یادگار بھی قرار دے دیا گیا۔[اسلامی تاریخ میں یادگاروں، بے مصرف عمارتوں کی کوئی روایت نہیں یہ خالص مغربی تصورات ہیں قرآن نے اس کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ تم جگہ جگہ یاد گاریں کیوں کھڑی کر دیتے ہو]۔

Centrefold:[بیچ کا صفحہ، بیچ کی پرت]رسالوں میں بیچ کے وہ دوصفحات جن پر عام طور بڑی تصویر چھاپی جاتی ہے اور اگر دونوں کو پھیلایا جائے تو پوسٹر کی طرح بن جاتی ہے۔اب ان ماڈل لڑکیوں کو بھی Centrefold کہا جانے لگا ہے جن کی برہنہ یا نیم برہنہ تصویریں رسالوں میں شائع ہوتی ہیں۔ پہلی پوسٹر نما تصویر Playboy میں فروری ۱۹۵۴ء میں شائع ہوئی تھی۔[کیا خوبصورت تہذیب ہے جو صرف لڑکی کی عریاں تصویر چھاپتی ہے یہاں مساوات یاد نہیں آتی]۔

Charm school:[اخلاق و آداب کے سکول]ان میں نوجوان لڑکیوں کو محفل میں اٹھنے بیٹھنے اور لوگوں سے بات کرنے کے سلیقے سکھائے جاتے ہیں۔۱۹۵۰ء کے زمانے میں جب مغربی دنیا دوسری جنگ عظیم کے ظلم اور بربریت کے دور سے نکل کر ایک بار پھر تہذیب وتمدن کے دور میں داخل ہونے کی تیاری کر رہی تھی تو اس قسم کے اسکولوں کی مانگ بڑھ گئی تھی۔[لکھنؤ میں طوائفوں کے کوٹھوں اور ان مغربی اسکولوں میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا اس معاملے میں ہندوستان مغرب سے آگے ہے]۔

Charm bracelet:[گنڈے تعویذ] گنڈے جو کلائی پر راکھی کی طرح باندھ لیے جائیں یا ایسی چوڑیاں یا کڑے جن میں گھنگروکی طرح چیزیں ہوں اور پہننے والے کا خیال ہو کہ وہ بری نگاہ سے بچا رہے گا۔[پہلے لوگ مشرق والوں کو توہم پرست، غیر سائنسی مزاج والا کہتے تھے اب یہ دھندے مغرب میں بھی مقبول ، معروف اور مشہور ہیں. مادیت کے زخموں نے روحانیت کی پیاس بڑھا دی ہے.]

[To] Chase the dragon:[اژدھے کا پیچھا کرنا] نشہ آور دوا ہیروئن کا دھواں ناک کے ذریعہ پینا۔ ہیروئن کو پنّی کے ایک ٹکڑے پر رکھ کر اس کے نیچے شعلہ جلاتے ہیں اور اسکے بخارات ایک نلکی سے ناک میں اسی طرح کھینچ لیتے ہیں جیسے سگریٹ کا دھواں منہ سے کھینچا جاتا ہے۔ یہ اصطلاح چینی زبان سے انگریزی میں ترجمہ کی گئی ہے۔[کراچی میں لیاری ندی کے نشہ بازوں نے امریکی اور مغربی ہیرونچیوں کی کیا عمدہ نقل کی ہے حیرت ہوتی ہے کم از کم ہمارے اور مغرب کے نشہ باز ایک سطح کے ہیں]۔

Chinese restaurant syndrome:[چینی غذا والی بیماری کا حملہ] بیماری کا ایسا حملہ جو تھوڑی دیر رہ کر ختم ہو جاتا ہے۔ عام طور سے چینی ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے والے اس کا شکار ہوتے ہیں۔ حملے کی علامات ہیں سر میں درد، چکر آنا، چہرہ تمتما جانا، دل دھڑکنا اور پسینہ آنا۔ چینی کھانوں میں monosodium glutamate کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ علامات نمودار ہوتی ہیں۔اس بیماری کو kwok بھی کہتے ہیں،امریکی ڈاکٹر Robert Kwok کے نام پر جنھوں نے ۱۹۶۰ء میں اس کے اسباب کا پتہ چلایا تھا۔[ہمارے ملک میں چینی کھانوں کے شائقین کا انجام یہی ہے]۔

[To] Come out of the closet: [برملا تسلیم کرلینا، سب کے سامنے قبول لینا] عام طور سے اس وقت استعمال کرتے ہیں جب کوئی یہ تسلیم کرلے کہ وہ ہم جنس باز ہے۔ محاورے میں closet یا الماری استعارہ ہے دل کا جس میں وہ اپنا راز چھپائے ہوئے تھا۔ [**غامدی صاحب کو معلوم نہیں اس ذلیل اور غلیظ تہذیب سے کیا محبت ہے اور اس تہذیب سے ان کا کیا علاقہ ہے**]۔

[To] Come out of the kitchen: [چولہا چکی چھوڑنا، گھرداری ترک کرنا] عورت جب اپنے گھریلو کام چھوڑ کر بزنس یا ملازمت کا ایسا پیشہ اختیار کرتی ہے جس میں وہ کامیاب بھی ہو اور نامور بھی۔ [**عالم اسلام میں نہ یہ اصطلاح محاورہ مستعمل ہے نہ اس رویے کو مجموعی طور پر پسند کیا جاتا ہے عورت کا اصل میدان اس کا گھر ہے**]۔

Doggy bag: [بچا کھچا ساتھ لے جانا] کسی ریسٹورنٹ میں کھانے کے بعد جو کچھ بچ جائے اسے پیک کرا کے ساتھ لے جانے کے لیے یہ اصطلاح استعمال کرتے ہیں اور تاثر یہ دینا مقصود ہے کہ یہ کھانا گھر میں پلے ہوئے کتے کے لیے ہے۔ [**منافقت اور ریاکاری مغربی تہذیب کا بنیادی وصف ہے**]۔

Dolly-bird: [طرح دار کم عمر لڑکی] یہ اصطلاح ۱۹۶۰ء کے زمانے میں دفتروں میں کام کرنے والی سیکریٹری یا کسی سٹور میں ملازم انیس سے بیس بائیس سال کی لڑکیوں کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ اب صرف سماجی رجحانات کے بارے میں مضامین لکھنے والے استعمال کرتے ہیں۔

Drag: [ہیجڑوں کا لباس] عورتوں کے کپڑے جو مرد پہنیں۔ یہ اصطلاح تھیٹر کی ہے اور ایسے لباس سے شروع ہوئی جس کا پچھلا دامن دور تک زمین پر گھسٹتا جائے۔ **Dreamboat**: [خوابوں کا پیکر] بہت ہی خوبصورت مرد جو عورتوں کے لیے خوابوں کا شہزادہ ہو۔ [**یہ اصطلاحات محاورے الفاظ مغرب کا چہرہ دکھانے کے لئے کافی ہیں**]۔

Family jewels: [سی آئی اے کے گھریلو جواہرات] جاسوسی کے لیے سی آئی اے کون کون سی غیر قانونی حرکتیں اور کارروائیاں کرسکتی ہے اس کی ایک فہرست James Schlesinger نے ۱۹۷۳ء میں مرتب کرائی تھی جو واٹر گیٹ اسکینڈل کے بعد سی آئی اے کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے تھے۔ اسی فہرست کو سی آئی اے کے گھریلو جواہرات کہا جاتا ہے۔ [**پھر بھی جاوید غامدی صاحب امریکیوں کو مہذب انسان کہتے ہیں**]۔

[To] Feel up: کسی کے بدن پر ہاتھ پھیرنا خاص طور سے اس کی رضا کے بغیر۔ [**کیا زبردست مغربی تہذیب ہے غامدی صاحب...... جس کے پاس کرنے کے لئے کوئی اور کام ہی نہیں ہے**]۔ **Free, white and 21**: ایک پرانی اصطلاح جسے پہلے زمانے میں تو نہیں لیکن اب نسل پرستانہ خیال کیا جاتا ہے۔ غیر شادی شدہ، سفید فام اور نوجوان فرد کے لیے اس اصطلاح کو برتا جاتا تھا۔ شروع میں اس کا اطلاق لڑکوں اور لڑکیوں دونوں پر کیا جاتا لیکن بعد میں صرف امریکی نوعمر لڑکیوں کے لیے استعمال ہونے لگی تھی۔ [**امریکیوں اور مغربیوں کو لڑکیوں سے کتنی محبت ہے اندازہ کرلیجے غامدی صاحب اسے سولائزڈ تہذیب کہتے ہیں**]۔ **Gay plague**: [ہم جنس بازوں کا طاعون] ۱۹۸۰ء کے عشرے میں ایڈز کا مرض نیا نیا منظر عام پر آیا جو ہم جنس باز مردوں میں بری طرح پھیل رہا

تھا اسی لیے لوگ اس کو ہم جنس بازوں کا طاعون کہنے لگے تھے۔[اسلامی تھذیب ، معاشرت تاریخ اس طاعون سے محفوظ اور محروم ھے.] Girl Friday[گرل فرائی ڈے]کوئی ایسی کلرک لڑکی یا پرسنل اسسٹنٹ جو طرح طرح کے دفتری کام انجام دے سکتی ہو لیکن جس کے سپرد کوئی بڑی ذمہ داری نہ ہو۔ یہ اصطلاح ۱۹۵۰ء میں عام ہوئی تھی لیکن ۱۹۸۰ء کے بعد سے کم و بیش متروک ہو چکی ہے کیونکہ اسے عورتوں کے لیے ہتک آمیز سمجھا جاتا ہے۔[مغرب میں عورت محض کھلونا ھے جس کا کام مرد کا دل بھلانا اور اس کی تسکین کرناھے اس کے باوجود غامدی صاحب فرماتے ھیں کہ مغرب نے عورت اور مرد کی مساوات کا اسلامی آفاقی پیغام دیا جو اس کا کارنامہ ھے.]

Girl in pearls:[موتی مورت]عام بول چال کا محاورہ خوش شکل، خوش ادا اور دولت مند خواتین کی تصویروں کے لیے جو عام طور سے چکنے کاغذ کے ان رسالوں میں شائع ہوتی ہیں جو ڈرائینگ روم میں سجا کے رکھے جاتے ہیں۔[کیا عالیشان تھذیب تمدن فلسفه و ثقافت ھے.] Go-go dancer[گوگو ڈانسر]کسی نائٹ کلب میں کم سے کم تر جسم کو ڈھانپے تیزی سے ناچنے والی لڑکیاں جن کے ناچ کا مقصد جنسی جذبات کو ابھارنا ہو۔فرانسیسی زبان میں a gogo[افراط] سے یہ اصطلاح بنائی گئی ہے۔[غامدی صاحب کیا یه بھی اسلام سے قربت کا کوئی قرینه، طریقه، سلیقه یا زینه ھے]. Gold-digger[دولت کی بھوکی]ایسی عورت کو کہتے ہیں جو پیسے کے لالچ میں کسی امیر سے راہ و رسم بڑھائے یا شادی کرلے۔[مغرب کی ھر لڑکی یھی کام کرتی ھے پھر بھی بھوکی رھتی ھے] - Golden boy or girl[ہونہار لڑکا یا لڑکی رہیرا لڑکا یا ہیرا لڑکی]خصوصاً کھیلوں میں سونے کا تمغہ حاصل کرنے والے وہ نوجوان جو خوش شکل بھی ہوں ان کو اخبار والے یہ اعزاز دے ڈالتے ہیں۔[کم سنی، خوش شکلی، جمالیات، مغرب میں اعزاز کے لئے ضروری ھے لیکن سوال یه ھے که پھر بد شکل کیا کریں؟] Golden handcuffs[سونے کی ہتھکڑی]کسی کو ملازمت دیتے وقت بڑی فیاضی کے ساتھ کنٹریکٹ کر لینا لیکن رقوم کی ادائیگی کو کئی سال پر پھیلا دینا تاکہ یہ ملازم کمپنی چھوڑ کر کہیں اور نہ جانے پائے۔[مغرب کی کیا زبردست اخلاقیات ھے جس کا چرچا تمام جدیدیت پسند مفکرین اور غامدی کررھے ھیں]-Good-time girl[دیدہ ہوائی یا ہوائی دیدہ]امریکی اصطلاح کسی ایسی جوان لڑکی کے لیے جسے گھر کے کام کاج یا پڑھائی لکھائی سے زیادہ دلچسپی سیر تفریح، گھومنے پھرنے اور مزے کرنے میں ہو۔ اکثر اوقات کھیلنے والی لڑکی کے لیے بھی یہ اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔[جس تھذیب و قوم میں یه لڑکی پیدا ھوجائے وھاں بچے کون پیدا کرے اس لئے آج مغرب کی شرح آبادی منفی ھوچکی ھے ۲۰۵۰ تک دنیا میں گوری نسلو ں کی تعداد چالیس فی صد کم ھوجائے گی].

Granny flat:[نانی دادی کا فلیٹ]کسی عمر رسیدہ عزیز کے لیے گھر کے اندر یا اس سے ملحق کمرہ، غسلخانہ اور چھوٹا سا باورچی خانہ بنا کر یہ انتظام کر دینا کہ ان کو کسی کی مدد کی ضرورت نہ رہے۔ گھر سے ملحق اس طرح کے فلیٹ کو annex کہا جاتا ہے جن کا رواج اب ختم ہوتا جا رہا ہے۔ بعض اوقات اس کے لیے grannex کی اصطلاح بھی بولی جاتی ہے۔[مغرب

میں بزرگوں، خاندان کے بڑوں کا انجام ملاحظہ کیجیے]۔ **[To] Grin and bare it**:[چھچوری اور چلبلی] ایک پرانا محاورہ ہے To grin and bear it یعنی مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا۔اس کو ذرا بدل کر ایسی لڑکیوں کے لیے استعمال کرنے لگے ہیں جو پارٹیوں میں نیم برہنہ لباس پہن کر جاتی ہیں اور لوگوں کو رجھانے کے لیے بات بے بات دانت نکال نکال کر ہنستی ہیں**[عالم اسلام ابھی تک ایسی فحش لڑکیوں سے خالی ھے]**.

[To] Have a ball:[مزے لوٹنا، عیاشی کرنا] کسی روک ٹوک کے بغیر خوشیاں منانا۔اس امریکی محاورے میں جو ۱۹۴۰ء سے رائج ہے لفظ ball سے مراد 'رقص' ہے۔**[بغیر روک ٹوک پر غامدی صاحب غور فرمالیں]**. **Hippie:** [ہپّی] لفظ Hip [جدید، جانکار] سے ہپّی بنا پھر ہپ باپ] ۔۱۹۶۰ء کی دہائی کے اواخر میں ہپّی امریکی ریاست سان فرانسسکو میں پیدا ہوئے۔ان نوجوانوں کو انارکسٹ خیال کیا گیا لیکن ایسے انارکسٹ جو ماحول میں بگاڑ نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔ وہاں سے یہ تحریک جنگل کی آگ کی طرح دنیا میں پھیلی۔نظر کو حیران کرنے والے لباس، ٹوٹی پھوٹی کاروں میں قیام، شراب، بھنگ اور چرس کا استعمال ان کی زندگی کا حصہ بن گیا۔ان کا گزارہ زیادہ تر بھیک یا سرکاری بھتے پر تھا۔۱۹۹۰ء کے زمانے تک ان کا زور گھٹ چکا تھا ہپّیوں کی جگہ ان لوگوں نے لے لی تھی جن میں زیادہ تر بے روزگار نوجوان تھے جو خالی پڑے ہوئے گھروں پر جا کر قبضہ کر لیتے۔انہی میں سے ایک گروپ ابھرا جس کو نئے زمانے کا مسافر [New Age traveller] کہتے ہیں۔ہپّیوں کو دور سے دیکھ کر پہچانا جاسکتا تھا کہ یہ ہپّی ہیں۔ان کی جگہ لینے والوں کی کوئی خاص وضع قطع نہیں ہے۔ان میں ایک خصوصیت رہی ہے کہ یہ ''شہروں کے زہر آلود قید خانوں'' کی بجائے جنگلوں کی کھلی فضا میں گزارہ کرنا چاہتے۔**[مغرب نے دو صدیوں میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی کیسی عظیم الشان نسلیں اور فصلیں پیدا کی ھیں غامدی صاحب توجہ فرمائیں.]** **Hitt list** [ہٹ لسٹ] [سزایابوں کی فہرست] ایسے لوگوں کی فہرست جن کو قتل کرنا مقصود ہو، خواہ میدان سیاست سے انھیں ہٹانے کے لیے یا محض خون بہانے کے لیے۔۱۹۷۰ء کی دہائی میں یہ اصطلاح بنی تھی۔اب ان لوگوں کی فہرست سے بھی مراد لی جانے لگی ہے جن کے بارے میں کوئی اقدام کرنا مثلاً ملازمت سے برطرف کرنا ہو۔یا ان ملکوں کے لیے جنھیں ان کے 'کرتوتوں' کی سزا دینی ہو۔**[اسلامی تاریخ تھذیب ایسی ھٹ لسٹ سے ھمیشہ محروم رھی یہ تصور ھی مغربی دھشت گردی کی مجرمانہ اداؤں کا منظر نامہ ھے.]** **Honey trap** [دام فریب] کسی کو جسمانی لذت کوشی کی ترغیب دے کر اسے بلیک میل کرنا۔عام طور سے اہم سیاسی اور تجارتی شخصیتوں کے لیے حسین لڑکیوں کو اس کام پر لگایا جاتا ہے۔سرد جنگ کے زمانے میں کمیونسٹ اور غیر کمیونسٹ جاسوس ایک دوسرے کے لیے دلکش جال خوب بچھاتے تھے۔دنیا کے پہلے جوہری یرغمالی Vanunu Mordechai کو بھی اسی طرح لندن میں پھانسا گیا تھا۔ونونو اسرائیلی جوہری تنصیب میں ٹیکنیشن تھا جہاں اس نے دیکھا کہ اسرائیل خفیہ طور پر جوہری بم بنا رہا ہے۔۱۹۸۶ء میں اس نے تمام تفصیلات برطانیہ کے اخبار Sunday Times کو فراہم کر دیں اور بتایا کہ اسرائیل کے پاس ۲۰۰ جوہری بم موجود ہیں۔ابھی یہ معلومات شائع نہیں ہوئی تھیں کہ ایک خوبصورت جوان لڑکی نے اسے اپنے جال میں پھانسا۔روم لے گئی، جہاں سے اسے اغوا کیا گیا بے ہوشی کی دوا دے کر اسرائیل پہنچایا گیا اور قید میں ڈال دیا گیا۔اٹھارہ سال بعد ۲۱/اپریل ۲۰۰۴ء کو اسے رہائی دی گئی۔**[مغرب نے مغرب کے خلاف یعنی روس نے**

امریکہ کے خلاف جاسوسی کے لئے بھی عورت کے استحصال پر اتفاق کیا کیا زبردست تھذیب ھے اور اسلام کے قریب بھی آرھی ھے] -**Hooter**:انگریزوں کے ہاں بازاری بولی میں ناک،امریکیوں کے ہاں بازاری بولی میں عورت کا سینہ (hooters)۔انگریز ناک سنکنے کی آواز کو ہوٹر کہنے لگے۔امریکیوں نے پرانے وقتوں کو موٹروں میں لگے ہوئے ربڑ کے بھونپو سے اپنے معنی اخذ کر لیے۔[لفظیات میں مضمر ذھنیت کا اندازہ کیجئے.] **Hot pants**:اونچے اونچے پھنسے ہوئے نیکر جو ۱۹۶۰ء کی دہائی میں نوعمر لڑکیوں نے فیشن کے طور پر پہننے شروع کیے تھے اور جن کی وجہ سے منی اسکرٹ کی ایجاد ہوئی۔وہ فیشن تو جاتا رہا لیکن یہ تنگ نیکر طوائفیں اور امریکہ میں cheer leader لڑکیاں اب بھی پہنتی ہیں[امریکہ میں طوائفوں اور عام عورتوں میں کوئی فاصلہ نھیں]. [کیا زبردست ایجادات ھیں.] **Hot stuff**[گرما گرم شخص یا چیز]کوئی چیز یا شخص جو بہت عمدہ اور خوبیوں والا ہو۔ایسی کوئی چیز یا فرد جو جنسی خواہش ابھار دے۔گرما گرم ناول، گرما گرم عورت وغیرہ[غامدی صاحب کی پسندیدہ تہذیب کے پسندیدہ وظیفے ملاحظہ کیجیے۔] **Junk food**: [جنک فوڈ، الا بلا] کھانے پینے کی ایسی چیزیں جن میں غذائیت [تغذیہ] برائے نام ہو۔ وہ اشتہار جو دن بھر گھر کے لیٹر باکس سے اندر برستے رہتے ہیں junk mail [کوڑا ڈاک] کہلاتے ہیں۔

Ladette:[لڑکوں نما لڑکی۔ پنجابی میں 'ماہی منڈا'] ۱۹۹۰ء کے زمانے میں لڑکوں کے لیے ایک اصطلاح بنی تھی مقابلے میں لڑکیوں کے لیے Ladette کی اصطلاح وجود میں آئی۔ایسی لڑکی جو جوان عورت جو بے باک ہو اور لڑکوں کے ساتھ برابری سے شریک ہو[عالم اسلام ایسی لڑکی سے خالی ھے اور عالم اسلام کی زبانیں بھی ایسی اصطلاح سے عاری]. **Lucy Stoner**:[لوسی سٹون کو ماننے والی]وہ عورتیں جو شادی کے بعد اپنا نام بدل کر شوہر کا نام رکھنے سے انکار کریں۔حقوق نسواں کی طرف دار خاتون LucyStone [1818-93] نے ۱۹۵۵ء میں ہنری بلیک ویل سے شادی کی لیکن اپنا نام نہیں بدلا۔ جب Massachusetts میں عورتوں کو ووٹ کی جزوی اجازت ملی تو لوسی سٹون نے اپنا یہی نام ووٹروں کی فہرست میں لکھوایا۔لیکن رجسٹریشن بورڈ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ان کے نام کو فہرست سے خارج کر دیا۔ بعد میں ان کے نام پر ایک تحریک شروع کی گئی کہ عورتیں اگر چاہیں تو شادی کے بعد اپنا پرانا نام برقرار رکھ سکتی ہیں۔ چنانچہ آج اگر کسی کو لوسی سٹونر کہا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ شادی کے بعد اس نے اپنا نام بدل کر شوہر کے نام رکھنے سے انکار کیا ہے۔[کیا زبردست فلسفه کیسی آزادی کیسی اعلیٰ بات ھے بس اسی وجه سے تو مغرب ھر ایک کو پسند ھے خصوصاً جاوید غامدی وحیدالدین خان ڈاکٹر منظور احمد ریکٹر اسلامی یونیورسٹی کو].

[To] Put oneself about:[قوت مردمی میں اضافہ کرنا]۔[جدید محاوروں کے موضوعات مطالب، مفاھیم، گرد و نواح سے مغرب کے انسان کی ذھنیت کا بخوبی اندازہ ھوتا ھے]۔

Rich Bitch:[مالدار خبیثنی]امریکی ایسی امیر عورت کو منہ بھر کے یہ گالی دیتے ہیں جو نخریلی ہو، بھڑکیلے کپڑے اور زیور گہنے پہن کے مٹکتی پھرتی ہو۔[کیا تھذیب ھے کیا زبان ھے کیا اخلاق ھے اور کیا آداب ھیں پھر بھی

غامدی صاحب کھتے ھیں کہ مغرب اسلام سے قریب آرھا ھے .غامدی صاحب کو مغربی تھذیب سب سے زیادہ مھذب اور عظیم الشان لگتی ھے].

Sack dress:[تھیلے نما لباس]۱۹۵۰ء میں عورتوں کا یہ لباس بہت فیشن ایبل سمجھا جاتا تھا۔ پورا ’ڈریس‘ ایک تھیلے کی طرح ڈھیلا جس میں کمر کے گرد بھی کوئی کاٹ نہیں ہوتی تھی۔صرف کولہوں پر آ کر پھنس سا جاتا۔[جدید متمدن تھذیب میں عورتوں کا یھی چھرہ ھے جسے غامدی صاحب عالم اسلام میں عام کرنا چاھتے ھیں.].

safe sex:[محفوظ جنسی تعلق]ایسا تعلق جس کے دوران جنسی بیماریوں سے محفوظ رہنے کا خیال بھی رکھا جائے اور انتظام کرلیا جائے۔[گناہ گاروں کی جسمانی صحت کا خیال ھے لیکن روحانی صحت سے مغرب کا کوئی تعلق نھیں یھی جدیدیت اور پس جدیدیت ھے جو غامدی صاحب کو بھت عزیز ھے.]

[To] Screw around:[ا۔جگہ جگہ منہ کالا کرنا،جنسی فعل کرتے پھرنا۔۲۔بیوقوفیاں کرتے پھرنا] پہلے معنی ۱۹۳۰ء کے زمانے کے ہیں،دوسرے ۱۹۵۰ء کے۔[کیا تھذیب اور نفاست نفس ھے جس پر غامدی صاحب کو فخر ھے کہ مغرب اسلام کے قریب آرھا ھے.] Sex bomb:[پٹاخا لڑکی،جنسی کشش والی عورت]۔ Sex kiten[جنسی جذبات ابھارنے والی لڑکی]ایسی نوعمر لڑکی جو کوشش کرے کہ لوگ اس میں جنسی کشش محسوس کریں۔یہ لقب خاص طور سے فرانس کی ایکٹریس Brigitte Bardot پر صادق آتا تھا جنھوں نے فلموں میں برہنہ دھوپ سینکتے ہوئے اور اپنے عشوؤں اور غمزوں سے دنیا والوں پر اپنی جنسی کشش کی دھاک بٹھانے کی کوشش کی تھی۔ Sexual politics[جنسی سیاست]مرد اور عورت کی جنس کے درمیان تعلقات کے تعین اور معاشرے میں ان کے رول،خصوصیت کے ساتھ حقوق نسواں،ہم جنس بازی،جنسی تفریق اور اسی طرح کے دوسرے امور کو طے کرنے کے اصول۔ [To] Shack up with someone:[ہم بستری کرنا]ہم بستری کے علاوہ کبھی کبھی دوسرے کے ساتھ گھر میں رہنے کے لیے بھی یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے۔[ان اصطلاحات محاورات، روز مرہ کے جملوں، گفتگو، اسالیب سے مغربیت اور جدیدیت کی غلیظ ترین ذھنیت کھل کر سامنے آجاتی ھے پھر بھی غامدی صاحب کھتے ھیں کہ مغرب ھمارے قریب آرھا ھے. ساحل] ۔Shock jock:[بدزبان ڈسک جاکی jockey] ریڈیو پر فرمائشی گانوں کے ریکارڈ بجانے والا ایسا ’جاکی‘ جو دانستہ طور پر گندی اور اشتعال انگیز باتیں کرتا ہو۔۱۹۸۰ء کی دہائی میں امریکہ میں ان کا خاصہ رواج تھا لیکن دوسرے ملک ان سے نسبتاً محفوظ رہے۔[کیا اعلیٰ امریکی تھذیب اور سولائزیشن ھے جس پر غامدی صاحب کو فخر ھے؟] Shotgun wedding:[جبری شادی،مجبوری کا الحاق]زبردستی کی شادی خاص طور سے اگر لڑکی حاملہ ہوچکی ہو اور باپ لڑکے کو دھمکی دے کہ شادی کرو ورنہ مار ڈالوں گا۔اسی طرح کوئی معاہدہ یا الحاق جو حالات کے ہاتھوں مجبور ہوکر کیا جائے۔[مغرب کی بد اخلاقی اور تازہ اخلاقیات کے قصے دیکھ لیجے پھلے خدا سے بغاوت کے ذریعے آزادی کے کڑوے پھل سے بچنے کے لئے دھمکی اور بد معاشی یھی مغرب کا اصل مزاج ھے.]۔

Sleepover:[رات کہیں اور گزارنا]بچوں یا نوعمروں کا کسی دوست یا عزیز کے گھر رات گزارنے کا کا پروگرام۔۱۹۹۰ء

کے اواخر میں برطانیہ کے مشہور 'سائنس میوزیم' نے سکولوں کے بچوں کے لیے انتظام کیا تھا کہ دن بھر وہ میوزیم میں لیکچر اور تجربات میں مصروف رہنے کے بعد شام کو میوزیم میں ہی پکنک منائیں گے اور رات کو وہیں سو جائیں گے۔[اس طرز عمل کی قباحتیں مخلوط معاشرے کے تناظر میں بخوبی سمجھی جاسکتی ہے] - **Sleep around**:[ادھر ادھر ہم بستری کرنا] کئی لوگوں کے ساتھ جنسی تعلقات ہونا۔[کیا اعلیٰ تہذیب ہے جس کے مداح غامدی صاحب بھی ہیں منظور احمد بھی وحید الدین خان بھی سرسید بھی عبدہ بھی رشید جالندھری بھی خالد مسعود بھی اور اب مولانا زاھدالراشدی بھی اور ان کے بیٹے عمار راشدی بتوسط جاوید غامدی بھی ہیں.] **Sodom by the Sea**:[سمندر کنارے خطا کاروں کی بستی] یہ نام ہالی ووڈ کو دیا گیا تھا جس کے بارے میں کچھ لوگوں کا خیال رہا ہے کہ بائبل میں مذکورہ شہر سدوم کی طرح یہاں بھی جنسی بے راہ روی عام ہے۔[اب ھالی ووڈ کے نام پر بالی وڈ ایجاد کرلیا گیا ھے گناہ گاروں کی بستیاں عام کرنے کا ٹھیکہ بھی ابلاغ عامہ کے اداروں نے لے لیا ھے اسلحے کے بعد تفریحات کی صنعت Entertainment Industry مغرب کی سب سے بڑی صنعت ھے.] **Soft focus**:[سافٹ فوکس] فوٹو گرافی میں لینس کے ذریعہ تصویر میں دانستہ طور پر دھندلاہٹ پیدا کرنا۔ اشتہارات میں اس سے خاص طور سے کام لیا جاتا ہے۔ بعض اوقات عریاں فلموں میں بھی منظر کی درشتی کو کم تر کرنے یا ایسے ایکٹروں ایکٹرسوں کو منظر میں کم نمایاں رکھنے کے لیے جو اہم نہ ہوں۔[یہ اخلاقیات بھی ماضی کا قصہ ھے یہ تھذیب جدیدیت اور پس جدیدیت کے ساتھ مغرب میں دفن ہو گئی ھے].

Stonewall[ہم جنس بازوں کا نعرۂ آزادی: پتھر کی دیوار] ۲۷رجون ۱۹۶۹ء کو نیویارک میں پولیس نے ہم جنس بازوں کے ایک کلب Stonewall Inn پر جس کے پاس شراب کی فروخت کا لائسنس نہیں تھا، اس لیے چھاپہ مارا کہ شاید وہاں شراب پی جارہی ہو۔ ایسا نہیں تھا اور پولیس کو شراب نہیں ملی لیکن کلب میں موجود لوگوں نے پولیس کا خوب مذاق اڑایا تو فریقین میں ٹھن گئی اور کئی دن تک جھڑپ جاری رہی۔ اس واقعہ نے ہم جنس بازوں کی آزادی کی تحریک کو جنم دیا اور Stonewall کو تحریک کا بین الاقوامی نعرہ بنالیا گیا[غامدی صاحب نے اگر مغرب کے اس معاشرے کو رجم کرنے کی کوشش کی تو مغرب انھیں سنگسار کرسکتا ھے لھٰذا اس مسئلے پر سوچ سمجھ کر گفتگو کریں].

Sugar daddy:[بوڑھا زوردار عاشق] ادھیڑ عمر کا یا بوڑھا دولت مند شخص جو اپنے سے بہت کم عمر کی عورت یا لڑکی پر تحفوں کی بوچھار کر کے اس سے جنسی رشتے کا خواہشمند ہو۔[مغرب کی غلاظت کی انتھا]

Suicide blonde:[سنہرے بالوں والی قاتل حسینہ] وہ حسین عورت جس نے بال سنہرے رنگ لیے ہوں اور لوگ اس کے فریفتہ ہو کر جان دینے کو تیار ہو جائیں۔

Surrogate mother:[مانگے کی ماں] ایسی عورت جو کسی دوسری عورت کی خاطر بچہ پیدا کرے خواہ اس نے دوسری عورت کے مرد کے ساتھ اپنے بیضۂ تولید کو بارآور [fertilize] کیا ہو یا دوسری عورت کے بیضہ کو اپنے رحم میں پالا ہو۔ عام

طور سے ایسی عورت معاوضہ لے کر یہ کام کرتی ہے۔[مغرب کی ذہنیت دیکھیے کہ عورت اپنے بچے پیدا کرنے پر تیار نہیں لیکن دوسروں سے پیسے لے کر دوسروں کے بچے اپنے رحم میں پرورش کررہی ہے جانور بھی اس رویے سے پرہیز کرتے ہیں صرف اپنے بچے پیدا کرتے ہیں].

Sweeter girl:[لڑکی جس کا جوبن پھٹا پڑے] یہ اصطلاح اب شاذ و نادر ہی استعمال ہوتی ہے۔ اصل میں امریکی فلم ایکٹریس [1920-95] Lana Turner سے اس کا آغاز ہوا تھا جن کی سویٹر والی تصویریں دیکھ کے انھیں 'سویٹر گرل' کہا جانے لگا تھا۔[مغرب کا ہر راستہ، ہر شاہراہ، صرف صنف نازک کے اعضاء اور رنگ و روپ کی طرف جاتا ہے]. **[To] Swing both ways**:[دو جنسیا، دونوں طرف چلنے والا] ایسا شخص جو عورت اور مرد دونوں کے ساتھ جنسی تعلق رکھتا ہو۔[یہ ذلیل مخلوق اور غلیظ اصطلاح بھی عالم مغرب کا عطیہ خاص ہے عالم اسلام اس سے بالکل خالی ہے]. **Swinging sixties**:[ناچتی گاتی ساٹھ کی دہائی] ۱۹۶۰ء کی دہائی کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ شوق، فیشن اور امنگوں کا زمانہ تھا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد کی سختیوں اور پابندیوں کے بعد آزادی کا احساس جاگا تھا۔ نوجوانوں میں روایت پسند ماحول اور بااختیار طبقوں سے بغاوت کی لہر اٹھی تھی۔ امن کی طلب تھی۔ نئی اور زیادہ ولولہ انگیز دنیا کی چاہت تھی۔[مغرب میں ناچنا گانا ہی زندگی ہے دنیا کی اکیس تہذیبیں ایسی دہائی سے خالی ہیں].

Terminological inexactitute:[اصطلاحی عدم صحت] 'صاف جھوٹ' کے لیے یہ لچھے دار اصطلاح اکثر برطانوی پارلیمنٹ میں استعمال کی جاتی ہے۔ پہلی بار اس وقت سننے میں آئی تھی جب ونسٹن چرچل نے کارخانوں میں مزدوروں کے معاہدوں کے بارے میں کہا تھا:

It cannot in the opinion of His Majesty's Government be classified as slavery in the extreme acceptance of the word without some risk of terminological inexactitute.

Hansard [22 February, 1906][اسلامی تاریخ و تہذیب میں لچھے دار جھوٹ کی اصطلاح کبھی داخل نہ ہوسکی]۔**[Thank God it's Friday]TGIF** ہفتے کے پانچ دن کام کرنے کے بعد تھکے ہارے لوگوں کی دعائے شکرانہ۔[عالم اسلام چھ دن تک جبر یہ کام کے مغربی تصور سے ناآشنا رہا بازاروں میں تاجر بھی آج کل کی طرح سے رات تک مال کمانے میں مگن نہیں رہتے تھے فجر کے بعد بازار کھل جاتے اور عصر کے ساتھ بند ہوجاتے تاجر جیسے ہی ضرورت کے مطابق رقم حاصل کرلیتا دکان بند کرکے دوسرے کاموں مثلاً حصول علم، تعلیم تعلم تدریس، تبلیغ، صحبت بزرگان، خاندان وغیرہ جیسے مشاغل میں مصروف ہوجاتا مغربی غلبہ کے بعد اب ہر آدمی کم از کم آٹھ گھنٹے بیگار ہفتے میں چھ دن لازم کام کی غلامی میں مبتلا کردیا گیا ہے]۔**Three-day week**:[تین دن کا ہفتہ]۱۹۷۳ء میں برطانیہ کے اقتصادی بحران کو عام طور سے اس نام سے یاد

کیا جاتا ہے۔ یہ زمانہ کوئلے کی کانوں، ریلوے، بجلی گھروں، کارخانوں اور تجارت میں متواتر ہڑتالوں کا تھا۔ بجلی کی کمی کی وجہ سے کاروبار ہفتے میں تین دن تک محدود ہو گیا تھا۔ ٹیلی وژن کے پروگرام رات ساڑھے دس بجے ختم کر دیے جاتے۔ اس بحران کی وجہ سے۱۹۷۴ء میں دو بار الیکشن کرائے گئے اور دونوں لیبر پارٹی نے بہت قلیل اکثریت سے جیت لیے۔[اسلامی تاریخ میں کبھی ہڑتال نہیں ہوئی اور کبھی اس قسم کے بحران پیدا نہیں ہوئے یہ مغرب کی جدید زندگی اور ذلیل صنعتی معاشرت و ثقافت کا نتیجہ ہے. اسلامی تاریخ و تہذیب اس قسم کی حرکتوں سے خالی ہے]۔**[To] Throw someone to the wolves**:[قربانی کا بکرا بنادینا] اپنے سر کی بلا ٹالنے کے لیے ماتحت، دوست یا ساتھی کو قربان کر دینا۔ تصور یہ ہے کہ برف گاڑی پر کچھ لوگ جا رہے ہیں کہ بھوکے بھیڑیوں کا غول پیچھا کرتا ہے۔ گاڑی پر ایک شخص اپنے ایک ساتھی کو دھکا دے کے گرا دیتا ہے تا کہ بھیڑیئے اس پر جھپٹ پڑیں اور اپنی جان بچ جائے۔[یہ خود غرضی، نفس پرستی، مفاد پرستی کے ذلیل ترین تصورات دنیا کی بائیس تہذیبوں میں سے صرف مغربی تہذیب کے پاس ھیں لھذا اس قسم کے محاورے، اصطلاحات ، جملے بھی آپ کو انگریزی اور یورپی زبانوں میں ملیں گے]۔ **[To] Throw the baby out with the bath water**:[نکمی چیز کے ساتھ کارآمد کو ضائع کر دینا]۔ یہ مغربی ذھنیت اور جدیدیت، پس جدیدیت اور مغربیت صرف غنڈہ گردی کی نفسیات ھے اسلامی تاریخ اس سے خالی ھے۔**Top shelf**:[اوپر والی شیلف] اخبار فروش کی دکان میں بنی ہوئی الماریوں میں سب سے اوپر کی شیلف جس پر فحش میگزین اور رسالے رکھے جاتے ہیں تا کہ عام لوگوں کی نگاہ میں فوراً نہ آنے پائیں اور بچوں کے ہاتھ میں نہ پڑیں۔ موجودہ مفہوم سے پہلے اس کے معنی تھے [اعلیٰ قسم کی چیز]۔[مغرب میں بلندی اور بلند مقام غلیظ اور ناپاک اشیاء کے لئے استعمال کیا جاتا ہے طہارت سے محروم مغرب غامدی صاحب کو بہت عزیز ہے۔]۔**Toy boy**:[کمسن آشنا] زیادہ عمر کی عورت اگر کم عمر لڑکے کو اپنے عاشق کے طور پر 'ڈال' لے تو اسے toy boy کہیں گے۔ ہم جنس بازوں میں ایسے کم عمر لڑکے کو 'لونڈا' کہا جاتا ہے۔ جب کسی خوبصورت عورت کو کم عمر لڑکا چاہنے لگے تو اس عورت کو boy toy[کم سنوں کی محبوبہ] کہا جاتا ہے۔ پاپولر گیت گانے والی [b1958] Madonna کو 'کم سنوں کی محبوبہ' کا خطاب دیا گیا تھا۔[ان گندی اصطلاحات سے مغربیت جدیدیت کی ذھنیت کا اندازہ کیا جاسکتا ھے غامدی صاحب فرماتے ھیں مغرب اسلام سے قریب آرھا ھے۔]۔**Traduttori traditori**:[اطالوی زبان: مترجم دغا باز ہوتے ہیں] بیسویں صدی کا اطالوی محاورہ جس کا مفہوم یہ لیا جاتا ہے کہ اصل کو مسخ کیے بغیر ترجمہ کرنا ناممکن ہے۔ اس محاورے کو واحد کے صیغے میں اس طرح بولتے ہیں: traduttore traditore[مترجم دغا باز ہوتا ہے]۔[اس محاورے سے مغرب کی جدیدیت پسند ، دغا باز ذھنیت کا بخوبی اندازہ ھوتا ھے جو کسی پر اعتبار نھیں کرتی اور ھر ایک کو اپنی طرح ناقابل اعتبار سمجھتی ھے.]۔

Trahison descheres:[فرانسیسی زبان: محرروں کی دغا بازی۔ دانشوروں کی غداری] سیاست دانوں کے اثر میں

آ کر ادیب، شاعر، دانشور اگر اپنی تخلیق کا معیار گرا دیتے ہیں تو گویا وہ غداری کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ۱۹۲۷ء میں Julien Benda نے اسی عنوان سے ایک مضمون میں ایسے لوگوں کو قزاق اور تہذیب کا غدار قرار دیا تھا جو نسلی اور سیاسی مفادات کے پیش نظر سچائی اور انصاف سے دغا کرتے ہیں[مغرب کی تاریخ ایسے غداروں سے بھری ہوئی ہے].

Unisex:[زنانہ مردانہ دونوں] ایسی چیزیں یا باتیں جو مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے موزوں ہوں۔ یہ اصطلاح ۱۹۶۰ء کی دہائی کے اواخر میں عام ہوئی تھی اور خاص طور سے لباس اور بالوں کی تراش وغیرہ کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لیے ایک جیسے لباس بنانے کی ابتداء فرانسیسی ڈیزائنر Andre Courreges نے کی تھی۔ جہاں تک زنانہ مردانہ 'ہیئر ڈریسر' کا تعلق ہے تو وہ یورپ اور امریکہ میں ہر جگہ خود بخود نمودار ہو گئے تھے۔[اسلامی تاریخ اس زنخے پن سے خالی ہے یہ رویہ فلسفہ مساوات کی عمل شکل ہے]۔**Untermenschen**:[جرمن زبان: نیم انسان۔ کمین ذات] نازی نسل پرست نظریہ سازوں نے یہودیوں سلوویک نسل کے لوگوں، خانہ بدوشوں اور دوسری کئی نسلوں کے باشندوں کو گھٹیا نسل کے لوگ قرار دے دیا تھا۔ اس کے مقابلے میں جرمن نسل کے لوگوں کے لیے Ubermenschen[سپر انسان] کی اصطلاح تھی یعنی طاقتور، جسمانی طور پر مکمل آریائی جن کو یہ حق حاصل تھا کہ ان نیم انسانوں کو زیر کر کے رکھیں اور ان کا ہر طرح سے استحصال کریں۔[اسلامی تاریخ ایسی اصطلاح سے خالی ہے کیونکہ ہم نہ مہذب ہیں نہ جدیدیت پسند نہ مغرب پسند...... یہ ذلیل طرز زندگی گوری چمڑی والوں کا پسندیدہ مشغلہ ہے]۔

Valium:[ویلیئم] ایک دوا diazepam کا برانڈ نام جو خواب آور ہوتی ہے، تشویش دور کرنے اور اعصاب کو سکون دینے کے لیے دی جاتی ہے۔ ۱۹۶۰ء کے عشرے میں librium کی طرح یہ دوا بھی لوگوں نے کثرت کے ساتھ استعمال کی اور اس کے عادی ہو گئے تھے۔[خواب آور دوا کے کثرت استعمال کا سبب مغرب سے مذہب کے خاتمے کے بعد امن، سکون، محبت کا خاتمہ ہے دنیا کی تاریخ میں کسی تہذیب نے خواب آور دوائوں کی اتنی قسمیں ایجاد نہ کیں جتنی مغرب ایجاد کر چکا ہے اور اسے ترقی قرار دیتا ہے. اسلامی تاریخ و تہذیب میں اور دنیا کی اکیس تہذیبوں کی تاریخ میں بے خوابی کا مسئلہ کبھی نہیں پیدا ہوا یہ وہ جدید مغربی تہذیب ہے جس نے لوگوں سے نیند تک چھین لی ہے اور اس تہذیب پر غامدی کو فخر ہے]۔**Valspeak**:[وادی کی بولی]۱۹۸۰ء کے عشرے کے ابتدائی زمانے میں لاس اینجلس کے نزدیک San Fernando Valley کے خوشحال گھرانوں کے نوعمروں نے ایک انوکھی سی بولی نکال لی تھی جس کا چرچا ۱۹۸۲ء کے ایک مشہور گیت Valley Girl کے ذریعہ ہوا تھا۔ بعد میں کچھ مصنفوں نے بھی اس بولی میں ناول لکھے جن میں ۱۹۹۵ء کا Clueless قابل ذکر ہے جو Jane Austen کے مشہور ناول [1816] Emma پر ڈھال کر لکھا گیا تھا۔[اسلامی تاریخ میں خوشحال گھرانوں کے بچے اس قسم کی لغویات میں مبتلا نہیں ہوتے]۔**Vanity publishing**:[نمائشی ادیب کی نمائشی اشاعت] خود کو صاحب کتاب مشہور کرنے کے لیے پبلشر کو دام دے کر کتاب شائع کرانا۔ ایسی کتاب پر خرچ عام طور سے بے تحاشا ہوتا ہے طباعت کا معیار گھٹیا ہوتا ہے اور مصنف کو

مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔مغربی ملکوں میں پیشہ ور ادارے اور کتابوں کے ایڈیٹر اس طریقے کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔[عالم اسلام کا ماضی ایسی گھٹیا حرکتوں سے خالی ھے]۔

Verlan:[الٹی بولی] بیسویں صدی کے اواخر میں فرانس کے نوجوانوں نے الفاظ میں الٹ پھیر کر کے اپنی بولی ایجاد کر لی تھی، مثلاً pourri[سڑا ہوا، گندہ] ripou ہوگیا، femme[عورت] کو meuf کردیا گیا اور chaud[گرم] کو auch بنادیا گیا۔خود یہ لفظ verian بھی I'envers[الٹی جانب] کے الٹ پھیر سے بنایا گیا ہے۔[جدیدیت نے نوجوانوں کے لئے سائنس و ٹیکنالوجی کے ذریعے بھت ساوقت بچادیا ھے لھٰذا اب نوجوان اسی قسم کی لغویات میں زندگی بسر کرتے ھیں]۔

Watchful waiting:[ہوشیار اور منتظر] کسی کے خلاف کوئی اقدام کرنے سے پہلے یہ انتظار کرنا کہ مناسب موقع ملتے ہی کارروائی کر دی جائے۔امریکی صدر Woodrow Wilson نے ۱۹۱۳ء میں میکسیکو میں جنرل Huerta کو تسلیم نہ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے یہ فقرہ کہا تھا اور سال بھر کے اندر امریکہ نے بندرگاہ Vera Cruz پر قبضہ کرلیا تھا۔[امریکی دھشت گردی کی تاریخ کا ایک نیاباب]۔

When the fat lady sings:[انجام کو پہنچنا، ختم ہوجانا] یہ محاورہ اس طرح بنا ہے کہ opera کے آخر میں ہیروئن آ کر گاتی ہے اور عام طور سے مرجاتی ہے۔اس پر ' آپرا' ختم ہوتا ہے اور چونکہ ' آپرا' گانے والی خواتین نہ صرف توانا آواز کی مالک ہوتی ہیں بلکہ تن و توش بھی رکھتی ہیں اس لیے محاورہ بنانے والوں نے ان کی جسامت کا لحاظ رکھا ہے۔[مغربیت اور جدیدیت کا سارا کام عورت کے اعضاء، تن و توش حرکات، سکنات، سے شروع ھو کر اسی پر ختم ھوجاتا ھے]۔

Whilderness of mirrors:[آئینوں کا ویرانہ۔جاسوسی کی دنیا] وہ دنیا جس میں چالبازیاں، دھوکے، جعل سازیاں اور غلط فہمی میں ڈالنے والی ہر ترکیب کا عمل ہے۔یہ اصطلاح T S Elliot کی نظم Gerontion [1920] سے لی گئی ہے اور سی آئی اے کے ایک ماہر نے پہلی بار جاسوسی کے لیے استعمال کی تھی۔[یہ غلیظ اصطلاح بھی پوری اسلامی تاریخ سے نھیں مل سکتی نہ دنیا کی دیگر مذھبی تھذیبوں میں کبھی ایسی ذلیل اصطلاح ایجاد ھوسکی یہ خاص مغربی تھذیب کا کمال ھے]۔

Womanist:[حقوق نسواں کی سیاہ فام حامی] سترھویں صدی میں یہ لفظ 'عورت باز' کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا لیکن ۱۹۷۰ء کے زمانے تک یہ معنی متروک ہوگئے تھے جب ایک ناول نگار Alice Walker نے feminist کی جگہ یہ لفظ خاص طور سے سیاہ فام عورتوں کی تحریک کے لیے اختیار کیا۔اب عورت باز کے لیے womaniser استعمال کیا جاتا ہے۔[عورتوں سے اور عورتوں کے امور مطالبات سے مغرب کو اور تمام جدیدیت پسند اسلامی مفکرین پرویز، ڈاکٹر منظور احمد اور جاوید غامدی کو کیوں دلچسپی ھے یہ لوگ بار بار اسلام اور عورت کے موضوع پر کیوں بولتے ھیں یہ بات اب ناقابل فھم نھیں ھے۔] **Wop**:[بدلحاظ، دھونس دینے والا آدمی] امریکی بولی کی یہ اصطلاح اطالوی نسل والوں اور ان سے ملتے جلتے لوگوں کے لیے استعمال ہونے لگی

ہے۔[امریکی ذہنیت اس اصطلاح سے عیاں ہے کہ بس وہ شریف ہیں باقی سب بدمعاش]۔**X**:[ایکس]۱۹۸۳ء سے پہلے سنسر بورڈ ایسی فلموں کو X سرٹیفکیٹ دیا کرتا جن میں بچوں کے لیے نامناسب جنسی یا پرتشدد مناظر ہوتے۔۱۹۸۳ء کے بعد برطانیہ میں ایسی فلموں کو ۱۸ کا سرٹیفکیٹ دیا جانے لگا۔یعنی اٹھارہ سال یا اس سے اوپر کے لوگوں کے لیے موزوں فلم اور امریکہ میں NC-17 یعنی No children under 17۔**[جرائم گناہ بڑوں کے لئے حلال بچوں کے لئے حرام مغرب کاکیاعظیم فلسفہ ھے۔]**

Yellow brick road:[سنہری اینٹوں والی سڑک]خوشیوں کی منزل کو جانے والی سڑک۔بچوں کی کہانی Wizard of Oz میں اس طرح کی سڑک کا ذکر ملتا ہے۔**[مغرب کا ھر انسان اس سڑک کی تلاش میں ذھنی مریض بن گیا ھے مغرب کے اسّی فیصد لوگ نفسیاتی مریض ھیں۔]**

Yellow Peril:[زرد خطرہ]انیسویں صدی کے اواخر میں جرمنی میں یکایک یہ خطرہ ظاہر کیا گیا کہ پیلی رنگت کی اقوام [چینی، جاپانی وغیرہ] کی آبادی کی ایسی کثرت ہوجائے گی کہ سفید فام قومیں جن علاقوں میں آباد ہوگئی ہیں[مثلاً آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں]ان پر غالب آجائیں گی۔یہ اندیشہ سارے سفید فاموں میں پھیل گیا تھا۔**[یہ خطرہ اب مسلم آبادی کی صورت میں سامنے آیا ھے ۲۰۵۰ میں فرانس کے اصل باشندوں اور مسلمانوں کی تعداد برابر ھوجائے گی اوریورپ وامریکہ میں مسلمان گوری نسلوں کے مقابلے میں ۴۰ فیصد آبادی کے حامل ھوں گے۔ ساحل جون ۲۰۰۵ء اور مارچ ۲۰۰۶ء ملاحظہ کیجئے جس میں مغرب کی آبادی پر اعداد و شمار ھیں۔]**

Yellow press:[سنسنی خیز اخبار]ڈرانے والی سرخیاں،سنسنی پھیلانے والے مضامین،تصویروں کی بھرمار cartoon strip اتوار کے ضمیمے 'یلو پریس' کی خصوصیات سمجھی جاتی ہیں۔یہ نام اس طرح پڑا کہ ۱۸۹۵ء میں ایک اخبار New york World نے ایک 'کامک سٹرپ' چھاپا جس میں ایک بچہ زرد رنگ کے لباس میں دکھایا گیا تھا۔اخبار میں رنگین چھپائی کا یہ تجربہ اپنی سرکولیشن حریف اخبار New York Journal سے زیادہ کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔اس طرح دونوں اخباروں کی مقابلہ بازی کو yellow journalism کہا جانے لگا۔**[یہ ذلیل کاروباری رویے حرص و حسد کی بنیادوں پر استوار ھیں عالم اسلام ایسی اصطلاحات اور ایسے رویوں سے خالی ھیں]۔**

Yesteray's men:[گزرے دن کے لوگ]وہ لوگ، خاص طور سے سیاستداں، جن کا اثر رسوخ ختم ہوگیا ہو یا جو اپنے عروج سے اب زوال کی طرف جارہے ہوں۔**[یہ مغرب کا خاص مزاج ھے۔]**

Yuppies:[young upwardly, or urban mobile people ترقی کے زینے طے کرنے والے نوجوان]۔ یہ ۱۹۸۰ء کے زمانے کی اصطلاح جو امریکہ میں شروع ہوئی تھی۔The Yuppie Handbook میں یپی کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ یہ ۲۵ سے ۴۶ کی عمر کے تیز رفتار لوگ ہوتے ہیں۔بڑے شہر کے اندر یا اس کے نواح میں رہتے ہیں۔ان کی زندگی کا مقصد آن بان،خوش حالی اور اختیار کا حصول ہے۔یہ ہفتے اتوار کے چھٹی کے دن brunch[ناشتہ اور دوپہر کا کھانا] کھاتے ہیں۔کام کے بعد gym میں تن سازی کے لیے جاتے ہیں۔**[دنیا کی اکیس تھذیبوں کے نوجوانوں نے**

اس قسم کے ذلیل تصورات کو زندگی کا نصب العین نہیں بنایا یہ جدید جاهلیت مغربیه کافیض هے]

Zero tolerance:[قطعی نا قابل قبول] سماج دشمن حرکتوں کوقطعی نا قابل قبول قرار دے کر ایسے قوانین اور ضابطوں کی مدد سے روکنا جن کا اطلاق معمولی غلطیوں پر بھی کیا جاسکے۔ یہ پالیسی ۱۹۸۰ء کی دہائی میں امریکہ میں اختیار کی گئی تھی اور چھوٹی چھوٹی حرکتوں مثلاً دیواروں پر لکھنا، توڑ پھوڑ، ٹریفک کا راستہ روکنا، بھیک کے لیے زبردستی کرنا اور سڑکوں پر تھوکنا بھی قابل دست اندازی پولیس قرار دے دیا گیا تھا۔[یہ آزاد مغرب هے دنیا کی ۲۱ تہذیبوں میں مغربی تہذیب واحد تہذیب هے جہاں سب سے زیادہ قوانین هیں جب اخلاقیات اور روحانیت Ethics اور Moral ختم هوجائیں تو زندگی صرف قانون پر بسر هوتی هے اکیس تهذیبوں کے قوانین کی کل تعداد کے مقابلے میں جدید دور کے مغرب کے قوانین هزاروں گنا زیادہ هیں انسان کتوں، بلیوں کی سطح پر اتر آیا هے لهذا ایک کو دوسرے سے بچانے کے لئے قانون پر قانون بن رهے هیں تاکه هر ایک کی آزادی کا تحفظ کیا جاسکے مسلسل قانون سازی کا مطلب یه هے که مجرموں کی تعداد روزانه بڑھ رهی هے کتے کے بھونکنے کا قانون، خراٹے لینے کا قانون، شور مچانے کا قانون، بچے کو مارنے کا قانون، مغرب کی ذلیل زندگی تو اس سے بھری هوئی هے سب سے کم قوانین اسلامی معاشروں میں هیں مارمارڈیوک پکتھال تومغربی تهذیب کو تهذیب نهیں مانتے اسے بهیمیت savagry کهتے هیں].

Zoo daddy:[بے پرواباپ] امریکیوں کی بولی میں طلاق شدہ باپ جو اپنے بچوں سے شاذونادر ملنے جاتا ہے اور اگر کبھی گیا بھی تو بچوں کو تفریح کی کسی جگہ مثلاً چڑیا گھر میں گھما پھرا کر ماں کے پاس چھوڑ جاتا ہے۔ اسی نسبت سے Disneyland daddy کی اصطلاح بھی بن گئی ہے۔[اب تو باپ کا بھی پته نهیں چلتا نه ماں کا، سڑکوں پر بچے پھینکے جاتے هیں یه مغرب کی غلیظ زندگی مکروه تهذیب اور خبیث معاشرت هے جس پر جاوید غامدی کو فخر هے]۔

Thalidomide:[تھیلی ڈومائڈ] اعصاب کو سکون دینے اور متلی روکنے والی دوا جو جرمنی اور برطانیہ میں ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۲ء کے زمانے میں مریضوں نے استعمال کی لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ اگر حاملہ عورتیں یہ دوا استعمال کریں تو ان کے بچے اعضا کے بغیر پیدا ہوتے ہیں۔ جرمنی میں کوئی ۲۰۰ اور برطانیہ میں ۱۵۰۰ بچے پیدا ہوئے۔ آخر میں یہ دوا بند کرادی گئی۔[مغرب میں هزاروں دوائیں لاکھوں انسان کو قتل کرنے کے بعد بند کردی گئیں دنیا کی اکیس تهذیبوں میں سے کسی تهذیب نے دواؤں کے تجربوں کے لئے چند آدمی بھی هلاک نهیں

کئے یہ مغرب کا سب سے بڑا کارنامہ ھے جس کا نام طبی انقلاب ھے جدیدیت نے وہ ھزاروں بیماریاں پیدا کیں جن کا پوری تاریخ میں کسی تہذیب میں وجود نہیں ملتا پھر ان کا علاج دریافت کیا اور پھر خود ھی اپنے آپ کو دنیا کا ترقی یافتہ زمانہ کھہ دیا]۔ **Three-day week**:[تین دن کا ہفتہ]۱۹۷۳ء میں برطانیہ کے اقتصادی بحران کو عام طور سے اس نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ زمانہ کوئلے کی کانوں، ریلوے، بجلی گھروں، کارخانوں اور تجارت میں متواتر ہڑتالوں کا تھا۔ بجلی کی کمی کی وجہ سے کاروبار ہفتے میں تین دن تک محدود ہو گیا تھا۔ ٹیلی وژن کے پروگرام رات ساڑھے دس بجے ختم کردیے جاتے۔ اس بحران کی وجہ سے ۱۹۷۴ء میں دوبار الیکشن کرائے گئے اور دونوں لیبر پارٹی نے بہت قلیل اکثریت سے جیت لیے۔[اسلامی تاریخ میں کبھی ھڑتال نہیں ھوئی اور کبھی اس قسم کے بحران پیدا نہیں ھوئے یہ مغرب کی جدید زندگی اور ذلیل صنعتی معاشرت و ثقافت کا نتیجہ ھے. اسلامی تاریخ و تہذیب اس قسم کی حرکتوں سے خالی ھے]۔

Toe-cover:[گھٹیا تحفہ] تحفے میں ملنے والی فضول سی کوئی چیز۔[یہ غلیظ ذھنیت مغربی جدیدیت و پس جدیدیت کی تخلیق ھے اسلامی تاریخ میں کسی حقیر سے حقیر تحفے کو حقیر سمجھنا کسی شخص کے بد ذات ھونے کے لئے کافی ھے رسالت مآب کا ارشاد ھے اپنے پڑوسی کو تحفہ بھیجو خواہ بکری کا کھر ھی کیوں نہ ھو. مغربی ذھنیت اس کو فضول تحفہ سمجھ کر رد کرتی ھے یہ ایک مادہ پرست تہذیب ھے]۔**Top dog**:[چودھری، دادا، ماہر فن] کوئی شخص جو اپنی لیاقت، شخصیت یا مار پیٹ کے ذریعہ دوسروں پر اپنی برتری ثابت کردے۔ محاورے میں گلی کے کتوں کی مثال ہے جو کتا دوسروں پر حاوی ہوگا وہی top dog کہلانے کا مستحق سمجھا جائے گا۔[یہ کتے آپ کو صرف اور صرف مغرب میں ملیں گے چودھری بننے کا شوق مغرب کا خاص ذوق ھے]۔**Top shelf**:[اوپر والی شیلف] اخبار فروش کی دکان میں بنی ہوئی الماریوں میں سب سے اوپر کی شیلف جس پر فحش میگزین اور رسالے رکھے جاتے ہیں تا کہ عام لوگوں کی نگاہ میں فوراً نہ آنے پائیں اور بچوں کے ہاتھ میں نہ پڑیں۔ موجودہ مفہوم سے پہلے اس کے معنی تھے [اعلیٰ قسم کی چیز]۔ [مغرب میں بلندی اور بلند مقام غلیظ اور ناپاک اشیاء کے لئے استعمال کیا جاتا ھے طہارت سے محروم مغرب غامدی صاحب کو بہت عزیز ھے.] ۔**Touchy-feely**:[لپٹانا، تسلی دینا] کسی تکلف کے بغیر کھلم کھلا محبت یا ہمدردی کے جذبات کا اظہار کرنا۔ یہ اصطلاح ۱۹۷۰ء کے زمانے میں بنی تھی جب ایسے گروپ بن رہے تھے جن میں شامل افراد ایک دوسرے کو چھو کر، لپٹا کر ٹھیس لگے ہوئے جذبات اور احساسات کو تسکین پہنچانے کی کوشش کرتے۔[الحمدللہ ، اسلامی تاریخ و تہذیب و معاشرت اس دور انحطاط میں بھی ایسے ذلیل خبیث غلیظ تصورات سے خالی ھے غامدی صاحب انھی حرکات کو اسلامیانے کا کام کررھے ھیں. ان کا تازہ فتویٰ ھے کہ عورت مرد سے بلا تکلف ھاتھ ملا سکتی ھے لیکن دبا نہیں سکتی بیٹھ کر تبادلہ خیال کرسکتی ھے ...... بلا تکلف اگر نوکری کرتی ھے تو مرد کو طلاق دے

سکتی ھے مردوں کو نماز بھی پڑھا سکتی ھے امید ھے کہ ارتقاء کے بعد ان کا نیا موقف یہ ھوگا کہ اگر حالت حیض میں ھے تو صرف تیمم کرکے نماز پڑھادے]۔

Trailer trash:[ٹریلر کی گند]۱۹۹۰ء کے زمانے کی امریکی اصطلاح اس غریب سفید فام کے لئے جو بڑے سے ٹریلر میں رہتا ہے اور جسے بے حد بدتہذیب، گراہوا اور گھناؤنا سمجھا جاتا ہے۔ جب یہ اصطلاح کسی عام شخص کے لئے استعمال کی جائے تو گویا اسے 'نالی کا کیڑا' کہا جائے گا۔ سیاہ فاموں کے لیے بھی ایک اصطلاح رائج ہے ghetto trash[گندی بستی کا کیڑا]۔[یہ ھے مھذب مغرب جو مساوات شرف انسانی کا سب سے بڑا علمبردار ھے]

Transcendental Meditation:[ماورائی مراقبہ] مراقبہ[فکر میں غرق ہونے] کی ایک خاص ترکیب جسے عموماً TM کہا جاتا ہے اور جس سے مغرب کو مہارشی مہیش یوگی نے ۱۹۶۰ء کے زمانے میں اپنی کتاب "The Science of Being and Art of Loving" کے ذریعہ متعارف کرایا تھا۔ اس مراقبے میں سنسکرت کے چھوٹے چھوٹے منتر متواتر دماغ میں دہرائے جاتے ہیں۔ اس طرح انسان کا ذہن سوچ اور تفکر کی موجوں کو مدھم کردیتا ہے اور اسے شعور کی گہرائیوں میں پہنچادیتا ہے۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ انسان کو گہرا ذہنی سکون ملتا ہے۔ فرحت اور خوشی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ توانائی حاصل ہوتی ہے اور تخلیق کا جذبہ ابھر آتا ہے۔ TM کو خاص طور سے اس لیے مقبولیت حاصل ہوئی کہ ۱۹۶۷ء میں کچھ عرصے کے لیے Beatles بھی اس کے معتقد ہوگئے تھے۔[غامدی صاحب تصوف کے دشمن ہیں لیکن ان کے پسندیدہ مغرب کو ھندو تصوف سے بھی افاقہ ھوگیا تھا مغرب کے جدیدیت پسندوں نے مجبوراًروحانیت کو تسلیم کیا ھے غامدی صاحب تصوف کو بدعت ضلالت اور گمراھی کھتے ھیں ایک ٹی وی مکالمے میں جب ماھر نفسیات نے اسلام پر حملے کئے کہ مغرب میں نفس انسانی، ذھن انسانی کا مطالعہ سائنٹفک طور پر کیا گیا ھے اسلام میں تو اس موضوع پر کچھ میسر نھیں تو علامہ غامدی کو کھنا پڑا کہ مسلمانوں نے تصوف کے ذریعے علم النفس، ذھن انسانی جذبات انسانی کے سلسلے میں گزشتہ پندرہ سو برس میں جو ذخیرہ ادب مھیا کیا ھے مغرب اس کے سامنے طفل مکتب ھے اس کے بعد غامدی صاحب نے غزالی کی احیاء العلوم کا بھی حوالہ دیا اور صوفیاء علماء کے بے شمار علمی کاموں کا بھی تذکرہ کیا.اس موقع پر وہ بھول گئے کہ وہ تصوف کو بدعت تمام صوفیاء بشمول امام غزالی کو گمراہ قرار دے چکے ھیں ماضی میں وہ تصوف کے صرف خدمت والے حصے کو اھم سمجھتے تھے اور خانقاہ اور شیخ کی ضرورت کے قائل تھے اس سلسلے میں جاوید غامدی نے اپنی کتاب ”اسلامی انقلاب کی جدوجھد اور غلطی ھائے مضامین“ کے صفحہ ۱۶۰ پر لکھا.دوسرا کام خانقاھی نظام کا احیاء ھے ھمارے قدیم اداروں میں ایک نھایت مفید ادارہ خانقاھی نظام کا تھا جھاں کچھ ایسے بے غرض لوگ بیٹھے ھوتے جو دنیا سے کچھ لینے کے بجائے اس کو کچھ دیتے تھے جنھوں نے اپنی مرضی سے فقر کی زندگی اختیار کی تھی جن کے پاس ھر فرد اپنے مسائل لے کر آتا تھا اور سکون کی دولت سے

مالا مال ہو کر چلا جاتا تھا جہاں ایک پریشان حال فرد آکر دو تین دن ٹھر کرایک عزم نو کے ساتھ سوسائٹی میں واپس چلا جاتا تھا آج ہمیں پھر ایک ایسے ہی خانقاہی نظام کی ضرورت ہے جہاں کچھ اللہ والے اپنے مزاج کے مطابق ہر دکھی دل پر مرہم رکھ دیں لاریب خانقاہی نظام کا صحیح بنیادوں پر احیاء ہمارے معاشرے کے سماجی دکھوں کا علاج ہے یہ کام عمومی دعوت کے پروگرام کا ایک حصہ بھی بن سکتا ہے[ص ۱۶۱.۱۶ اسلامی انقلاب کی جدوجہد المورد دانش گاہ معارف اسلامی اکتوبر ۱۹۹۴ء] واضح رہے کہ غامدی صاحب کو اپنے ہر دعوے سے پہلے لاریب کہنے کا شوق بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ارتقاء فرمانے کا چسکہ بلکہ ملکہ بھی. لیکن غامدی صاحب کا ارتقاء ہو گیا تھا اب دوبارہ ارتقاء معکوس ہو گیا ہے ان کا نہ دین ہے نہ ایمان جب چاہتے ہیں حالات کے لحاظ سے اپنا موقف مسلک نقطہ نظر استدلال سب کچھ بدل لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ارتقاء ہو گیاہے وہ تاریخ و تحقیق کے ضمن میں امام ابو زہری سے روایت کردہ تمام احادیث کو رد کرتے ہیں اور زہری کو ساقط الاعتبار قرار دیتے ہیں یہ تحقیق بھی انکی نہیں علامہ تمنا عمادی کی کتاب کا سرقہ ہے لیکن دوسری جانب اپنی کتاب میزان کے ہر باب کی ابتداء اور استدلال امام زہری کی روایت کردہ حدیثوں پر رکھتے ہیں جھوٹ بولنے والوں کے پاؤں نہیں ہوتے]۔**Trial by Television**:[ٹیلی وژن پر مقدمہ لچانا] کسی متنازع معاملے میں شامل شخص کا ٹیلی وژن پر انٹرویو کرتے ہوئے اس سے جرح کرنا اور سختی سے اس انداز میں سوال پوچھنا کہ انصاف سے بعید معلوم ہو......''بھون کے رکھ دینا''۔[اسلامی تاریخ و تھذیب ایسے رویے سے ناآشنا ہے دور زوال کے مناظرے اس طرز عمل کی بھت ہی محدود پیمانے پر عکاسی کرتے ہیں لیکن راسخ العقیدہ مکاتب فکر اور علماء نے کبھی مناظرانہ مزاج کو سند عطا نہ کی.]

Trigger-happy:[وار کرنے کو تیار] کسی ذرا سی اشتعال دلانے والی بات پر نہ صرف تیار بلکہ عجلت کے ساتھ وار کرنے کو تیار شخص۔ یہ اصطلاح دوسری جنگ عظیم کی ہے جب bomb-happy کی اصطلاح ان توپ چلانے والوں کے لیے بنی تھی جو گولہ باری کرنے کے بعد مریضانہ مسرت میں مبتلا ہو جاتے تھے۔[اسلامی تاریخ و تھذیب ایسے امراض اور ایسے ذھنی مریضوں سے خالی ہے غامدی صاحب بھی مغرب کے مشتعل کرنے پر ہر وقت اسلام پر چھری چلانے کے لیے تیار رھتے ہیں.] **Triple threat**:[تین مہارتوں کا خوف] کسی شخص میں ایسی تین خصوصیات کا ہونا جن سے مدمقابل کو خوف آئے۔ یہ امریکی محاورہ ہاں فٹ بال کے کھیل سے ایجاد ہوا ہے جس میں کسی کھلاڑی میں تین گن یہ ہوں گے کہ دوڑنے، پاس دینے اور کک لگانے میں استاد ہو اور مقابل کی ٹیم کے لیے تین گنا خوف کا باعث ہو۔[خوف، دھشت، بدمعاشی، غنڈہ گردی دادا گیری جدیدیت اور مغربیت کے خاص مظاھر ہیں.] **Trophy wife**:[نمائشی بیوی] کسی شخص کی ایسی بیوی کے لیے توہین آمیز اصطلاح جو شوہر کی دولت اور منصب کی نمائش کے لیے ہو۔ عام طور سے حسین لیکن ذہانت سے عاری لڑکیوں کو زیادہ عمر کے دولت مند اپنی

دوسری بیوی بنالیتے ہیں اور اس کے حسن کونمائش کے طور پر پیش کرتے ہیں۔[اسلامی تہذیب و معاشرت لغات ایسی ذلیل اصطلاح سے عاری ہے۔]۔**Trophy art**:[جنگ میں لوٹا ہوا آرٹ] یہ اصطلاح خاص طور سے روس اور جرمنی کے لیے استعمال ہوتی ہے جنھوں نے اپنے اپنے موقع پر ایک دوسرے کے آرٹ کے نمونے لوٹے تھے اوران میں سے بیشتر اب تک واپس نہیں کیے گئے ہیں لیکن ۲۰۰۳ء میں عراق پر امریکی اتحادیوں کی فوج کشی کے دوران بغداد کے میوزیم میں جو لوٹ مار ہوئی وہ بھی اس اصطلاح کے زمرے میں آتی ہے۔[یہ کام بھی ان قوموں نے کئے جو مسلمانوں کو تہذیب اخلاق کا درس دیتے ہوئے شرم محسوس نہیں کرتے]۔**Twentieth-century blues**:[بیسویں صدی کی اداسیاں] بیسویں صدی سے وابستہ افسردگی، یاس اور حسرت کا تصور۔ یہ صدی برطانیہ میں شاہ ایڈورڈ کے سنہرے عہد سے شروع ہوئی تھی لیکن پھر یورپ دو عظیم جنگوں میں پس گیا اور پوری دنیا کو عظیم سرد بازاری کی مشقتیں جھیلنی پڑیں۔ اداسیاں دونوں جنگوں کے درمیانی عرصے میں سب سے زیادہ طاری تھیں۔ یہ اصطلاح ایک گیت نگار Noel Coward کے ایک گیت سے بنائی گئی ہے۔[اداسی کی یہ طویل راتیں ان مہذب قوموں نے دنیا پر مسلط کی ہیں جو گوری چمڑی رکھتے تھے اور مہذب تھے اب یہی دہشت گرد سلامتی کونسل کے مستقل رکن بن کر پُر امن دہشت گردی کررہے ہیں دنیا گزشتہ تین سو برس سے جنگ اورامن یعنی جنگ عظیم world war اور اقوام متحدہ UNO کے نام پر انہی دہشت گردوں کے ہاتھ میں ہے]. **Twinkie**:[لونڈا] امریکی بولی میں بدفعلی کرانے والا یا زنانوں کی سی حرکتیں کرنے والا نوعمر لڑکا جس کو دیکھ کر شہوانی جذبہ پیدا ہو۔[امریکی مغربی اور برطانوی قوموں میں بس ایک ہی جذبہ پیدا ہوتا ہے پھر بھی غامدی صاحب کہتے ہیں کہ مغرب اور اسلام کے جذبات احساسات ایک ہیں دونوں قریب آرہے ہیں خدا جانے قریب آکر مغرب کیا کرے گا]۔**Twinkie defence**:[حیلہ بہانہ] اس اصطلاح کا پس منظر یہ ہے کہ امریکی عدالتوں میں وکلا موکل کی صفائی کے لیے یہ دلیل پیش کرنے لگے تھے کہ ملزم ایسی غیر صحت مند غذا استعمال کرتا رہا تھا جس کی وجہ سے اس کا طرز عمل بدل گیا چنانچہ اسے اپنے فعل کا کمتر جواب دہ سمجھا جائے۔ پہلی بار ۱۹۷۹ء میں سان فرانسسکو کی سپریم کورٹ میں قتل کے ایک مقدمے میں اس دلیل سے کام لیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ ملزم چونکہ مٹھائی، کیک اور کوک اس کثرت سے کھاتا اور پیتا ہے کہ اس کے بغیر رہ نہیں سکتا اس لیے اس کے بدن میں شکر کی مقدار بڑھ گئی ہے جس نے اس کے دماغ کا توازن بگاڑ دیا ہے اور اس بنا پر وہ اپنے فعل کا جواب دہ نہیں رہا ہے۔ ۱۹۸۱ء میں امریکی کانگریس نے ملزموں کی صفائی میں اس قسم کی حیلہ جوئی کی ممانعت کردی۔[جدیدیت یعنی مغربی تہذیب بلکہ ابلیسیت نے انسانیت پرستی کے نام پر ایسا عدالتی نظام بنایا جہاں صرف پیسے سے انصاف ملتا ہے جو مجرم جتنا بڑا وکیل خرید سکتا ہے وہ وکیل کی ذہانت سے ہر سزا سے بچ ہوسکتا ہے اسلامی تاریخ و تہذیب میں وکیل اور موجودہ سرمایہ دارانہ عدالتی نظام کا کوئی تصور نہیں تھا آج کل انصاف صرف اور صرف پیسے سے ملتا ہے پیسے کے پجاری یہ وکیل آج

کل انصاف اور عدل کے علم بردار ھیں. یہ وہ وکیل ھیں جوھر عدالت میں رشوت دینے پر مجبور ھیں. اگر رشوت نہ دیں تو ان کی فائل رک جاتی ھے. ان وکیلوں نے آج تک اپنی عدالتوں کے احاطے میں رشوت کے خاتمے کے لیے کوئی تحریک نھیں چلائی. بارکونسلوں نے کبھی عدالتوں میں انتظامی عملے کی رشوت خوری پر توجہ نھیں دی. یھی وکیل ترقی پاتے پاتے ایڈووکیٹ، اٹارنی جنرل، عدالتوں کے جج بن جاتے ھیں لیکن اس نظام کو ختم نھیں کرتے جس کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور اپنے ھاتھوں سے رشوت دیتے ھیں. ھر وکیل اپنی فیس کے علاوہ خرچے کے نام پر پانچ سے دس ھزار روپے اپنے موکل سے لیتا ھے جو صرف رشوت کے کام آتا ھے ورنہ مقدمہ وقت پر نھیں لگے گا. نوٹس وقت پر نھیں پھنچے گا جو وکیل اور جج اپنی عدالتوں کے احاطے سے رشوت ختم نھیں کرسکتے وہ کس عدالتی نظام کی بات کر رھے ھیں. ان وکیلوں نے عدالتی نظام کی اصلاح کے لیے کوئی کام نہ کیا لیکن یہ فوجیوں اور ملکی سیاست کی اصلاح کرنے چلے ھیں پھلے اپنے گھر کو درست کرلیں. سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے نائب صدر علی احمد کرد کا بیان ۱۸/ جون کے تمام اخبارات میں شائع ھوا ھے جس میں انھوں نے کھا ھے کہ سپریم کورٹ کے آدھے سے زیادہ جج حکمرانوں سے ملتے جلتے ھیں اور ان کے ڈنر کرتے ھیں. اگر سپریم کورٹ نے حکومت کے کھنے پر چیف جسٹس کے خلاف فیصلہ کیا تو عوام یہ فیصلہ نھیں مانیں گے. اگر سپریم کورٹ بار کے نائب صدر کا بیان درست تسلیم کرلیا جائے تو اس سے کیا ثابت ھوتا ھے؟ یھی کہ سول سوسائٹی کے وکیل جج کسی کردار کے مالک نھیں ان کو مراعات و مفادات عزیز ھیں. یہ بات بھی عجیب ھے کہ اپنے حق میں فیصلہ کرانے کے لیے علی احمد کرد عدالت کو دھمکی بھی دے رھے ھیں. انھیں نقائص صرف عدلیہ میں نظر آرھے ھیں وکیلوں میں نظر نھیں آرھے؟ آخر کیوں اس لیے کہ وہ وکیلوں کے طبقے کے نمائندے ھیں لھٰذا وکیلوں کے خلاف کچھ نھیں کھہ سکتے کیوں کہ کل انھیں انھی وکیلوں سے ووٹ لینے ھیں، جمھوریت میں کوئی اخلاقیات نھیں ھوتی کیونکہ آپ کا خدا آپ کا حلقہ انتخاب ھوتا ھے. اگر وہ ووٹ نہ دے تو آپ دوبارہ منتخب نھیں ھوسکتے لھٰذا اپنے خدا کو خوش رکھنے کے لیے ان کی ھر خواھش کی پیروی کی جاتی ھے لھٰذا سول سوسائٹی میں تمام تنظیمیں صرف اپنے طبقے کے مفادات کا تحفظ کرتی ھیں. یہ مریضانہ ذھنیت اخلاقیات کا خاتمہ کر دیتی ھے اس لیے وکیلوں کی حمایت تو ان کے دین و ایمان کا معاملہ ھے. وکیلوں کو ملک کا سب سے بڑا دانشور طبقہ سمجھا جاتا ھے جو کتابوں میں زندگی بسر کرتے ھیں. عدالتوں میں جب بھی منہ کھولتے ھیں تو کتابوں کا دفتر حوالے کے

لیے ان کے ساتھ ھوتا ھے لیکن عدلیہ کے تازہ بحران کے دنوں میں دنیا نے ان وکیلوں کا ایک نیا رخ بھی دیکھا جو حیران کن ان لوگوں کے لیے ھے جو سول سوسائٹی کی حقیقت اصلیت سے واقف نھیں. سب سے زیادہ مھذب پڑھے لکھے عدالت عظمیٰ کے وکلاء حکومت کے دفاع کے لیے آنے والے سرکاری وکیلوں خالد رانجھا و دیگر کو ننگی گالیاں دے رھے تھے سرکار کی حمایت میں مظاھرہ کرنے والے جعلی وکیلوں کو اصلی وکیلوں نے مار مار کر ننگا کر دیا. وسیم سجاد سندہ ھائی کورٹ بار روم میں چائے پینے آئے تو صلاح الدین گنڈاپور نے انھیں دھکے دے کر باھر نکال دیا. صحافی اورک زئی نے توھین عدالت کی درخواست عدالت عظمیٰ میں دائر کی تو ایک بڑے وکیل نے انھیں دھمکی دی جس کے بعد چیف جسٹس نے انھیں خاص حفاظتی دستہ مھیا کیا. سرکار کے حامی وکلاء کی رکنیت مختلف بار کونسلوں نے اظھار وجوہ کے بغیر انتقاماً منسوخ کر دی. پولیس سے مقابلہ ھوا تو ھمارے وکلاء پتھر ڈنڈے استعمال کر رھے تھے. ملک میں قانون کا حال یہ ھے کہ سرگودھا میں وکیلوں کی ھڑتال چل رھی تھی ایک خاتون جج نے مقدمے کی سماعت کے لیے وکیل کو طلب کیا. اس نے انکار کر دیا ھڑتال میں مقدمہ کی سماعت شروع ھوئی تو وکلاء عدالت پر حملہ آور ھوگئے. خاتون جج نے عقبی دراوزے سے پیدل بھاگتے ھوئے سیشن جج کی عدالت میں جا کر پناہ لی. یہ وکیلوں کا حال ھے اور یہ عدلیہ کے ججوں کا احوال ھے کوئی قانون کی حکمرانی کا قائل نھیں سب اپنے من کی حکمرانی چاھتے ھیں. یہ سول سوسائٹی ھے، وکلاء کے رویے کے خلاف احتجاجاً ججوں نے تین روزہ ھڑتال کا اعلان کر دیا. کیا کوئی سرکاری ملازم ھڑتال کرسکتا ھے؟ عدالتوں کے فیصلے موجود ھیں کہ نھیں پھر یہ کیا ھو رھا ھے؟ سول سوسائٹی ھمیشہ اسی طرح کی انارکی کو جنم دیتی ھے. یہ اس ملک کے اعلیٰ ترین دانشوروں کی علمی اخلاقی سطح ھے جب دانشور عوام کی سطح پر اتر آئیں تو رھنمائی کا منصب کس کے لیے رہ جائے گا. یھی حال حزب اختلاف اور ایم ایم اے کی قیادت کا تھا. ھاتھ لھرا لھرا کر نعرے لگانے، چیخنے چلانے کی مغربی ثقافت بتا رھی ھے کہ اوپر سے نیچے تک حزب اقتدار سے حزب اختلاف تک ھر طرف اندھیرا ھے صرف جذبات کی حکمرانی ھے. سرکاری شیخ الاسلام غامدی صاحب اس سلسلے میں پرویز مشرف صاحب کے حامی ھیں. مئی کے اشراق کے اداریے میں انھوں نے فوج کی حمایت کی ھے اور سیاست دانوں کی مذمت جدیدیت پسند مفکرین کا یہ خاص وطیرہ ھے. کیا علی احمد کرد کو یہ معلوم نھیں کہ ھائی کورٹ میں وکیل کا رجسٹریشن متعلقہ بار کونسل کرتی ھے کتنے وکیل ایسے ھیں جن کو درست انگریزی بھی

نهیں آتی لیکن وہ رجسٹریشن لے کر وکالت کر رهے هیں اور موکلوں کو لوٹ رهے هیں. یه وکیل آئینی قانونی نکات سمجھنے کی اهلیت هی نهیں رکھتے، اگر PLD کے فیصلوں کا مطالعه کیا جائے تو اکثر وکیل موکل کے مقدمات سروسز ٹریبونلز میں لے جانے کے بجائے هائی کورٹ لے جاتے هیں ان کو یه تک معلوم نهیں که مقدمه کهاں دائر هوگا. ایسے وکیل بے نظیر دور میں عدالتوں کے جج بھی بنے اور ان ججوں کی عدالتوں میں وکلاء مقدمات کے فیصلے لکھواتے تھے که جج انگریزی نهیں بول سکتا هر حکومت سیاسی بنیادوں پر ایڈووکیٹ جنرل، اٹارنی جنرل، پبلک پراسیکوٹر جیسے عهدوں پر هزاروں تقرریاں کرتی هے. یه وکیل هر سیاسی جماعت سے سیاسی وفاداری کا صله حاصل کرتے هیں. یهی وکیل عدالتوں میں سیاسی حکومتوں کے غیر آئینی اقدامات کی مکمل حمایت کرتے هیں اور بنیادی حقوق کے مقدمات میں بنیادی حقوق روندے جانے کا دفاع کرتے هیں اس کے صلے میں یه ترقی پا کر جج بھی بن جاتے هیں. سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن نے کبھی وکیلوں کے ان رویوں پر تنقید نهیں کی. سول سوسائٹی مفاد پرستی پر مبنی سوسائٹی هے. جهاں اخلاقیات صرف اور صرف مفادات کا نام هے علی احمد کرد مفادات کی جنگ لڑ رهے هیں، حکومت اپنے مفادات کی جنگ لڑ رهی هے. ایم ایم اے اپنے مفادات کی جنگ میں مصروف هے کسی کو ملک و ملت سے غرض نهیں هے. سب لاشوں کی سیاست کر رهے هیں. کوئی وکیل کسی مظلوم کا مقدمه مفت میں نهیں لڑتا یه عدل هے سلطنت روما میں جهاں وکیل کا اداره موجود تھا، وکیل کے کالے کوٹ کی پشت پر گردن کے نیچے ایک جیب بنائی جاتی تھی جو آج بھی موجود هے. موکل مقدمه دائر کرنے کے بعد اپنی مرضی سے اس جیب میں پیسے ڈالتا تھا اور وکیل مڑ کر اس رقم کو دیکھ بھی نهیں سکتا تھا. اب تو مقدمے سے پهلے پیسے طے هوتے هیں جس کے پاس زیاده پیسے هیں وه بڑا وکیل کر کے بڑے سے بڑے جرم کی سزا سے بچ سکتا هے اور اس سے زیاده افسوس یه هے که هماری اسلامی جماعتیں سرمایه دارانه نظام کے کل پرزے اس مغربی عدالتی نظام کی خدمت میں مصروف هیں، انهیں معلوم هی نهیں که ایک بے دم جرنیل کے جانے اور ایک تازه دم جج کے آنے سے کوئی بنیادی تغیر برپا نه هوگا دونوں سرمایه دارانه نظام کے کل پرزے هیں. موجوده عدالتی سرمایه دارانه نظام سے انصاف کا ملنا ممکن هی نهیں هے. انصاف اس کو مل سکتا هے جو دو تین لاکھ روپے جیب میں رکھتا هو. ایم ایم اے کو یاد نهیں رها که معطل چیف جسٹس نے حسبه بل پر مقدمه کی سماعت ایک دن میں مکمل کر دی تھی سرمایه دارانه نظام کا ظالم اور مظلوم دونوں نظام سرمایه داری کے بندے هیں ان سے خیر کی تمنا

رکھنا اور سرمایہ دارانہ نظام سے اسلام کے تحفظ کی امید رکھنا اور مستقل طور پر رکھنا ہماری مذہبی جماعتوں کی نادانی ہے۔ کیونکہ مذہبی جماعتوں کے قائدین مغربی فکر و فلسفے اس کی مابعد الطبیعیات اور سرمایہ داری کی مابعد الطبیعیات سے ناواقف ھیں۔ لہٰذا بے چارے پچاس سال سے مغربی جمہوریت اور سرمایہ دارانہ نظام کو مضبوط کرنے کا فریضہ انتہائی اخلاص اور دیانت داری سے ادا کر رہے ھیں۔ لیکن انھیں کبھی یہ توفیق نہ ہوئی کہ پیچھے مڑ کر دیکھ سکیں کہ اس سیاست نے ان مذہبی جماعتوں کی اخلاقیات اور روحانیت کا مکمل خاتمہ کر دیا ہے۔ افسوس ہے کہ ایم ایم اے کی سیاست بھی کسی خون آلود لاش سے چلتی ہے اسی پر ختم ہوتی ہے یہ قوم کو حدود آرڈننس اللہ اور رسول کے نام پر متحرک نہ کرسکے مگر اب چیف جسٹس کی لاش پر سیاست چمکارہے ھیں۔قوم غیرت اسلامی سے حدود آرڈننس پراس لئے متحرک نہ ہوسکی کہ ان اسلامی جماعتوں نے لوگوں کو Right base politics حقوق کی سیاست کے ذریعے مفاد پرست، لالچی، حریص اور بے غیرت بنادیا ہے لھذا اب عوام قیامت تک کسی نظریاتی اسلامی مقصد کے لئے تحریک نہیں چلائیں گے جہاں فائدہ ہوگا وہاں وہ سڑکوں پر ہوں گے جیسے بجلی اور پانی کے لئے خود بخود سڑکوں پر نکل آتے ھیں اسلامی جماعتوں نے حقوق کی سیاست کے ذریعے ہر فرد کو حریص لالچی حاسد اور مفاد پرست بنادیا ہے یورپ کی تاریخ دیکھیے تو تمام سوشلسٹ جماعتیں ختم ہوگئیں ان کی نظریاتی اساس ختم ہوگئی ٹریڈ یونین تحریک نے دم توڑ دیا کیونکہ سوشل ویلفیئر، حقوق کے مطالبات کی سیاست کے نتیجے میں سوشلسٹ جماعتوں اور ٹریڈ یونین کا نظریاتی تشخص باقی نہ رہا سب کے سب سرمایہ دار اور مراعات کے طالب ہوگئے اور ختم ہوئے۔ یورپ میں سوشلسٹ جماعتوں کی تدفین سے ایم ایم اے نے اگر سبق نہیں سیکھا تو اس کا انجام ان جماعتوں سے بھی برا ہوگا۔ مذہبی جماعتوں کی لادینی سیاست کے باعث عوام کی روحانیت ختم ہوگئی ہے وہ حاسد حریص و مفاد پرست ہوگئے ھیں۔ عوام کا یہ حال ہے کہ کسی پیر فقیر، صوفی اھل اللہ درویش کے پاس جاتے ھیں تو اپنی اصلاح، باطن کی اصلاح، آخرت کی درستگی، دین کی درستگی کے بجائے اس سے مادی فائدوں و دنیاوی منفعتوں کے طالب ہوتے ھیں۔ تصوف کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو اہل تصوف اھل اللہ، صوفیاء، درویش، علماء لوگوں کو بتاتے تھے کہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دو، وہ دنیا طلبی کی خواھش لوگوں کے دلوں سے نکال دیتے تھے۔ انھیں طالب آخرت، طالب تقویٰ، طالب محبت بناتے تھے۔ اھل دنیا ان سے اپنے باطن کی اصلاح کے لیے رجوع کرتے اپنی آخرت کی تیاری کے لیے رھنمائی طلب

کرتے تھے لیکن آج کل صوفیاء اور درویشوں سے رجوع کرنے والوں میں کوئی ایسا نہیں جو اپنی آخرت ٹھیک کرنا چاہتا ہو اور باطن کی درستگی کا طالب ہو. عوام اور خواص کا رجوع اپنی دنیا درست کرنے کے لیے ہے کہ لڑکا پیدا ہوجائے، نوکری مل جائے، ترقی ہوجائے، تبادلہ ہوجائے، بچے کا داخلہ ہوجائے، لڑکی کی شادی ہوجائے اور جب درویش کی ایک دعا سے شادی ہوجائے تو پھر دوسری یہ دعا کہ اس شادی کے لیے جو لاکھوں کا قرض لیا گیا تھا وہ ادا ہوجائے. اسلامی تاریخ میں صوفیاء اور درویشوں سے عوام کا رجوع کبھی دنیا طلبی کے لیے نہیں ہوا. یہ بہت بڑی تبدیلی ہے. یہ روحانی بحران ہے اور ایم ایم اے کو اس کا احساس ہی نہیں ہے. عوام کی روحانی پیاس ختم ہوجائے تو مذہب بھی ختم ہوجاتا ہے جس طرح یورپ میں ہوا، وہاں مذہب کے خاتمے کی وجہ اہل کلیساء کی دنیا طلبی، عیش پرستی اور گناھگار زندگی تھی وہ عوام کے لیے روحانیت کا دریا نہیں بن سکے. وہ دین کی آخرت کی بات کرتے تھے لیکن ان کے دل، ہاتھ اور دماغ دنیا کی غلاظت میں لتھڑے ہوئے تھے، ہمارے یہاں بھی یہی حال ہے ایم ایم اے کی مرکزی قیادت میں کوئی روحانی شخصیت نظر نہیں آتی جس کی نظر بڑے بڑے فساق و فجار کی زندگی بدل دے سب کے سب حریص دنیا حریص اقتدار نظر آتے ہیں جن کی گفتگو میں صرف مطالبات، خواھشات اور احتجاج کے سوا کچھ نہیں ملتا. ان کی صحبت سے ان کی اپنی زندگی تبدیل نہیں ہوئی تو دوسرے کی زندگی کیا بدلے گی. یہی وجہ ہے کہ جاوید غامدی صاحب کی خرافات عوام نہایت اطمینان سے سن رہے ہیں اور قبول کر رہے ہیں جب کہ تاریخی طور پر ہر دور میں حکمرانوں کے حامی علماء کو عوام مسترد کر دیتے تھے. تاریخ میں پہلی مرتبہ حکمرانوں کے پروردہ عالم کی جہالت عوام میں قابل قبول ہوگئی ہے. اس کی وجہ یہ ہے کہ ایم ایم اے اور اس کی جماعتوں نے حقوق کی سیاست کے ذریعے عوام کو حاسد و حریص بنا کر ان کی روحانیت ختم کر دی لھٰذا غامدی کا اسلام اب عوام کی خواھشات و تمناؤں کا اسلامی لبادہ بن گیا ہے. غامدی اسلام حاسد حریص، لالچی، گناھگار، قلب و ذہن رکھنے والوں کی امید کا مرکز اور جائے پناہ قرار پایا ہے لیکن یہ موقع ہماری مذہبی جماعتوں نے اپنی سیکولر حقوق کی سیاست سے مہیا کیا ہے. افسوس کہ علماء، ایم ایم اے، اس صورت حال کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے. یہ صورت حال جاری رہی تو پاکستان میں مساجد، مدارس خانقاہوں کا وہی حال ہوگا جو یورپ میں ہوا تھا، اخلاقی طور پر تباہ شدہ عوام علماء کو مسترد کردیں گے. جاوید غامدی ٹی وی پر جس دھڑلے سے اسلام کی تصویر مسخ کر رہے ہیں، اس پر علماء چپ ہیں یہ خاموشی مجرمانہ

غفلت اور ناقابل معانی ھے اس شخص کو یہ جرأت ھے کہ ٹی وی پر اکابر صحابہ کی توھین کر رھا ھے. اسلامی تاریخ اور شخصیات کو مسترد کر رھا ھے لیکن اس کے خلاف نہ کوئی فتویٰ آیا نہ احتجاج ھوا غامدی کے شاگرد رشید خالد ظھیر نے جیو کے نادیہ خان شو میں ۵ ۱/ جون کو کھا کہ اسلام میں موسیقی رقص ھمیشہ حلال رھی ھے. یہ فطرت ھے قلب کی پکار ھے. اس شو کے اختتام پر جاوید غامدی کی روح اور قلب کی پکار کے جواب میں ایک ھیجڑے اور ٹیناثانی نے مل جل کر رقص اور دھمال کیا. لیکن ھماری مذھبی اشراقیہ خاموش رھی.]. **Tow-time [To]**:[بے وفائی کرنا، دغا دینا] خاص طور سے بیوی یا شوہر کی موجودگی میں کسی اور سے تعلق پیدا کر لینا۔[کیا عمدہ مغربی تہذیب ہے جس کے مناد غامدی صاحب ہیں]۔**Ugly American**:[بے ہودہ یا گھناؤنا امریکی] ایسا کوئی امریکی باشندہ جو باہر کے ملکوں میں جا کر بدتمیزیاں اور بیہودگیاں کرتا ہو۔ یہ اصطلاح ایک ناول "The Ugly American" سے اخذ کی گئی ہے جس میں ناول نگاروں William J Lederer اور Eugene Burdick نے سرد جنگ کے زمانے میں امریکیوں کے قابل نفرت حرکتوں کا تذکرہ کیا ہے۔[ظاہر یہ کیا گیا ہے کہ امریکی کم از کم اپنے ملک میں تو بہت مہذب ہوتے ہیں یہ کتنے مہذب ہیں اس کی تصویر گلین ڈی پیج کی کتاب Politics of non Kiling میں ملاحظہ کیجیے جھاں اس مجرم ملک کے اعداد و شمار و جرائم جمع کردئے گئے ھیں اس ملک کی عورتیں، مرد، بچے، شوھر، بیویاں، فوجی، طالب علم ایسے گندے غلیظ اور مکروہ جرائم کرتے ھیں جو انسانی تاریخ میں کسی نے نھیں کئے مثلاً امریکی عورتیں بچوں کو فرائی پین میں تل دیتی ھیں کھولتا ھوا پتیلا شوھر کے منہ پر دے مارتی ھیں شیر خوار بچوں کو فریزر میں فریز کردیتی ھیں دنیا کی کسی تھذیب کی عورت اتنی وحشی نھیں رھی ٹی وی پر ریسلنگ کے خون ریز اور وحشیانہ مقابلوں میں امریکی عورتوں کی داد کا والھانہ پن دیکھنے کی چیز ھے مغرب میں ماں کی محبت سے محروم اولاد وحشی بن جاتی ھے اور وحشی پن کو پسند کرتی ھے پھلوانوں کے جسم سے خون نکلتا دیکھ کر ان کو زخمی لھولھان چور چور، پٹتا ھوا، گھسٹتا ھوا، گرتا ھوا ،مرتا ھوا دیکھ کر امریکی عورتوں کی تالیاں سیٹیاں خوشیاں بتاتی ھیں کہ یہ کتنی مھذب متمدن اور انسانیت نواز قوم ھے جب عورتوں کی درندگی وحشت کی یہ حالت ھو تو مردوں کی درندگی کس درجہ کی ھوگی اس کے برعکس پاکستان میں عورتیں اگر ایسے مناظر دیکھیں تو رونے چیخنے چلانے لگیں کیونکہ ماڈرن پاکستانی عورتیں ابھی وحشت کے اس درجے تک نھیں پھنچی ھمیں یاد ھے کہ ۱۹۸۸ء میں وزیر اعلیٰ سندہ کے مشیر اقبال یوسف نے ھفتہ روزہ اخلاقی جنگ کا پھلا شمارہ شائع کیا تو اس کے پشت کے سرورق پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی جلی ھوئی مسخ شدہ برھنہ لاشوں کی خونی تصویریں شائع کیں یہ رسالہ

اے پی این ایس کی سالانہ تقریب میں تقسیم کیا گیا جس کی صدارت وزیر دفاع آفتاب شعبانی کررھے تھے ان خونی عریاں تصاویر کو دیکھ کر عورتوں نے الٹی کردی رونے لگیں اور انھیں متلی ہونے لگی یہ فرق ھے مغرب و اسلام میں. اگر جاوید غامدی کو جاھل مطلق نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے جنھیں مغربی ٹی وی کی ریسلنگ کے بارے میں بھی کچھ نہیں پتہ]۔

Ulster Defence Regiment [UDR]:[شمالی آئرلینڈ کی ریزروفوج] ۱۹۷۰ء کے زمانے میں شمالی آئرلینڈ میں [جسے السٹر بھی کہا جاتا ہے] دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے یہ فوج ترتیب دی گئی تھی جس میں اکثر فوجی جز وقتی تھے۔ چونکہ اس میں زیادہ تر فوجی پروٹسٹنٹ عقیدے کے تھے اس لیے شدید فرقہ وارانہ کشیدگی کے ماحول میں ہر بحران کے وقت اس پر سخت اعتراض کیے گئے۔۱۹۹۲ء میں اسے رائل آئرش رجمنٹ میں ضم کر کے باضابطہ برطانوی فوج کی شکل دے دی گئی۔[۱۹۷۰ء میں دھشت گردی شمالی آئرلینڈ میں ہورھی تھی لیکن دھشت گردی کی اصطلاح ۲۰۰۲ء میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملے کے بعد عام کی گئی اس تاخیر کی وجہ صرف مسلم دشمنی ھے اور کچھ نہیں]۔ **Ulster Volunteer Force [UVF]**:[شمالی آئرلینڈ کی رضا کار فوج] یہ فوج ۱۹۱۳ء میں ڈبلن کے ایک سخت یونینسٹ بیرسٹر Sir Edward Carson نے برطانوی فوج کے کچھ سینئر افسروں کی مدد سے 'ہوم رول بل' کی مخالفت میں بنائی تھی۔ پہلی جنگ عظیم میں اس فوج نے محاذ پر ایسی خدمات انجام دیں کہ آج بھی شمالی آئرلینڈ کے پروٹسٹنٹ فخر سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔۱۹۲۰ء کے زمانے میں بیلفاسٹ میں فرقہ وارانہ فساد پھوٹ پڑتے تھے جن میں اس رضا کار فوج کا بہت ہاتھ تھا لیکن دوسری جنگ عظیم تک یہ فوج ختم ہو چکی تھی۔ البتہ اس کے بچے کھچے سپاہیوں نے بدنام زمانہ B Specials بنالی۔ اور یہی مسلح لوگ تھے جنھوں نے ۱۹۶۰ء کے عشرے میں کیتھولک باشندوں کے قتل کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ اس طرح UVF کی یاد پھر تازہ ہوئی تھی۔ ۱۹۷۰ء کی دہائی میں UVF کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا جس کے بعد یہ بے عمل ہو کر رہ گئی۔ لیکن ایک اور تنظیم Ulster Defence Association سے اس کی جھڑپیں جاری رہیں۔[غنڈہ گردی ، مذھبی دھشت گردی، بد معاشی ۲۵ سال سے یورپ کے آئرلینڈ میں جاری ھے لیکن کبھی اس کا چرچا، غوغا، ٹی وی ، ریڈیو پر نہیں ہوتا کیونکہ یہ مسلمان نہیں ھیں۔]۔**Unabomber**:[یونا بمبار]امریکی یونیورسٹی آف کیلی فورنیا کے پروفیسر Theodore Kaczynski کی عرفیت جن کو ۱۹۹۸ء میں اس جرم میں تین عمر قید کی سزائیں سنائی گئیں کہ وہ سترہ سال تک امریکہ میں دہشت پھیلاتے رہے تھے۔ اس دوران میں ان کی بمباری کی وارداتوں میں تین افراد ہلاک ہوئے اور ۲۸ زخمی۔ آخر وقت تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ وہ حاصل کیا کرنا چاہتے تھے۔ صرف یہ خیال ہے کہ شاید ماحول کے تحفظ کا کوئی معاملہ تھا جس کی وجہ سے انھوں نے یہ غیر انسانی طریقہ اختیار کیا تھا۔ ان کو Unabomber کا جو لقب دیا گیا اس میں یونیورسٹی کا Un اور ایئر لائنز کا A لیا گیا ہے جہاں ان کے بموں کے دھماکے ہوئے تھے۔[اس بد معاش دھشت گرد پروفیسر کا نام تک جاوید غامدی نے کبھی نہیں سنا ہو اور فرمارھے ھیں کہ ھم مغرب سے مل کر مسلم دھشت گرد ی ختم کریں گے پھلے مغرب

اپنے یہاں دھشت گردی ختم کرے. اسلامی تاریخ، مدارس کی تاریخ اور عالم اسلام کی کسی یونیورسٹی سے آج تک ایسا دھشت گردعالم یا پروفیسر پیدا نھیں ھوایہ خاص مغرب کا تحفہ ھے اور کمال ھے لیکن دھشت گرد امریکہ اور غامدی کے خیال میں صرف مسلم ھیں].

Vamp:[vampire ویمپ] ایسی عورت جوجنسی ترغیب کے ذریعہ مردوں کو رجھانے کی کوشش کرے۔ یہ اصطلاح بیسویں صدی کے شروع میں بنی تھی اور خاص طور سے امریکی فلم ایکٹریس Theda Bara کے لیے استعمال کی جاتی تھی جنھوں نے خاموش فلم[1915] A Fool There Was میں شہوانی کشش کا مظاہرہ کیا تھا۔[کیا عظیم الشان تھذیب ھے جو غامدی صاحب کی جاھلیت کے مطابق اسلام کے قریب آرھی ھے اور جدیدیت پسند مسلم مفکرین وحید الدین خان ڈاکٹر منظور احمد، پرویز کے مطابق اسلام کی توسیع شدہ شکل ھے اس سے آپ کو اندازہ ھوگا کہ جدیدیت پسند مسلم مفکرین کے یھاں اسلام کی وسعت اور مغرب سے قربت کے پس پشت مقاصد کیا ھیں] ۔**Verbal diarrhoea**:[زبان قینچی کی طرح چلنا، زبان کے آگے خندق] اپنے آگے کسی کو بولنے نہ دینا، بے معنی گفتگو کرتے رہنا۔[ٹی وی چینلوں پر چرب زبان، لفاظ، بازی گر، شعبدہ باز مذھبی عالم کا روپ دھار کر لچھے دار گفتگو کرکے جھالت عام کررھے ھیں ان چرکٹوں کا ایک ھی وصف ھے کہ زبان چلائے جانا علم، فلسفے، ادب دین کی ابجد سے ناواقف یہ جھلا ھر موضوع پر بولنے اور فتویٰ دینے کے لئے تیار رھتے ھیں دنیا کی اکیس تھذیبو ںمیں کبھی عالم کو جاھل نھیں سمجھا گیا اور جاھل کو کبھی عالم کا درجہ نھیں ملا مگر مغربی تھذیب دنیا کی پھلی تھذیب ھے جس نے جھلاء کو علماء فضلاء کے طور پر میڈیا کے ذریعے مسلط کیا ھے جاوید غامدی اس کی واضح مثال ھیں سرقے پر مبنی افکار کے مالک، عربی کی ابجد سے نابلد، انگریزی سے برائے نام واقف اور مغربی فلسفے سے قطعاً ناواقف غامدی صاحب صرف زبان کے کنکوے اڑارھے ھیں۔]۔**Verdun**:[فرانسیسی شہر: ویغدوں] پیرس سے کوئی ۲۰۰ ک م[۱۲۰ ام] Verdun دور ایک چھاؤنی۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران میں اس شہر پر قبضے کے لیے انتہائی خونریز اور بہت طویل جنگ ہوئی۔ جرمنی کو اندازہ تھا کہ فرانس اس شہر کی حفاظت میں جان کی بازی لگادے گا اور اس ارادے کے ساتھ اس پر حملہ کیا تھا کہ ساری فرانسیسی فوج یہیں ختم ہوجائے تاکہ باقی ملک کی حفاظت کے لیے اس کے پاس طاقت نہ رہے۔ فرانس نے واقعی اس چھاؤنی کی حفاظت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ ہر ہفتے نوے ہزار فوجی اس شہر میں بھیجے جاتے رہے لیکن جرمن منصوبہ کامیاب نہ ہوسکا سوائے اس کے کہ دونوں طرف کا شدید جانی نقصان ہوا۔ دولاکھ پچاس ہزار فرانسیسی فوجی ہلاک ہوئے اور اتنے ہی زخمی۔ جرمن فوج کے سوا دولاکھ ہلاک اور اتنے ہی زخمی تھے۔ ۲۱ر فروری ۱۹۱۶ء کو یہ جنگ شروع ہوئی تھی اور ۱۸ر دسمبر کو ختم ہوئی۔[دونوں مہذب جدیدیت پسند گوری چمڑے والے ایک دوسرے کو تباہ کررہے تھے جب یہ کام نہ کرسکے تو سلامتی کونسل میں بیٹھ کر اب دوسری گوری و زرد نسلوں سے مل کر

دنیا کو تباہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں]۔**Verlan**:[الٹی بولی] بیسویں صدی کے اواخر میں فرانس کے نوجوانوں نے الفاظ میں الٹ پھیر کرکے اپنی بولی ایجاد کرلی تھی، مثلاً pourri[سڑا ہوا، گندہ] ripou ہوگیا، femme[عورت] کو meuf کردیا گیا اور chaud[گرم] کو auch بنادیا گیا۔خود یہ لفظ verian بھی I'envers[الٹی جانب] کے الٹ پھیر سے بنایا گیا ہے۔[**جدیدیت نے نوجوانوں کے لئے سائنس و ٹیکنالوجی کے ذریعے بہت ساوقت بچادیا ہے لهٰذا اب نوجوان اسی قسم کی لغویات میں زندگی بسر کرتے ہیں**]۔**Voyeurvision**:[جنس زدہ ٹیلی وژن پروگرام] ایسے پروگرام جن میں لڑکیوں کی روز کی بالکل نجی زندگی کے مناظر پیش کیے جاتے ہیں۔امریکہ میں ۱۹۹۰ء کے زمانے میں پروگراموں کی یہ صنف ایجاد ہوئی تھی اور پہلے تو صرف ایک ایکٹریس Sharon Stone کی دن رات کی ہرطرح کی بات کو Sliver نام کے پروگرام میں پیش کیا گیا اس کے بعد سلسلہ چل نکلا اور ۱۹۹۷ء میں سات لڑکیوں کی دن اور رات کی ہر بات کو ۴۸ کیمروں سے ریکارڈ کرکے انھیں کہیں سے کاٹے بغیر بہت کھول کر دکھایا گیا۔ پروگرام تھا Voyeur-Dorm[**جاوید غامدی صاحب آج کل ملک میں یہی ہورہا ہے اور شاید اسی لئے مغرب اسلام کے قریب آرہا ہے افسوس ہے کہ غامدی، پرویز ، وحید الدین خان، ڈاکٹر منظور احمد، ڈاکٹر رشید جالندھری، ڈاکٹر غازی، ڈاکٹر خالد مسعود، امریکی تاریخ اور مغربیت و جدیدیت کے فلسفہ و معاشرے سے بالکل کورے ہیں ورنہ ان کی اندھادھند حمایت نہ کرتے**]۔**Warsaw risings**:[وارسا کی بغاوتیں] جرمنی میں ہٹلر کے دور میں دو بار پولینڈ کے دارالحکومت میں بغاوتیں اٹھی تھیں۔پہلی بغاوت اپریل/مئی ۱۹۴۳ء میں ان یہودیوں کی تھی جن کو ۱۹۴۰ء میں یہودی باڑے[ghetto] میں بند کرکے اس کے چاروں طرف سخت پہرہ لگادیا گیا تھا۔اس آبادی کے ایک لاکھ نفوس میں سے بہت سے بھوک اور بیماریوں میں ہلاک ہوگئے تھے اور ہزاروں کو ہلاکت کیمپوں میں بھیج دیا گیا تھا۔۱۹/اپریل ۱۹۴۳ء کو نازیوں کی ایک بڑی فوج اس مقصد سے آئی کہ اس آبادی کو چوبیس گھنٹے کے اندر بالکل صاف کردیا جائے کیونکہ اگلے دن ہٹلر کی سالگرہ منائی جانے والی تھی اور شہر کو یہودیوں سے پاک کرنا تھا۔لیکن اس فوج کو غیر متوقع طور پر مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ یہودیوں کی دو زیر زمین فوجی تنظیموں F a r b a n d[یہودی فوجی یونین] ZOB[یہودی عسکری تنظیم] نے یہودی باڑے میں نازی فوج کا مقابلہ شروع کردیا۔پہلے دن کی لڑائی کے بعد نازیوں کو پسپائی اختیار کرنی پڑی لیکن اگلے بیس دن کے دوران میں یہ بتدریج باڑے کے اندر داخل ہوگئے اور آخر میں چھ ہزار کی آبادی میں صرف ۱۰۰ یہودی زندہ بچے تھے۔

وارسا کی دوسری بغاوت بھی نازیوں کے خلاف ہوئی۔اس مرتبہ پولینڈ کے مزاحمتی گروپ نے Operation Burza کے نام سے یکم اگست ۱۹۴۴ء کو اس وقت کارروائی شروع کی جب سوویت فوجیں نازیوں سے لڑتی ہوئی دریائے Vistula کے دوسرے کنارے تک پہنچ گئی تھیں اور مزاحمتی گروپ کو یقین تھا کہ نازیوں کو بے دخل کرنے کے لیے روسی شہر کے اندر داخل ہوکر اس کی مدد کریں گے۔لیکن سٹالن نے کچھ دنوں کے بعد اپنی فوج کو واپس جانے کا حکم دے دیا اور نازیوں کو موقع مل گیا کہ بغاوت کو کچل ڈالیں۔ دو مہینے کی خونریز جنگ میں ڈیڑھ لاکھ پولش باشندے ہلاک ہوئے اور ۵/اکتوبر کو

مزاحمتی فوج نے ہتھیار ڈال دیے۔ کہتے ہیں کہ سٹالن کا یہ اقدام دانستہ تھا اور وہ چاہتے تھے کہ جو سوویت فوجیں وارسا میں داخل ہوں تو مزاحمتی فوج باقی نہ رہی ہو جو پولینڈ پر قبضے میں مشکلات کا موجب ہوتی۔[گوری چمڑی والی مہذب ڈاکو دهشت گردقوموں کے یه قبیح، غلیظ، دهشت گرد تاریخ پڑھے بغیر غامدی صاحب عالم اسلام کو دهشت گرد قرار دے رهے هیں ایسے جهلا آج کل ٹی وی پر عام هیں جو بات بے بات کهتے هیں که اسلام دهشت گرد نهیں هے ان میں همت هی نهیں که مغرب کے دهشت گردوں کو دهشت گرد کهه سکیں وحید الدین خان، غامدی، اور ڈاکٹر منظور احمد جیسے جاهلوں نے مغرب کی سفاکی بهیمیت دهشت گردی کی تاریخ سرے سے نهیں پڑھی ورنه یه کبھی عالم اسلام کو دهشت گرد نه قرار دیتے اور مغرب کی حمایت نه کرتے انهیں چاهیے که ساحل کے شمارے جون ،جولائی ، اگست ۲۰۰۵ء کا مطالعه کریں جس میں اس تاریخ کا بیان هے .]-**[The] Waste Land**:انگریزی ادب میں جدیدیت[Modernism] کی شاہکار نظم۔[1888-1965] TS Elliot نے یہ نظم ۱۹۲۲ء میں کہی تھی جب پہلی جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کے بعد فاتح اور مفتوح دونوں فریقوں پر مایوسی کے بادل چھائے ہوئے تھے اور یہ سوال ذہنوں پر طاری تھا کہ اتنی جانوں کے زیاں سے آخر حاصل کیا ہوا۔نظم اس قدر مقبول ہوئی کہ یونیورسٹیوں کے طالب علموں نے زبانی یاد کر لی تھی اور دانشوارانہ بغاوت کے اظہار کے طور پر بلند آواز میں نظم پڑھا کرتے۔اس کے کئی مصرعے محاورے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔مثلاً April is the cruellest month۔[اسے کهتے هیں که چت بهی اپنی پٹ بهی اپنی. یه هے مغرب کی تاریخ دهشت گردی ان دهشت گرد مهذب قوموں نے پهلی جنگ عظیم کے بعد دوسری جنگ عظیم بهی لڑی لڑنے مرنے والے گورے، مهذب ، اور صنعتی ترقی یافته انسان تهے اور یه سب آج سلامتی کونسل کے مستقل رکن بن کر دنیا کو امن کی تلقین کررهے هیں اور جاوید غامدی جیسے احمق کهه رهے هیں که اب دنیا سے مذهبی جبر کا خاتمه هوگیا هے اور یو این او کا اداره بن گیا هے یه اداره تو دهشت گردوں کا سب سے بڑا اڈه هے .اس نے مذهبی جبر ختم کرنے کے بجائے FR،HR کے نام پر کانٹ کے مذهب الوهیت انسانی کو دنیا پر طاقت کے زور سے مسلط کرنے کا فریضه سنبهال لیا لهذا هر ملک کو مذهب حقوق انسانی کے چارٹر پر دستخط کرنے هیں جو ملک دستخط نه کرے اس کے خلاف سخت ترین کارروائی کا اختیار UNO کو حاصل هے جاهل مطلق غامدی صاحب کو حقوق انسانی کے مذهب سے برائے نام واقفیت نهیں وه اسے عین اسلامی ثابت کررهے هیں جبکه حقوق انسانی کا منشور اسلام سے متصادم ، امریکی دستور اور فیڈرلسٹ پیپر [Feralist Paper] کا چربه اور امریکی صدر روز ویلیٹ کی بیوی ایلینا روز ویلیٹ کا تحریر کرده هے . غامدی صاحب کو HR کی مابعد الطبیعیات کا علم نهیں کیونکه فلسفه سے ناواقف هیں انهوں نے کانٹ کا مطالعه نهیں کیا لهذا یه الوهیت انسانی کا فلسفه سمجهنے کی اهلیت هی نهیں رکهتے.] **Waco**:[واکو، ٹیکساس کا ایک شہر]

ساحل جون ۲۰۰۷ء

۱۹۹۳ء میں اس شہر میں ایک انتہا پسند مذہبی گروپ Branch Davidian کے زیر استعمال عمارتوں کا پولیس نے محاصرہ کیا جس کا انتہائی افسوسناک نتیجہ نکلا۔ مذہبی گروپ Branch Davidian کے پیشوا David Koresh تھے اور اس گروپ کے پاس تھوڑے سے اسلحہ بھی تھے۔ پولیس نے ۱۸ر فروری کو محاصرہ شروع کیا ۱۹ر اپریل کو اس مذہبی گروپ کے سب ارکان نے جن کی تعداد ۸۰ تھی خود کشی کرلی جن میں ۱۷ بچے بھی تھے اور David Koresh بھی۔[الحمدللہ عالم اسلام ایسی مذہبیت سے خالی ہے کیا فرماتے ہیں غامدی صاحب اور منظور صاحب!]

Wet behind the ears:[منہ سے دودھ کی بو آرہی ہے، دودھ کے دانت نہیں ٹوٹے ہیں] ناتجربے کار، بھولا، اناڑی۔ پیدائش کے بعد جانور کے بچے کا بدن خشک ہوتا ہے تو کانوں کے پیچھے کا حصہ آخر تک نم رہتا ہے۔[المورد، دانش سراء کے جعلی مفکرین، جاہل محققین، عربی سے لا علم مفتیوں اورمغرب کے فکر و فلسفے سے ناواقف علاماؤں کے لئے بہترین اصطلاح یہ منہ اور مسور کی دال]۔

When the fat lady sings:[انجام کو پہنچنا، ختم ہوجانا] یہ محاورہ اس طرح بنا ہے کہ opera کے آخر میں ہیروئن آکر گاتی ہے اور عام طور سے مرجاتی ہے۔ اس پر 'آپرا' ختم ہوتا ہے اور چونکہ 'آپرا' گانے والی خواتین نہ صرف توانا آواز کی مالک ہوتی ہیں بلکہ تن و توش بھی رکھتی ہیں اس لیے محاورہ بنانے والوں نے ان کی جسامت کا لحاظ رکھا ہے۔[مغربیت اور جدیدیت کا سارا کام عورت کے اعضاء، تن و توش حرکات، سکنات، سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوجاتا ہے]۔

Wheneye:[ڈینگیں مارنے والا] ایسا آدمی جسے بس اپنی ہی دھن سوار ہو اور اپنی کہانیاں سناتا رہتا ہو۔[یہ فریضہ آج کل غامدی صاحب ٹی وی کے ہر چینل پر بخوبی انجام دے رہے ہیں]۔ **White man's burden**: [سفید فام کاندھوں کا بوجھ] سامراجیت کے دور میں مغرب کے لوگوں اور خاص طور سے انگریزوں میں یہ عقیدہ پایا جاتا تھا کہ ہمارا فرض ہے کہ پس ماندہ سیاہ فاموں اور ایشیائیوں کو تعلیم دے کر تہذیب کے دائرے میں داخل کریں اسی لیے ہم ان پر حکومت کرتے ہیں اور ہمیں بادل ناخواستہ اپنے کاندھوں پر یہ بوجھ اٹھانا پڑ رہا ہے۔ یہ اصطلاح شاعر اور ناول نگار Rudyard Kipling کی ایجاد کردہ ہے۔[یہ عقیدہ آج بھی موجود ہے جس میں تمام گوری چمڑی اور زرد رنگت والے مشترکہ طور پر شریک ہیں تکبر کا انجام بہت برا ہے].

White settlers:[سفید آبادکار] سامراجی دور میں خاص طور سے افریقہ کے ملکوں میں سفید آبادکار مقامی باشندوں کی پروا کیے بغیر زمینوں پر قابض ہوگئے تھے۔ وہیں سے یہ اصطلاح چل نکلی اور اب جہاں بھی باہر کے مالدار لوگ آکر مقامی مفادات سے بے پروا، زمین اور مکان خرید کر تجارت پر قابض ہوجاتے ہیں انھیں سفید آبادکا کہا جاتا ہے۔ اسی طرح سکاٹ لینڈ کے باشندے انگلستان کے ان لوگوں کو سفید آبادکار کہتے ہیں جنھوں نے سکاٹ لینڈ میں زمینیں خرید لی ہیں۔[اسلامی تاریخ و تہذیب میں مسلمانوں کے لئے کبھی اور کہیں ایسی اصطلاح استعمال نہیں کی گئی یہ غلیظ تاریخ اس مغرب کی ہے جس پر جاوید غامدی کو فخر ہے غامدی صاحب اگر اجازت دیں

تو ساحل مغرب اور امریکہ کی تاریخ پڑھانے کے لئے اپنے خرچے پر ان کے لئے کل وقتی استاد کا بندوبست کرسکتا ھے یا کتابیں مھیا کرسکتا ھے بشرطیکہ وہ سھیل عمر کی نگرانی میں مطالعہ کریں جن کی انگریزی اور عربی غامدی سے ھزار گنا بھتر ھے۔ مسلمانوں نے پندرہ سو سالہ تاریخ میں کھیں نو آبادیاں colonies]قائم نھیں کیں کھیں زمینوں پر قبضے کے لئے جنگ نھیں کی جنگ کی تو اللہ کے نام کے لئے صلاح الدین ایوبی بیت المقدس کے مسلمانوں کو ظلم سے بچانے کے لیے لشکر لے کر آئے تو مسلمانوں کے خون میں اس کے گھوڑے کی ٹانگیں ڈوب گئیں وھاں اس کی بھن کو قتل کیا گیا تھا وہ عیسائیوں کی اینٹ سے اینٹ بجاسکتا تھا لیکن جب عیسائی فرماں روا نے وعدہ کیا کہ وہ خود ظالم عیسائیوں کو سزا دے گا تو وہ بیت المقدس کے باھر سے لوٹ گیا یہ ھے مسلم تاریخ جسے جاوید غامدی جیسے اجھل دھشت گرد ی کی تاریخ کھتے ھیں حضرت عثمان کو قتل کرنے کے لئے شر پسند جمع ھیں حضرت علی عمر و بن العاص و دیگر صحابہ کرام اجازت طلب کرتے ھیں کہ ان شر پسندوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردئے جائیں وہ سپہ سالار جو روم و ایران فتح کرچکے تھے خلیفہ سے اجازت کے منتظر تھے اور خلیفہ یہ کھہ رھے تھے نھیں یہ مسلمان ھیں یہ مدینہ ھے یہ رسالت ماب کا شھر ھے اس شھر کی مٹی نے رسول اللہ کے قدموں ، پسینے اور لھو کی خوشبو سونگھی ھے میں اس شھر میں خون بھتا ھوا نھیں دیکھ سکتا صبر کرو دعا کرو میں مسلمانوں کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت نھیں دے سکتا یہ کفار نھیں ھیں دنیا کی تاریخ ایسی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ھے حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ کے خلاف خوارج نے تلوار اٹھائی دونوں عظیم الشان جلیل القدر ھستیوں کو جن پر پوری امت متفق تھی خوارج نے انھیں کافر اور واجب القتل قرار دیا لیکن دونوں عظیم صحابہ کرام نے خوارج کو کافر نھیں کھا نہ خوارج کے قتل عام کی اجازت دی نہ خوارج کو تھس نھس کرنے کا حکم دیا حضرت علیؓ جوشیر خدا، فاتح خیبر اور شھر علم کا دروازہ تھے لیکن حلم کا یہ عالم تھا کہ خوارج نے جب ان کے قتل کا اعلان کیا اور صحابہ نے اجازت طلب کی کہ انھیں جواباً قتل کردیا جائے تو فرمایا کہ خوارج کے قتل کی اجازت نھیں دے سکتا کیونکہ انھوں نے ارادہ ظاھر کیا ھے عمل تو نھیں کیا مغرب کے دھشت گرد گوری چمڑے والے کھتے ھیں حملہ کے امکان سے پھلے حملہ کردو اسے Preempt strategy کھا جاتا ھے دوسری جانب اسلامی تاریخ کی یہ عظیم القدر ھستی حضرت علیؓ ھیں خود فرمارھے ھیں میرے قتل کاارادہ ظاھر کیا ھے عمل تو نھیں کیا جاوید غامدی سے کوئی پوچھے کہ تم مغرب کا موازنہ اسلام سے کررھے ھو شرم سے ڈوب مرو یہ وہ اسلام ھے جس کی تاریخ میں حضرت معاویہؓ جیسے خلیفہ کے دربارمیں ایک شخص آتا ھے اور کھتا ھے کہ میں تمھاری والدہ سے شادی

کرنا چاھتا ھوں اسی سالہ بوڑھی والدہ سے شادی کی خواھش کا اظہار کسی کو مشتعل کرنے کے لئے کافی ھے وہ ھستی جس کا پرچم تین براعظموں پر لھرارھا ھے جس کی تلوار سے شرق و غرب خوف زدہ ھیں اس شر پسند گستاخ شخص کو تلوار کی نوک پر رکھنے کے بجائے حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ میں والدہ محترمہ سے اجازت لے کر آپ کو بتادوں گا تحمل کی تاریخ میں ایسا کوئی واقعہ نھیں ملتا یہ رویہ اسلام کی ما بعد الطبعیات کا لازمی نتیجہ ھے جھاں طاقت و قوت کا استعمال صرف غلبہ حق اور غلبہ خیر کے لئے ھوتا ھے غلبۂ نفس کے لئے نھیں جب خلیفہ وقت روم و ایران سے مقابلہ کرتاھے تو اس کی تلوار ھمیشہ نیام سے باھر رھتی ھے لیکن جب خلیفہ وقت کا مقابلہ مسلمانوں کے باغی گروھوں اور بدتمیزی گستاخ مسلمانوں سے ھوتا ھے تو تلوار میان سے باھر ھی نھیں نکلتی صرف محبت کی تلوار چمکتی رھتی ھے کیونکہ باغی گروہ مسلمان ھے اور اس کا اختلاف قرآن و سنت کی توجیھہ پر ھے یہ اجتھادی اختلاف ھے لھٰذا باغی گروہ کے ساتھ وہ معاملہ نھیں ھوگا جو قیصر و کسریٰ کیساتھ کیا جاسکتاھے اسی لئے حضرت علیؓ، و معاویہؓ نے خوراج کو نہ کبھی کافر قرار دیا نہ ان کے خلاف جنگی اقدام کیا صرف دفاع کیا. کیوں کہ فاتحانہ جلال ایک الگ معاملہ ھے اور اپنے اھل ایمان بھائیوں اور انسانوں سے معاملات دوسری اقلیم سے تعلق رکھتے ھیں، دونوں کے احکامات مختلف ھیں یہ ھے ھماری سنھری تاریخ ھے جس پر غامدی صاحب کو شرمندگی ھے.ھماری تاریخ میں نور الدین زنگی بھی ھے جو کبھی پلنگ پر نھیں سویا جس نے خاک زمیں کو اپنا دائمی بچھونا بنالیا تھا ھماری تاریخ کے آخری دور میں اورنگ زیب عالمگیر بھی ھے اور التتمش بھی جو قرآن کی کتابت اور تنکوں سے ٹوپیاں بنا کر روز گار حاصل کرتے تھے یہ کام کرنے والے ان لوگوں میں شامل تھے جن کی زندگی میں کبھی کوئی نماز قضاء نہ ھوئی تھی. ٹوپی بنانے اور کتابت کرنے کو یہ حکمراں اپنے لئے شرف و اعزاز سمجھتے تھے اس تاریخ کا مغرب کی ذلیل تاریخ سے کیا موازنہ.[**Winter War**:[فن لینڈ اور سوویت یونین کی جنگ] نومبر ۱۹۳۹ء سے مارچ ۱۹۴۰ء تک کی یہ جنگ قطب شمالی کی قیامت خیز سردیوں میں لڑی گئی۔ جنگ کا سبب فن لینڈ کے کچھ علاقوں پر حق ملکیت تھا۔سوویت یونین کا مطالبہ تھا کہ Karelia اور Hango کا بحری اڈہ اسے دے دیا جائے تو سوویت یونین اس کے بدلے میں ایک بڑا علاقہ فن لینڈ کے سپرد کردے گا۔سوویت یونین چاہتا تھا کہ اگر کبھی جرمنی نے اس پر حملہ کیا تو بحیرہ بالٹک کی طرف سے راستے کی حفاظت کی جاسکے اور لینن گراڈ کو بچایا جاسکے۔فن لینڈ سے مذاکرات کی ناکامی پر سوویت یونین نے اس پر حملہ کردیا۔فن لینڈ کی فوج جاڑوں کی سختیاں زیادہ اچھی طرح برداشت کرسکتی تھی۔اس نے سوویت فوجوں کا بہت جانی نقصان کیا اور لڑائی طول کھینچ گئی لیکن بالآخر ایک بڑی اور طاقتور فوج چھوٹی فوج پر غالب آ گئی۔فن لینڈ کو سمجھوتہ کرنا پڑا اور سوویت مطالبے پورے کرنے پڑے۔جنگ میں سوویت یونین کے دولاکھ فوجی ہلاک ہوئے،فن لینڈ کے پچیس ہزار۔[اپنے تحفظ کی

خاطر دوسرے کو تباہ کردینا مغربی فلسفہ ھے طاقت علم ھے علم طاقت knowledge is power کے فلسفے کا انجام یھی ھے روس نے اس پر بھر پور طریقے سے عمل کیا آج کل یھی کام حریت جمهوریت اور آزادی کے نام پر امریکہ اور برطانیہ انجام دے رھے ھیں مزے کی بات ھے کہ یہ روسی دھشت گرد آج کل سلامتی کونسل کا مستقل رکن ھیں اور دنیا میں امن قائم کرنے کے مدعی ھیں سلامتی کونسل کے تمام اراکین کی یھی تاریخ ھے. دنیا کو تاریخ کی بد ترین عالمی جنگوں میں مبتلا کرکے یہ دھشت گرداب سب سے بڑے امن کے علم بردار ھیں.]۔**Wog**:[wily oriental gentleman *مکار مشرقی آدمی] سیاہ فاموں، عربوں، مصریوں اور دوسرے غیر سفید فام باشندوں کے لیے توہین آمیز لفظ۔ یہ گالی ملاحوں کی زبان کی ہے اور اسی سے دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ کہاوت بھی شروع ہوئی:*Wogs begin at Calais۔[اسلامی تاریخ دوسری قوموں تھذیبوں نسلوں اور باشندوں کے لئے اس قسم کے ذلیل الفاظ اصطلاحات اور محاورات سے خالی ھے یہ جدید مھذب دھشت گرد مغرب کی تاریخ ھے ۔ *جو اپنے سوا ہر ایک کو حقیر کمتر ذلیل اور بے وقعت سمجھتا ہے اور انھیں زندہ رہنے کا حق بھی نہیں دیتا*۔]۔**Wrong side of the tracks**:[*گھٹیا سماجی طبقہ] اگر آپ لائن کے دوسری طرف رہتے ہیں تو آپ گھٹیا سماجی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ امریکی محاورہ ۱۹۳۰ء کے زمانے کا ہے جب غریبوں کی بستیاں عموماً ریلوے لائن کے اس طرف ہوتی تھیں جدھر ہوا کوئلے کے انجن کا دھواں اڑا کے لے جاتی تھی۔ برطانیہ کے شہروں میں بھی غریبوں کے محلے مرکز سے مشرق کی جانب تھے کیونکہ یہاں بھی ہوا مغرب سے مشرق کی طرف چلتی ہے۔ لندن میں East End اس کی ایک مثال ہے*۔[الحمدلله اسلامی تاریخ ایسی غلیظ طبقاتی تقسیم سے خالی ھے پھر بھی گورے آدمی کو مھذب اور اعلیٰ ھونے کا دعوی ھے اور غامدی جیسے اجھل ان پڑہ شخص ان کی تاریخ کو ھم سے افضل قرار دے رھے ھیں مغرب کی یہ شریر بیمار اور غلیظ ذھنیت ۱۹۳۰ء کی ھے جب جدید انسان کی پیدائش کو دو صدیاں گزر چکی تھیں اکیس مذھبی تھذیبوں میں کبھی ایسی بستی ایسے لوگ ایسی اصطلاحات نھیں بنائی گئیں].

Xenophobia:[*غیر ملکیوں سے نفرت*]۔X-rated *کے اصطلاحی معنی ہوتے ہیں*۔[یہ ذلیل اصطلاح بھی اسلامی تاریخ میں نھیں ملے گی کیونکہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ محبت کی تاریخ ھے ایسی تاریخ کہ مسلمان کفار و مشرکین مکہ سے بھی محبت کرتے تھے اور پھر الله کو کھنا پڑا کہ تم ان سے محبت کرتے ھولیکن وہ تم سے محبت نھیں رکھتے .تحبونھم ولا یحبو نکم ۳/۱۱۹ الله تعالیٰ مسلمانوں کو روک رھے ھیں کہ ان سے محبت نہ کرو یہ محبت کی وہ انتھا ھے جس کی مثال پوری مغربی تاریخ میں نھیں مل سکتی مسلمان کا دل بغض کینہ حسد سے پاک ھوتا ھے اس کی محبت محض اس لئے ھوتی ھے کہ فریق مخالف کو آگ سے بچالیا جائے اور جنت میں داخل ھونے کے قابل بنالیا جائے کیونکہ الله کی جنّت زمین و آسمان سے بھی زیادہ وسیع و

عریض ھے وھاں جگہ کا وسائل کا مسئلہ نھیں ھے لھٰذا مسلمان کا پھلا کام اور آخری کام یھی ھے کہ خلق سے ایسی محبت کرے کہ وہ اس کے قلب کو بدل ڈالے اور پوری دنیا جنت کی حقدار بن جائے. نہ سرسید اور عبدہٗ انگریزی جانتے تھے نہ مغربی فلسفہ نہ جاوید غامدی کو عربی آتی ھے نہ مغربی فلسفہ، منظور احمد جاوید اقبال نہ عربی جانتے ھیں نہ علوم اسلام سے واقف اس معاملے میں یہ نرے جاھل ھیں.]

Young gun:[توپ چیز، تیز طرار نوجوان] ایسا خوداعتماد نوجوان شخص جو اپنی سی کرتا ہو، ہر معاملے میں حکم چلانے کا قائل ہو اور یہ تاثر دیتا ہو گویا زندگی کے کارزار میں اپنا راستہ ادھر ادھر گولیاں چلا کر بنا رہا ہے۔[یہ مغرب کے جدید انسان کا خاص مزاج ھے اسلام اس سے خالی ھے.]

Yardie:[یارڈی یا وطنی] جمیکا یا ویسٹ انڈیز کے کسی ایسے جرائم پیشہ گروہ کا فرد جو دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مجرمانہ جال کا حصہ ہو اور خاص طور سے نشہ آور دواؤں کا دھندا کر رہا ہو۔ یہ لفظ جمیکن زبان میں لفظ yard سے لیا گیا ہے جس کے معنی ہیں مکان یا گھر اور غیر ملکوں میں بسے ہوئے جمیکن باشندے اپنے وطن کو 'یارڈ' کہتے ہیں۔[جرائم پیشہ لوگوں کے عالمی گروہ اسلامی تاریخ میں کھیں نھیں ملتے مغرب یھاں بھی خود کفیل ھے.]

Young Guard:[نوجوان روسی گوریلا] دوسری جنگ عظیم کے دوران نازی جرمنی کے زیر قبضہ یوکرین میں جرمن فوج کے خلاف کارروائیاں کرنے والے نوجوانوں کے اس گروپ میں صرف ۹۱ فرد تھے جن میں فیکٹری مزدور، طالب علم اور سرکاری ملازم سبھی طرح کے لوگ تھے۔ ان کے پاس چار ریڈیو ریسور، کچھ ہتھیار اور دھماکے والا مادہ تھا۔ انھوں نے سیکڑوں کی تعداد میں نازی مخالف اشتہارات تقسیم کیے، سوویت یونین کی پچیسویں سالگرہ کے موقع پر قصبے میں سوویت پرچم لہرائے، جرمن فوجیوں کی گاڑی دھماکے سے اڑا دی، نازیوں کے اس دفتر میں آگ لگا دی جس میں یوکرین کے ان باشندوں کی فہرستیں تھیں جن کو نازی فوج بیگار کیمپوں میں بھیجنے والی تھی۔ نومبر ۱۹۴۲ء میں اس گروپ نے ۷۰ سوویت باشندوں کو جبری نظر بندی کیمپ [concentration camp] سے رہا کرایا اور ۲۰ کو ہسپتال سے نکال کے لے آئے۔ یہ لوگ ایک جرمن چھاؤنی کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنا چکے تھے لیکن انہی میں سے ایک کی مخبری پر جرمنوں نے ان کو پکڑ لیا۔ ایذائیں دینے کے بعد ۷۱ کو ۵۳ میٹر [۱۷۴ فٹ] کی بلندی سے نیچے پھینک کر مار دیا، پانچ کو جنھیں سرغنہ بنایا گیا گولی ماردی۔ صرف گیارہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو سکے۔ جنگ کے بعد ایک نیا شہر بسایا گیا جس کا نام اس گروپ کے نام پر Molodogvardeysk رکھا گیا ہے۔[جاوید غامدی صاحب اسلامی تاریخ سے ایسا کوئی واقعہ پیش فرمادیجیے صاف معلوم ھوتا ھے کہ آپ نے کبھی مغرب کی دھشت گردی کی تاریخ پڑھی ھی نھیں اس کے باوجود آپ کی ڈھٹائی اور جرات کا عالم یہ ھے کہ آپ مسلمانوں کی اجلی تاریخ کو مغرب سے بدتر تاریخ قرار دیتے ھیں یہ جھالت ھی نھیں جاھلیت خالصہ اور استعماری مغرب کی کاسہ لیسی اور حاشیہ

بـرداری کـے سوا کچھ نہیں‌ھے مغرب کی حاشیہ برداری بلکہ چمچہ گیری سے پہلے مغرب کی تـاریـخ اس کـی وحشـت بربریت بھمیت سفاکی کی تاریخ کا مطالعہ ضروری ھے سرسید سے لے کـر جـاوید غامدی تک مغرب کے خوشامد پرستوں کا ایک ھی موقف ھے کہ مغرب حق پر ھے وہ مھـذب ھـے انسـان دوسـت ھـے شـریف ھے اصل مجرم اور ظالم تو مسلمان ھیں ملت اسلامیہ ھے]۔

Yuppie flu:[یپی فلو] *شدید تھکن کا مرض*[chronic fatigue syndrome]۔*عام لوگ اسے 'یپی فلو' اس لیے کہنے لگے ہیں کہ عموماً یہ مرض ان نوجوانوں میں پایا گیا ہے جو کمپنیوں اور مالیاتی اداروں میں شدید محنت کر کے جلد از جلد ترقی کے زینے طے کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بیماری 'وائرس' کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بخار رہنے لگتا ہے، بدن دکھتا ہے، تھکن رہتی ہے اور مزاج میں پستی* [depression] *کی کیفیت نمودار ہوتی ہے۔اس مرض کا طبی نام*[ME] myalgic encephalomyelities *ہے۔ ۱۹۸۰ء کے اواخر میں خبری ذرائع میں اس کا بہت چرچا رہا تھا۔ ماہرین میں یہ بات طے نہیں ہے کہ مرض کے اسباب کیا ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ بیماری صرف ہسٹریا ہے۔*[جدید صنعتی زندگی سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی نے یـہ مزاج اور یہ بیماریاں پیدا کی ھیں گزشتہ تین سو برس میں جدید ذلیل زندگی کے باعث مغرب میـں تیـن ھـزار سـے زیـادہ نـئـی بیـمـاریـاں پیـدا ھوئیں جن کی پوری تاریخ انسانی میں کوئی مثال نھیـں ملـتـی دنیـا کـی اکیس تھذیبوں نے مل کر اپنے مشترکہ گناھوں کے نتیجے میں اتنی بیماریاں پیدا نھیں کیں جتنی بیماریاں اس ذلیل مغربی تھذیب نے تین سو برس کے عرصے میں پیدا کی ھیں صـرف جـنسـی بیـمـاریـوں کـی اقسـام سیـنـکـڑوں میں ھیں. اپنی تخلیق کردہ بیماریوں کا علاج ڈھـونـڈکر مغرب اپنی ترقی کا اعلان کررھا ھے یہ ترقی ھے یا تباھی، غامدی صاحب سے پوچھا جـائـے ،شـکـر، امـراض قـلـب، ڈپریشن ، بلڈپریشر، انگزائٹی، کینسر جیسی صنعتی دور کی بیـماریوں سے تاریخ انسانی خالی ھے کیونکہ دنیا کی اکیس تھذیبوں میں کبھی بھی خواھش نـفـس کـو الـہٰ تسـلیم نھیں کیا گیا اور کائنات کامرکز ومحور وجود خدا وندی رھا لھذا یہ تھـذیبیں ایسی مکروہ بیماریوں کے وجود سے خالی رھیں جدید دور کا انسان مذھب سرمایہ داری کـی مـابـعـد الـطـبـعیـات سے نـکـلا ھـے لھـذا اس کـا اصـل کـام accumalation اور consumption ھــے جــدیــد مــعیــشــت surplus ، storage capacity ، Law of Demand & Supply, کـا نـام ھـے جدید دور کا انسان وہ ھے جس کی خواھشات لامحدود اور وسائل محدود ھیـں. حـقیـقـت یـہ ھے کہ وسائل کو لامحدود رکھنے کے لیے خواھشات کو لازماً محدود رکھنا چـــاھیـــے. man is a pleasure seeking animal, Wishes are unlimited sources are

limited جدید مغربی تہذیب اسی قسم کے جاہلانہ تصورات پر کھڑی ھے اسلامی تہذیب و تاریخ میں سب سے غلیظ مکروہ اور خبیث انسان وہ ھے جو good consumer ہو بہترین موہن، بزرگ، روحانی شخصیت وہ ھے جو bad consumer ہو مغربی تہذیب و فلسفہ نے ایک خراج [consumer man]انسان پیدا کردیا ھے لہذا تمام بیماریاں تباہی و بربادی اس consumer culture کی وجہ سے ہے دنیا کی چھ بڑی تہذیبیں اسی کلچر کے باعث تباہ ہوئیں۔]۔

Zoo daddy:[بے پرواباپ]امریکیوں کی بولی میں طلاق شدہ باپ جو اپنے بچوں سے شاذ و نادر ملنے جاتا ہے اور اگر کبھی گیا بھی تو بچوں کو تفریح کی کسی جگہ مثلاً چڑیا گھر میں گھما پھرا کر ماں کے پاس چھوڑ جاتا ہے۔ اسی نسبت سے Disneyland daddy کی اصطلاح بھی بن گئی ہے۔[اب تو باپ کا بھی پتہ نہیں چلتا نہ ماں کا ، سڑکوں پر بچے پھینکے جاتے ھیں یہ مغرب کی غلیظ زندگی مکروہ تہذیب اور خبیث معاشرت ھے جس پر جاوید غامدی کو فخر ھے]۔

Zoo TV:[زوٹی وی۔ ٹی وی تماشا] ٹیلی وژن پر تماشائیوں کی موجودگی میں ایسا شو جس میں حصہ لینے والوں کو بڑھاوا دیا جاتا ہے کہ اپنے جذبات اور احساسات کا برملا اظہار کریں اور اپنے نجی معاملات سب کے سامنے پوری تفصیل کے ساتھ بیان کریں۔ اس کی مثال امریکی ٹیلی وژن پر Jerry Springer Show سے دی جا سکتی ہے جس میں ناقابل بیان موضوعات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے اور اکثر اوقات حصہ لینے والوں میں دھینگا مشتی تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ اسے ''زوٹی وی'' اس نسبت سے کہا جاتا ہے کہ چڑیا گھر کے جانور خاص طور سے بندر تماشائیوں کے سامنے کسی پردے یا حجاب کے بغیر من مانی حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔[یہ ذلیل تہذیب جو کتے بلی بندر کی سطح پر پہنچ گئی ھے غامدی کی نظر میں اعلیٰ ترین تہذیب ھے پوری اسلامی تاریخ اور دنیا کی اکیس تہذیبیں اس خباثت اور ذلالت سے پاک ھیں۔]

Zyklon-B:[زائکلان بی] ہائڈروجن سائنائڈ کا برانڈ نام۔ انتہائی تیزی سے کام نے والی، بے حد مہلک گیس جو نازیوں نے لاکھوں یہودیوں اور ''کمین ذاتوں'' [Untermenschen] کو دوسری جنگ عظیم کے دوران ختم کرنے کے لیے استعمال کی تھی۔ 'مسئلہ یہود کے حتمی اور فیصلہ کن حل'[Final Solution] میں یہ زہریلی گیس کس قدر موثر ثابت ہوئی تھی اس کا اندازہ پہلی بار اگست ۱۹۴۲ء میں پولینڈ کے نزدیک Belzec کی قتل گاہ میں ہوا۔ اس کے بعد یہ کارخانوں میں بڑی مقدار میں بنائی گئی اور Auschwitz اور دوسرے جبری نظر بندی کیمپوں میں استعمال کیا گیا۔[اسلامی تاریخ و تہذیب ایسی دہشت گردی سے خالی ھے پھر بھی دہشت گرد متحد ہو کر اسلام کو دہشت گرد ثابت کررھے ھیں اور جاوید غامدی جیسے احمق امریکہ کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر دہشت گردی کے خلاف تحریک چلانے نکلے ھیں]۔

ساحل جون ۲۰۰۷ء